آپ کا اپنا اخبار • بے باک آواز

روزنامہ

ہماری دنیا

نئی دہلی

Daily HAMARI DUNIYA Delhi

R.N.I.No.DELURD/2013/51658 | Vol.12 , Issue. 248 Thursday , 22 May 2025 | www.hamariduniyanews.com E-mail:hamariduniyaurdu@gmail.com | قیمت: 2:00 روپے | صفحات: 8 | جمعرات/22 مئی 2025، بمطابق/23 ذی قعدہ 1446ھ

سیکورٹی فورسز کو بڑی کامیابی، بیجاپور میں 30 نکسلی ہلاک

ایک فوجی بھی شہید، اسلحہ کا ذخیرہ برآمد، نکسل ازم کے خلاف لڑائی میں یہ ایک تاریخی کامیابی: امت شاہ

بیجاپور: چھتیس گڑھ کے بیجاپور ضلع میں نکسلیوں کے خلاف چلائے جا رہے آپریشن میں سیکورٹی فورسز کو بڑی کامیابی ملی ہے۔ ابوجھمد میں ایک تصادم کے دوران سیکورٹی فورسز نے 30 نکسلیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ فی الحال یہ انکاؤنٹر جاری ہے، جس میں نارائن پور، بیجاپور اور دنتے واڑہ ڈی آر جی کے جوان شامل ہیں۔ نکسلیوں نے بدھ (21 مئی) کی صبح سے ابوجھماڑ علاقے میں سیکورٹی فورسز کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ کچھ بڑے نکسلی لیڈروں کو بھی گھیر لیا گیا ہے۔ اس تصادم میں سیکورٹی فورسز کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ معلومات کے مطابق ایک ڈی آر جی فوجی شہید ہوا ہے، جب کہ ایک فوجی شدید زخمی ہوا ہے۔ زخمی فوجی کو فوری علاج کے لیے ہیلی کاپٹر کے ذریعے رائے پور ریفر کر دیا گیا ہے۔ موصول اطلاع کے مطابق سیکورٹی فورسز نے نکسلائیٹ بسواراجو کو مار گرایا ہے، جس کے سر پر ایک کروڑ روپے کا انعام تھا۔ مقابلے میں ایک فوجی شہید اور ایک زخمی ہوا۔ اب تک کل 30 نکسلائیٹس مارے جا چکے ہیں۔ سیکورٹی فورسز نے یہ تاریخی کامیابی ابوجھماڑ کے بیل جنگلات میں حاصل کی ہے۔ نکسلائٹس کے جنرل سکریٹری بسوراجو، جس پر ایک کروڑ روپے کا انعام رکھا گیا تھا، بھی فوجیوں کے ہاتھوں ہلاک۔ پولس کے مطابق بیجاپور اور دنتے واڑہ اضلاع کی سرحد پر گنگلور پولیس اسٹیشن سے تقریباً 26 کلومیٹر دور بیلادیلا پہاڑی کے قریب پورنگل، کاکپور، اندری کے جنگلوں اور پہاڑیوں میں صبح 7 بجے سے دوپہر تک جاری رہنے والے انکاؤنٹر کے بعد 26 نکسلیوں کو موقع کی تلاش کے دوران پایا گیا۔ دریں اثنا، مہاراشٹر کی سرحد سے متصل کانکیر اور نارائن پور اضلاع کی سرحد پر ایک تصادم میں چار نکسلائیٹس مارے گئے۔ انکاؤنٹر کے بعد نکسلیوں کی لاشوں کو فوجی جوان لا رہے ہیں۔ یہ واقعہ صبح کے وقت اندری جنگل میں پیش آیا۔ ایس پی نے واپس آنے والے سپاہی کی حوصلہ افزائی کی۔ کہا کہ یہ مشترکہ آپریشن ہے۔ اس آپریشن میں کوبرا، ڈی آر جی اور بستر فائٹرز کے جوان شامل تھے۔ یہ آپریشن دنتے واڑہ، سکما اور بیجاپور کے فوجیوں نے علاقے کا محاصرہ کر کے کیا تھا۔ اس آپریشن میں تقریباً 600 فوجی شریک تھے۔ شناخت کا عمل جاری ہے۔

ادھر مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے چھتیس گڑھ کے نارائن پور میں 30 خونخوار دہشت گردوں کی ہلاکت کو نکسل ازم کو ختم کرنے کی لڑائی میں ایک تاریخی کامیابی قرار دیتے ہوئے کہا کہ حکومت اگلے سال 31 مارچ سے پہلے نکسل ازم کو ختم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ بدھ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر ایک پوسٹ میں مسٹر شاہ نے کہا کہ "نکسل ازم کو ختم کرنے کی لڑائی میں ایک تاریخی کامیابی۔ آج، چھتیس گڑھ کے نارائن پور میں ایک آپریشن میں ہماری سیکورٹی فورسز نے 27 خونخوار ماؤنوازوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے، جن میں سی پی آئی-ماؤسٹ جنرل سکریٹری، سرکردہ لیڈر اور نکسل تحریک کے ریڑھ کی ہڈی نمبالا کیشاوا راؤ عرف کیشاوا راؤ کا نام بھی شامل ہے۔ نکسل ازم کے خلاف ہندوستان کی لڑائی جس میں ایک جنرل سکریٹری سطح کے رہنما کو ہماری افواج نے گولی ماردی ہے، میں اس بڑی کامیابی کے لیے ہماری بہادر سیکورٹی فورسز اور ایجنسیوں کی تعریف کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ "یہ بتاتے ہوئے بھی خوشی ہو رہی ہے کہ آپریشن بلیک فاریسٹ کی تکمیل کے بعد چھتیس گڑھ، تلنگانہ اور مہاراشٹر میں 54 نکسلیوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور 84 نکسلیوں نے ہتھیار ڈال دیے ہیں۔ مودی حکومت 31 مارچ 2026 سے پہلے نکسل ازم کو ختم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا کہ سال 2026 تک نکسلیوں کے مکمل خاتمے کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے وشنو دیو سائی حکومت نے نکسلیوں کے خلاف آپریشن کو تیز کر دیا ہے۔ اس سال جنوری سے اب تک ریاست میں دس انکاؤنٹرس میں 119 نکسلائیٹس مارے جا چکے ہیں۔ گزشتہ سال بھی 100 سے زیادہ کارروائیوں میں 239 نکسلائیٹس مارے گئے تھے، جس میں 219 نکسلیوں کی لاشیں اور بڑی تعداد میں ہتھیار پولیس نے برآمد کیے تھے۔ نکسلیوں نے ایک پمفلٹ جاری کر کے دیگر نکسلیوں کے قتل کا اعتراف کیا تھا۔ ڈبل انجن والی حکومت میں 14 ماہ میں 358 نکسلائیٹس مارے گئے ہیں۔

حکومت نکسل ازم کے خاتمے کے لیے پرعزم: مودی

نئی دہلی، 21 مئی (یو این آئی) ماؤنواز کی لعنت کو ختم کرنے اور لوگوں کے لیے امن اور ترقی کی زندگی کو یقینی بنانے کے حکومت کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے چھتیس گڑھ میں ایک انکاؤنٹر میں 27 نکسلیوں کو مارنے کے لیے سیکورٹی فورسز کی تعریف کی ہے۔ مسٹر مودی نے بدھ کو مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کے ٹویٹر پر ایک پوسٹ پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ "اس اہم کامیابی کے لیے ہمیں اپنی افواج پر فخر ہے۔ ہماری حکومت ماؤ ازم کی لعنت کو ختم کرنے اور لوگوں کے لیے امن اور ترقی کی زندگی کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ "ترائن پور، چھتیس گڑھ میں 27 خونخوار دہشت گردوں کی ہلاکت کو نکسل ازم کے خاتمے کی لڑائی میں ایک تاریخی کامیابی قرار دیتے ہوئے مسٹر شاہ نے کہا تھا کہ حکومت اگلے سال 31 مارچ سے پہلے نکسل ازم کو ختم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ قابل ذکر ہے کہ چھتیس گڑھ کے چار مختلف اضلاع کے سیکورٹی فورسز نے بدھ کو ایک تصادم میں ایک بڑی کامیابی حاصل کی، جس میں 27 نکسلیوں کو ہلاک اور کئی دیگر زخمی ہوئے۔

امرت اسٹیشنوں سے ریل کا سفر آسان ہو جائے گا: مودی

نئی دہلی، 21 مئی (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ وہ جمعرات کو 100 سے زیادہ امرت اسٹیشنوں کا افتتاح کریں گے جس سے مسافروں کے لیے ریل کا سفر آسان ہو جائے گا۔ وزیر اعظم نے راجستھان میں کئی سڑکوں کے منصوبوں کے افتتاح اور سنگ بنیاد رکھنے کا بھی ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس سے سرحدی علاقوں میں دفاعی ڈھانچہ مضبوط ہوگا۔ واضح رہے کہ مسٹر مودی جمعرات کو راجستھان کے ایک روزہ دورے پر جا رہے ہیں جہاں وہ 26 ہزار کروڑ روپے کے مختلف منصوبوں کا سنگ بنیاد رکھیں گے یا افتتاح کریں گے۔ اس سے قبل بدھ کو انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر ایک پوسٹ میں کہا کہ کل ہندوستانی ریلوے کے لیے ایک تاریخی اور ناقابل فراموش دن ہونے والا ہے۔ راجستھان کے بیکانیر میں صبح گیارہ بجے اب تک ری ڈیولپ کیے گئے 100 سے زیادہ امرت اسٹیشنوں کا افتتاح کرنے کا اعزاز حاصل ہوگا جس سے ملک کے لوگوں کے لیے ریل کا سفر آسان ہو جائے گا۔" ایک اور پوسٹ میں انہوں نے کہا کہ "راجستھان کے اپنے دورے کے دوران مجھے بہت سے دوسرے پروجیکٹوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھنے کا موقع بھی ملے گا، ان میں بہت سے سڑک کے منصوبے بھی شامل ہیں۔ ان سے جہاں نقل و حرکت کی سہولیات میں اضافہ ہوگا، وہیں یہ سرحدی علاقوں میں ہمارے دفاعی ڈھانچے کو بھی مضبوط کریں گے۔"

دیہی علاقوں میں مریضوں کے لئے صحت خدمات کا آغاز

چھپرولا/ بلرام پور (قمر خان)۔ چھپرولا سی ایچ سی کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر وجے کمار اور میڈیکل آفیسر ڈاکٹر غیاث الدین خان نے میڈیکل موبائل وین کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ یہ وین پنکھ سنستھا اور ایس بی آئی فاؤنڈیشن کی مشترکہ کوشش کے طور پر چلائی جا رہی ہے جس کا مقصد 20 گاؤں میں مفت صحت خدمات فراہم کرنا ہے۔ اس وین کے ذریعے دور دراز اور پسماندہ دیہی علاقوں میں رہنے والے لوگ اپنے گاؤں میں ہی بنیادی صحت کی خدمات، مشاورت، ضروری ادویات اور صحت کی جانچ کی سہولیات حاصل کر سکیں گے۔

یہ اقدام خاص طور پر ان دیہاتوں کے لیے فائدہ مند ہوگا جہاں صحت کی سہولیات محدود ہیں یا موجود نہیں ہیں۔ فلیگ آف پروگرام کے دوران موبائل وین کی پوری ٹیم بشمول پنکھ سنستھا کی صدر آرتی تھاپا، ایگزیکٹو ڈائریکٹر سریندر کمار، رجت شرما، نکش امیت، شیلیندر، وکی موجود تھے۔ تنظیم کے عہدیداروں نے بتایا کہ اس وین میں ایک ڈاکٹر، ایک فارماسسٹ، ایک لیب ٹیکنیشن اور دیگر معاون عملہ شامل ہے۔ یہ ٹیم گاؤں گاؤں جائے گی اور لوگوں کو صحت کی خدمات فراہم کرے گی۔ اپنے خطاب میں چھپرولا سی ایچ سی کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر وجے کمار نے کہا کہ اس موبائل ہیلتھ وین سروس سے نہ صرف صحت خدمات کی پہنچ میں اضافہ ہوگا بلکہ گاؤں والوں میں صحت سے متعلق بیداری بھی بڑھے گی۔ انہوں نے اس عوامی فلاحی کام کے لیے پنکھ سنستھا اور ایس بی آئی فاؤنڈیشن کا شکریہ ادا کیا۔ پنکھ سنستھا کی صدر آرتی تھاپا نے کہا کہ دیہی علاقوں میں صحت کی خدمات تک رسائی اب بھی ایک سنگین چیلنج ہے۔ یہ موبائل وین سروس اس کمی کو دور کرنے کی ایک کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ کوئی بھی شخص علاج نہ ہونے کی وجہ سے پریشانی کا شکار نہ ہو۔ یہ وین ہماری سماجی ذمہ داری اور خدمت کے جذبے کی علامت ہے۔ پروجیکٹ کوآرڈینیٹر راجن سنگھ نے بتایا کہ اس وین میں بلڈ پریشر، شوگر ٹیسٹ، موسمی امراض کا چیک اپ، خواتین اور بچوں کے لیے خصوصی مشاورت جیسی خدمات دستیاب ہوں گی۔ یہ وین ایک طے شدہ پروگرام کے تحت روزانہ دو سے تین دیہات کا دورہ کرے گی اور کیمپ لگائے گی اور لوگوں کو طبی سہولیات فراہم کرے گی۔ اس اقدام سے گاؤں والوں کا وقت اور پیسہ دونوں کی بچت ہوگی اور وہ گھر بیٹھے صحت کی بہتر خدمات حاصل کر سکیں گے۔

پانی پت، بجنور و مراد آباد سے بریلی کیلئے سپر فاسٹ بس سروس کا آغاز

پانی پت، 21 مئی (عظمت اللہ خان) ہریانہ روڈویز نے مسافروں کی سہولت اور ان کی بڑھتی ہوئی مانگ کو مدنظر رکھتے ہوئے پانی پت سے بریلی کے لیے نئی سپر فاسٹ بس سروس کا آغاز کر دیا ہے۔ یہ بس سروس روزانہ کی بنیاد پر چلائی جائے گی، جو پانی پت سے روانہ ہو کر بجنور، نور پور، مراد آباد اور رامپور کے راستے بریلی تک پہنچے گی۔ پانی پت سے بریلی کا فاصلہ تقریباً 310 کلومیٹر ہے، جو یہ بس تقریباً 9 گھنٹوں میں طے کرے گی۔ واضح رہے کہ پانی پت میں ہزاروں کی تعداد میں یوپی اور بہار سے تعلق رکھنے والے افراد مختلف فیکٹریوں میں کام کرتے ہیں، جو کمبل، بیڈ شیٹ، قالین اور پائیدان تیار کرنے کے مراکز میں ملازم ہیں۔ ان مزدوروں کے لیے اپنے گھروں سے جڑے رہنے کا ایک مضبوط ذریعہ یہ نئی سروس بنے گی، جو نہ صرف وقت کی پابند ہے بلکہ آرام دہ اور قابل اعتماد بھی۔ بس کے روانگی کے اوقات:

پانی پت سے: صبح 00:10 بجے،
شاملی سے: صبح 00:11 بجے،
مظفر نگر سے: دوپہر 15:12 بجے،
بجنور سے: دوپہر 00:2 بجے،
مراد آباد سے: شام 55:4 بجے،
بریلی آمد: رات 30:7 بجے تک

واپسی کے اوقات:
بریلی سے: صبح 00:4 بجے،
مراد آباد سے: صبح 30:6 بجے،
بجنور سے: صبح 50:8 بجے،
مظفر نگر سے: صبح 20:10 بجے،
شاملی سے: دوپہر 45:11 بجے،
پانی پت آمد: دوپہر 50:12 بجے تک

ہریانہ روڈویز کے افسران کے مطابق یہ سروس وقت کی پابندی اور مسافروں کے سکون کو ترجیح دیتے ہوئے متعارف کرائی گئی ہے۔ ان کے مطابق اس قدم سے جہاں مختلف شہروں کے درمیان رابطے میں بہتری آئے گی، وہیں ہزاروں مزدوروں کو اپنے آبائی علاقوں تک رسائی میں آسانی حاصل ہوگی۔

اسرائیل کی ریاستی تسلیم شدگی ختم کرنے کا مطالبہ

غزہ میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر بھارت حکومت سے سخت موقف اپنانے کی اپیل

کیرانہ: 21 مئی (عظمت اللہ خان) غزہ کی پٹی میں اسرائیلی جارحیت اور انسانی حقوق کی کھلم کھلا خلاف ورزیوں کے خلاف کیرانہ میں واقع معروف سماجی تنظیم "زنجیر تحریر" کے کارکنوں نے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ تنظیم کے سربراہ شمعون عثمانی کی قیادت میں ایک وفد نے کیرانہ تحصیل پہنچ کر وزیر اعظم نریندر مودی کے نام ایک تفصیلی عرضداشت تحصیلدار ارجن چوہان کے توسط سے پیش کی۔ عرضداشت میں بھارت حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اسرائیل کی ریاستی تسلیم شدگی کو منسوخ کرے یا کم از کم اس کے خلاف عالمی سطح پر سخت موقف اختیار کرے تاکہ غزہ میں جاری قتل عام اور انسانی بحران پر قدغن لگائی جا سکے۔ تنظیم کے کارکنوں نے بتایا کہ اسرائیل نے گزشتہ 76 دنوں سے فلسطین میں انسانی و غذائی امداد بند کر رکھی ہے، جس کی وجہ سے لاکھوں شہری فاقہ کشی اور قحط کا شکار ہو چکے ہیں۔ موجودہ صورت حال میں فلسطینی عوام زندگی کی بنیادی ضروریات سے بھی محروم ہیں۔ عرضداشت میں یہ بھی ذکر کیا گیا کہ اب تک اسرائیلی حملوں میں 000,53 سے زائد معصوم فلسطینی جان بحق ہو چکے ہیں، جن میں بڑی تعداد بچوں اور خواتین کی ہے۔ ان کارکنوں نے اس امر پر زور دیا کہ خاموش تماشائی بنے رہنے کے بجائے بھارت کو اقوام متحدہ و دیگر بین الاقوامی اداروں کے ساتھ مل کر اسرائیل پر دباؤ ڈالنا چاہیے تاکہ مظالم کا یہ سلسلہ بند ہو۔ یادداشت پیش کرنے کے موقع پر شمعون عثمانی کے ہمراہ قرت مہدی، فرمان صدیقی، معاذ چودھری، شبر عثمانی، اکرم اور فرحان بھی موجود تھے۔ کارکنوں نے اپنے بیان میں کہا کہ وہ آئندہ بھی ایسے مظلوموں کی حمایت میں اپنی آواز بلند کرتے رہیں گے۔

دہشت گردی ہمارے لیے صرف بحث کا موضوع نہیں ہے: ریکھا گپتا

نئی دہلی، 21 مئی (یو این آئی) دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے کہا ہے کہ دہشت گردی کی وجہ سے ایک جان بھی گنوانا اب ہندوستان کو قابل قبول نہیں ہے اور اس لئے دہشت گردی اب ہمارے لئے بحث کا موضوع نہیں ہے بدھ کو یہاں ترنگا یاترا کو جھنڈی دکھا کر روانہ کرنے کے بعد مسز گپتا نے کہا کہ ہمارا خالصہ پنتھ ہمیشہ قوم کی خدمت، دفاع اور اتحاد کو برقرار رکھنے میں سب سے آگے رہا ہے اور آج یہ ترنگا یاترا یہ پیغام لے کر آیا ہے کہ ملک کا ہر فرد مادر وطن کے لیے مرنے کے لیے تیار ہے اور ہر ایک فرد ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی اور ملک کی فوج کے حکم پر سرحد پر کھڑا ہونے کے لیے تیار ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے دہشت گردی کے خلاف درست فیصلہ کیا ہے اور ہندوستان کا یہ پیغام عالمی سطح پر پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ ہندوستان متحد اور متفق ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی ہمارے لیے صرف بحث کا موضوع نہیں ہے۔ ہماری حکومت دہشت گردی کی وجہ سے اپنے ملک کی ایک جان کا ضیاع بھی قبول نہیں کرتی۔ انہوں نے کہا کہ یہ ترنگا ریلی ہمارے بہادر سپاہیوں کی بہادری کی داستانوں کو عوام تک پہنچانے اور نوجوانوں کو قومی خدمت کے لیے تحریک دینے کی علامت ہے۔ ہندوستانی فوج کی یہ شاندار کامیابی ملک کے ہر شہری کے لیے باعث فخر ہے۔

ہیومن ویلفیئر فاؤنڈیشن نے وسنت کنج میں مستحق طلبہ میں اسکول بیگ تقسیم کیے

نئی دہلی (پریس ریلیز) محروم طبقات میں تعلیم کو فروغ دینے کی اپنی مسلسل کوششوں کے تحت ہیومن ویلفیئر فاؤنڈیشن نے پیر کے روز نئی دہلی کے وسنت کنج علاقے میں واقع جے ہند کیمپ، مسعود پور کے طلبہ میں اسکول بیگ تقسیم کیے۔

یہ تقسیم ویژن 2026 کے تحت تعلیمی سال 2025۔26 کے لیے فاؤنڈیشن کے اسکول انرولمنٹ پروجیکٹ کا حصہ تھی۔ اسکول بیگ میں ضروری تعلیمی سامان شامل تھا، جیسے نوٹ بکس، واٹر بائل، لنچ باکس اور پینسلیں، تاکہ کم آمدنی والے طبقے کے بچوں کی تعلیمی راہ میں آسانی پیدا کی جا سکے۔ ہیومن ویلفیئر فاؤنڈیشن کے ایجوکیشن مینیجر شارق انصر نے کہا منصوبے کا مقصد محروم طبقات سے تعلق رکھنے والے طلبہ کو تعلیمی وسائل فراہم کر کے ان کے اسکول میں داخلے اور تسلسل کو یقینی اس طرح کے اقدامات اسکول چھوڑنے کے رجحان کو کم کرنے اور پہلی نسل کے سیکھنے والوں میں اعتماد پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس کا مقصد اسکول انرولمنٹ پروجیکٹ کے متعدد تعلیمی معاون منصوبوں میں سے ایک ہے، جس کا مقصد معاشرے کے پسماندہ طبقات کو با اختیار بنانا اور یہ یقینی بنانا ہے کہ وسائل کی کمی کی وجہ سے کوئی بچہ تعلیم سے محروم نہ رہ جائے۔

پوری دنیا کو پاکستان کی سرپرستی میں ہونے والی دہشت گردی کے خلاف متحد ہونا چاہیے: راگھو چڈھا

نئی دہلی، 21 مئی (یو این آئی) عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے رکن پارلیمنٹ راگھو چڈھا نے بدھ کو پوری دنیا سے پاکستان کی سرپرستی میں ہونے والی دہشت گردی کے خلاف متحد ہونے کی اپیل کی اور کہا کہ ہندوستان اب نہ صرف دہشت گردانہ حملوں پر غم کا اظہار کرتا ہے بلکہ اس کا جواب بھی درست اور فیصلہ کن فوجی کارروائی سے دیتا ہے۔ "22 اپریل کو پہلگام، جموں و کشمیر میں دہشت گردانہ حملے کے بعد جس میں 26 بے گناہ شہری مارے گئے، ہندوستان نے آپریشن سندور کے ذریعے واضح کیا کہ اگر ہمارے ملک کے امن کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی گئی، تو ہم دہشت گردی کے بنیادی ڈھانچے کو تباہ کر دیں گے، چاہے وہ ملک کی سرحدوں کے اندر ہو یا باہر۔ مسٹر چڈھا نے آج ایشیائی لیڈرشپ، S202-5 جنوبی کوریا میں ایشیائی لیڈر شپ میں کہا کہ آپریشن سندور نے ثابت کر دیا کہ ہندوستان اب ایک نئی فوجی اور سفارتی پالیسی کے تحت کام کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہم اب صرف دہشت گردانہ حملوں پر ردعمل ظاہر نہیں کرتے بلکہ اب ہم دہشت گردی کے بنیادی ڈھانچے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتے ہیں۔"

بھلسوا جھیل کا پانی انسانی یا آبی استعمال کے لیے غیر محفوظ: تحقیقی رپورٹ

نئی دہلی، 21 مئی (یو این آئی) قومی راجدھانی کی بھلسوا جھیل پر کی گئی تحقیق تشویشناک ہے۔ دہلی یونیورسٹی کے سری وینکٹیشورا کالج کے شعبہ لائف سائنسز کے طلباء نے پایا ہے کہ جھیل انسانی یا آبی استعمال کے لیے غیر محفوظ ہے۔ کالج کی طرف سے بدھ کو جاری کردہ ایک ریلیز کے مطابق یہ مطالعہ کالج کے طلباء کی طرف سے کیا گیا، جس نے ماحولیاتی استحکام اور تعلیمی مصروفیت کی طرف ایک متاثر کن قدم اٹھایا۔

یہ پروجیکٹ یونیورسٹی اسکول آف انوائرمینٹل مینجمنٹ، گرو گوبند سنگھ اندرا پرستھ یونیورسٹی کے تعاون سے ڈاکٹر شوبھا شرما (شعبہ نباتیات) کی تعلیمی رہنمائی میں منعقد کیا گیا تھا۔ ریلیز میں کہا گیا کہ انیا، ارجن، دیویانی، مہر، کچن اور کویتا کی سربراہی میں تحقیق نے ہوا، پانی، مٹی اور حیاتیاتی ڈومینز میں آلودگی کا پتہ لگایا اور ان کے ذرائع اور ماحولیاتی اثرات کا جائزہ لیا۔ مسٹر مہر اجول ڈاکٹر شوبھا شرما اور پروفیسر کرن شرما کی رہنمائی میں ماحولیات کا گہرائی سے جائزہ لیا گیا۔ بھلسوا جھیل پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے (جو کبھی میٹھے پانی کا ایک متحرک ماحولیاتی نظام تھا)، اس تحقیق نے صنعتی فضلہ، شمشان کی راکھ، لینڈ فل لیچیٹ اور شہری سیوریج کی وجہ سے خطرناک انحطاط کا انکشاف کیا۔ میری کی تحقیق میں 12 اہم فزیکو کیمیکل پیرامیٹرز کا تجزیہ شامل تھا جس میں پی ایچ، کل تحلیل شدہ سالڈ (ٹی ڈی ایس)، تحلیل شدہ آکسیجن (ڈی او)، نائٹریٹ، فاسفیٹس اور سلفیٹ شامل ہیں۔

اس نے جی آئی ایس میپنگ، واٹر کوالٹی انڈیکس (ڈبلیو کیو آئی) اور کمپری ہینسو پولوشن انڈیکس (سی پی آئی) تجزیہ جیسے جدید ٹولز کا استعمال کیا۔ تحقیق کے نتائج انتہائی تشویشناک ہیں۔ تحقیق کے مطابق جھیل میں ڈبلیو کیو آئی: 33.360 (انسانی یا آبی استعمال کے لیے غیر محفوظ)، سی پی آئی: 35.2 (سخت آلودگی کی سطح کی نشاندہی کرتا ہے)۔ جھیل کے جنوبی اور وسطی علاقے سب سے زیادہ آلودہ پائے گئے۔

آلودگی کے بنیادی ذرائع میں بھلسوا لینڈ فل لیچیٹ، صنعتی فضلہ، شہری گندا پانی، زرعی بہاؤ شامل ہیں۔ تحقیق نے نائٹریٹ اور فاسفیٹ کی زیادہ مقدار کی بھی اطلاع دی ہے، جس کے نتیجے میں آکسیجن کی کمی ہوتی ہے، جس سے آبی حیاتیاتی تنوع کو شدید خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ مزید برآں، آخری رسومات سے نکلنے والی راکھ نے جھیل کے ماحولیاتی بحران کو مزید بڑھا دیا ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لیے ڈاکٹر شرما مقامی پودوں کی انواع جیسے نیم، تلسی، جامن اور لچکدار جڑی بوٹیوں جیسے کہ ویٹیور، ڈکٹیلیس گھاس، سویڈا اور اسپوروبولس کا استعمال کرتے ہوئے فائٹو ریمیڈیشن کے کردار پر زور دیتے ہیں۔ انہوں نے قدرتی تحلیل کو فروغ دینے کے لیے ان کو غیر فرٹیلائزر اور کچن کے فضلے سے بنی نامیاتی کھاد کے ساتھ ضم کرنے کی سفارش کی۔

آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ نے عازمین حج کے مسائل کے سلسلے میں جمال صدیقی کو ایک میمورنڈم سونپا

پی ایم مودی سے مداخلت کا مطالبہ کیا، 42 ہزار مسلمان حج کی سعادت سے محروم ہو گئے، پرائیویٹ ٹریول گروپس پر پابندی لگانے کا مطالبہ

دہلی: آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ (اے آئی یو ایم بی) نے بی جے پی اقلیتی مورچہ کے قومی صدر جمال صدیقی کو 42 ہزار عازمین حج کے مسائل کے سلسلے میں ایک میمورنڈم پیش کیا جو حج کی سعادت سے محروم رہ گئے تھے۔ میمورنڈم کو وزیر اعظم نریندر مودی کو بھیجنے اور ان کے ذریعے مسئلہ حل کرنے کے لیے سعودی حکومت سے بات کرنے کا مطالبہ کیا۔ دہلی میں بی جے پی ہیڈ کوارٹر پہنچے بورڈ کے صدر عمر فاروق نے میمورنڈم میں لکھا ہے کہ حج کا سفر شروع ہو گیا ہے۔ اس بار حکومت نے حج کے لیے پرائیویٹ گروپس کو 52,507 سیٹیں دی تھیں لیکن کچھ ٹریول ایجنسیوں نے سعودی عرب میں سفر اور قیام کے لیے ضروری کاغذی کارروائی اور تیاری مکمل نہیں کی۔ یہ کام NUSUK نامی ویب سائٹ کے ذریعے کیا جانا تھا جو اب بند ہے۔ اس وجہ سے پورا کوٹہ روک دیا گیا ہے۔ 52 ہزار مسافروں میں سے صرف 10 ہزار مسافر حج پر جا رہے ہیں۔ رجسٹریشن نہ ہونے کی وجہ سے 42 ہزار افراد حج کی سعادت سے محروم ہو گئے۔ انہوں نے اس سال حج پر جانے والے لوگوں بالخصوص پرائیویٹ ٹریول گروپس کے ذریعے جانے والوں کو درپیش مسائل کو دور کرنے کا مطالبہ کیا۔ حکومت ہر سال حج کے لیے اچھے انتظامات کرتی ہے۔ اس بار بھی حکومت فوری اقدامات کرے تاکہ لوگوں کو حج پر جانے میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بہت سے لوگ ٹکٹوں اور دیگر چیزوں کی ادائیگی کر چکے ہیں، جنہیں واپس نہیں کیا جا سکتا۔ اگر حج میں خلل پڑتا ہے تو ان لوگوں کو بھاری نقصان اور دباؤ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ پرائیویٹ ٹریول گروپس کا کوٹہ 20 فیصد سے بڑھا کر 30 فیصد کرنا حکومت کا غلط فیصلہ ہے۔ پرائیویٹ ٹریول گروپس کوٹہ سنبھالنے کے قابل نہیں۔ حج پر جانے والے لوگ پرائیویٹ ٹریول ٹورز پر بھروسہ نہیں کرتے بلکہ پرائیویٹ ٹریول گروپس کا سہارا لینے پر مجبور ہیں۔ حج آپریٹر گروپ (HGO) کی لاپرواہی کی وجہ سے 42 ہزار مسلمان حج پر نہیں جا سکے۔ اور اسلامی فرائض کی ادائیگی سے محروم تھے جس کے لیے تمام پرائیویٹ ٹریول گروپس اور حج آپریٹر گروپس (HGO) کو 5 سال کے لیے معطل کیا جائے۔

راجیو گاندھی نے انصاف اور مساوات کو فروغ دیا: یادو

نئی دہلی، 21 مئی (یو این آئی) دہلی پردیش کانگریس کے صدر دیویندر یادو نے بدھ کو کہا کہ سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی کی دور اندیش قیادت نے انصاف، آزادی، مساوات اور بھائی چارے پر مبنی ملک کی بنیاد رکھی تھی جس کے نتیجے میں ملک ترقی کے نئے ریکارڈ قائم کر رہا ہے۔ مسٹر یادو نے آج یہاں کہا کہ بھارت رتن سابق وزیر اعظم کا جدید ہندوستان کی تشکیل میں ناقابل فراموش تعاون تھا۔ انہوں نے کہا کہ سائنس، ٹیکنالوجی اور نوجوانوں کو با اختیار بنانے کے بارے میں ان کا وژن اور خیالات آج ہمیں متاثر کرتے ہیں اور ان کی لازوال میراث ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹیلی کمیونیکیشن پر آنجہانی گاندھی کے وژن کی وجہ سے ہی ہندوستان آج اے آئی کے میدان میں دنیا کا ایک سرکردہ ملک ہے۔ (مصنوعی ذہانت) کے حوالے سے بین الاقوامی معاہدے کر رہا ہے۔

سابق وزیر اعظم نے کہا تھا کہ تعلیم ایک ایسا ہتھیار ہے جو ہزاروں سال کے سماجی نظام میں برابری لا سکتا ہے۔ مسٹر یادو نے مسٹر راجیو گاندھی جی کو ان کی 34 ویں برسی کے موقع پر ریاستی دفتر میں منعقدہ میٹنگ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ اس سے پہلے وہ ویر بھومی گئے اور آنجہانی گاندھی کو خراج عقیدت پیش کیا۔ ریاستی دفتر میں منعقد ایک پروگرام میں مسٹر یادو کے علاوہ دہلی پارٹی کے انچارج قاضی نظام الدین، سکریٹری انچارج دانش ابرار، سابق ایم ایل اے اور کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے صدر انیل بھاردواج، سابق ایم ایل اے کنور کرن سنگھ اور وجے لوچاو، ضلع صدر دھرم پال چنڈیلا، راج کمار جین، جاوید مرزا اور ستبیر ڈپارٹمنٹ چیرمین سنجا شرما، پشپا سنگھ، سابق کارپوریشن کونسلر ایشور باگڑی اور میر سنگھ، راجندر تنور، نریش شرما نیتو اور ویریندر بیدھوری موجود تھے۔ اس موقع پر دہلی کانگریس کے صدر نے کہا کہ ہندوستان ایک قدیم ملک ہونے کے ساتھ ساتھ ایک نوجوان قوم بھی ہے۔ یہاں کے ہر نوجوان کا مستقبل روشن اور خوشحال بنانے کا خواب ہے۔ وزیر اعظم کے طور پر اپنے دور میں آنجہانی گاندھی نے ملک میں تکنیکی میدان میں کمپیوٹر انقلاب لا کر ملک کے نوجوانوں کو ایک نئی سمت دی۔ آج اگر ہندوستانی نوجوان دنیا کے ترقی یافتہ/ترقی پذیر ممالک میں کمپیوٹر کی دنیا اور تکنیکی میدان میں آگے بڑھ رہے ہیں اور کام کر رہے ہیں تو یہ آنجہانی راجیو گاندھی کی مرہون منت ہے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ نے متعینہ وقت سے پہلے اینڈ سمسٹر کے نتائج جاری کیے

نئی دہلی، 21 مئی (یو این آئی) تعلیمی فضیلت اور بہتر انتظامی کارکردگی کے تئیں عہد کو اجاگر کرتے ہوئے جامعہ ملیہ اسلامیہ نے ایک اہم اقدام کیا اور شیڈول ٹائم سے پہلے اینڈ سمسٹر کے امتحانات کے نتائج کا اعلان کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس پہل کے حصے کے طور پر دفتر، کنٹرولر امتحانات نے سال دوم (دو ہزار چوبیس پچیس سیشن) بی۔ ایڈ اسپیشل ایجوکیشن (بصری نقائص کے شکار) اور بی۔ ایڈ اسپیشل ایجوکیشن (اسپیشفک لرننگ ڈس ایبلیٹی) اس ہفتے کے پہلے ہی ان کے امتحانات کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے۔ افسر اعلیٰ تعلقات عامہ جامعہ ملیہ اسلامیہ پروفیسر صائمہ سعید کی ریلیز کے مطابق پروفیسر مظہر آصف، عزت مآب شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ اور پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی، مسجل، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے ان نتائج کا اعلان کیا۔ قابل ذکر ہے کہ لگاتار ڈیجیٹل ترقی کے زمانے میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کے طلبہ، اسٹوڈینٹ پورٹل سے اپنی ای مارک شیٹ دیکھ سکتے ہیں۔ اس سے سہولت میں بھی بہتری آئی ہے اور ساتھ ہی نتائج کی نشر و اشاعت کی کارروائی کو بھی باضابطہ کیا جا سکتا ہے۔ اس موقع پر پروفیسر پون کمار شرما، کنٹرولر امتحانات، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے پروفیسر مظہر آصف اور پروفیسر رضوی کی صاحب بصیرت قیادت اور تیز کارروائی کے لیے ملنے والے تعاون کی دل کی گہرائیوں سے تعریف کی۔ امتحانات کے انعقاد اور نتائج کے پہلے اعلان میں ان کے بھرپور تعاون کا اہم رول رہا ہے۔

جے رام کے بیان پر بی جے پی کا جوابی حملہ، کانگریس اپنا غصہ نکالنے کے لیے ایسے بیان دے رہی ہے

نئی دہلی، 21 مئی (یو این آئی) کانگریس کے اس الزام کا جواب دیتے ہوئے کہ آپریشن سندور کے بعد کل جماعتی وفود کو مختلف ممالک میں بھیجا جا رہا ہے، حکومت کی طرف سے "دھیان بھٹکانے کا ذریعہ" قرار دینے پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے کہا ہے کہ پارٹی اپنا غصہ نکالنے کے لیے مایوسی میں ایسے بیان دے رہی ہے۔ بی جے پی کے ترجمان سدھانشو ترویدی نے بدھ کے روز یہاں ایک پریس کانفرنس میں کانگریس لیڈر جے رام رمیش کے ریمارکس پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ آل پارٹی وفد کو 'دھیان بھٹکانے کا ذریعہ' قرار دینے والے کانگریسی رہنما کو معلوم ہونا چاہیے کہ پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف نے خود اعتراف کیا ہے کہ 9 اور 10 مئی کی رات کو ان کے آرمی چیف جنرل منیر نے انہیں نیند سے جگا کر بتایا کہ نور خان ایئربیس پر ایک میزائل گری ہے۔ بی جے پی لیڈر نے کہا کہ کانگریس پارٹی اپنی مایوسی کی وجہ سے اس طرح کے بیانات دینے پر مجبور ہو رہی ہے کیونکہ وہ حقائق اور شواہد کو قبول کرنے سے قاصر ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کانگریس کو اتنی بڑی ترقی بھی نظر نہیں آتی ہے تو یہ صاف ہے کہ ان کے وژن سے قوم پرستی کا پردہ ہٹ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک کانگریس کی طرف سے 'دھیان بھٹکانے' کے الزام کا تعلق ہے، یہ ہندوستان کے تمام اراکین پارلیمنٹ کی توہین ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر رمیش سے پوچھا جانا چاہیے کہ کیا ان کے لیڈر بیرون ملک دھیان کرنے گئے یا ملک کو بدنام کرنے کے لیے؟ جب بھی بیرون ملک گئے وہ کچھ نہ کچھ کہہ کر لوٹے جس سے ملک تقسیم ہوا، آج پہلی بار تمام پارٹیاں مل کر ہندوستان کے اتحاد کا مظاہرہ کر رہی ہیں، ہماری پالیسی ہمیشہ واضح رہی ہے، ایسے موقعوں پر پارٹی سیاست سے اوپر اٹھ کر، ہندوستان کا اتحاد بین الاقوامی پلیٹ فارم پر ہونا چاہیے یا اپوزیشن کے پلیٹ فارم پر ہونا چاہیے۔

'کثرت میں وحدت ہی ہماری اصل طاقت ہے: مرکزی وزیر نتن گڈکری کا اتحاد و ہم آہنگی کا پیغام'

امبیڈکر انٹرنیشنل سینٹر میں پسماندہ مسلمانوں کا اہم اجلاس، درجنوں برادریوں کے نمائندوں کی شرکت، سابق مرکزی وزیر مرحوم عارف بیگ کی ٹیم کی طرف سے اور بھائی چارہ، ہمارا نعرہ مشن بھارت کی تھیم پر پروگرام

نئی دہلی (نمائندہ): راجدھانی کے امبیڈکر انٹرنیشنل سینٹر میں منعقد ایک خصوصی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی وزیر نتن گڈکری نے انسانیت، اخوت اور قومی یکجہتی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہم سب انسانیت کی بنیاد پر ایک ہیں، لہذا ہماری تہذیب، ثقافت اور عبادت کے انداز مختلف ہو سکتے ہیں، لیکن ہماری اصل طاقت ہماری کثرت میں وحدت ہے، جو ہندوستان کی پہچان بھی ہے۔ انہوں نے کہا، میری نظر میں صلاحیت اور خدمت سب سے اہم ہے، مذہب نہیں، میں ڈاکٹر اے پی جے عبد الکلام، جارج فرنانڈیز اور اٹل بہاری واجپئی جیسے عظیم رہنماؤں کو اپنا آئیڈیل مانتا ہوں، جبکہ وہ متعدد مذہب کے تھے۔

انہوں نے مزید کہا، بسم اللہ خان ایک سچے مسلمان تھے لیکن انکی شہنائی ہر دل کو بھاتی تھی، البتہ محمد رفیع اور لتا منگیشکر نے ایسے نغمے گائے جو ہر مذہب اور طبقے کے لوگوں نے پسند کیے، لہذا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کی پہچان اسکی صلاحیت سے ہوتی ہے، نہ کہ مذہب سے۔ نتن گڈکری نے کہا کہ ایک کامیاب لیڈر وہی ہوتا ہے جو عوام کے مفاد میں کام کرے، اور میں ذات پات یا مذہب کی بنیاد پر سیاست نہیں کرتا، میرا عقیدہ صرف اور صرف کام میں ہے۔ دراصل یہ پروگرام بھائی چارہ، ہمارا نعرہ: مشن بھارت کے تحت منعقد ہوا، جسکا اہتمام سابق مرکزی وزیر مرحوم عارف بیگ کی ٹیم نے کیا تھا۔

نتن گڈکری نے مرحوم عارف بیگ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ ہمیشہ کمزور اور محروم طبقات کی فلاح و بہبود کیلئے کوشاں رہے، وہ چاہتے تھے کہ حکومت کی تمام سہولیات معاشرے کے آخری فرد تک پہنچیں۔ گڈکری نے اس موقع پر مسلم نوجوانوں کو تعلیم کے میدان میں آگے بڑھنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا، صرف تعلیم اور ہنر ہی وہ طاقت ہیں جن سے نہ صرف ہم خود، بلکہ ہمارا پورا معاشرہ ترقی کر سکتا ہے، لہذا تعلیم کیساتھ اگر اچھی تربیت ہو تو کوئی طاقت کامیابی سے روک نہیں سکتی۔ انہوں نے وقف بورڈ کی زمینوں پر معیاری تعلیمی ادارے قائم کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا اور کہا، ہمیں ذات پات کے اختلافات سے بالاتر ہو کر انسانیت کے پیغام کو عام کرنا ہوگا، لہذا جب سب کا خالق ایک ہے تو ہمیں بھی محبت، امن اور بھائی چارے کا پیغام دینا چاہیے۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر محمد بلال شگفتہ نے کی۔ جبکہ سابق آئی اے ایس افسر ایس پی رائے نے گڈکری کی عوامی خدمات پر روشنی ڈالی اور پسماندہ مسلم برادریوں کو خود کفیل بنانے کیلئے اجتماعی کوششوں پر زور دیا۔ اختتام پر پروگرام کے کنوینر شیخ عبد الکریم نے تمام مہمانان گرامی کا شکریہ ادا کیا۔ اس تقریب کو کامیاب بنانے میں آل انڈیا بی جے پی اقلیتی شعبہ کے قومی سابق نائب صدر محمد عاقل قریشی، ڈاکٹر نفیس قریشی، ذاکر قریشی، محمد مرسلین، نور الحسن بیگ، راج بلوان سنگھ سولنکی، دلدار حسین بیگ، ڈاکٹر اقبال، ماسٹر اسرار، شاہباز عالم، محمد نوید خان، رضوان منصوری و دیگر معززین نے اہم کردار ادا کیا۔

میٹھے انقلاب سے کسانوں کی تقدیر بدلی

نئی دہلی: مالی سال 2024-25 میں ملک میں 20 ہزار ٹن سے زیادہ شہد کی پیداوار ہوئی ہے، جس سے کسانوں کو 325 کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی ہے۔ کھادی اور گاؤں کی صنعت کمیشن (کے وی آئی سی) کے چیئرمین منوج کمار نے بدھ کو شہد مکھیوں کے بین الاقوامی دن کے موقع پر ممبئی میں سویٹ ریولوشن آنسو سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میٹھا انقلاب شہد کی مکھیوں اور کسانوں کی زندگیوں میں تبدیلی لایا ہے۔ کمیشن کے شہد مشن کے تحت 20 ہزار ٹن سے زیادہ شہد کی پیداوار ہوئی ہے جس سے شہد کی مکھیوں کے پالنے والوں کو 325 کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی ہے۔ مالی سال 2024-25 میں کے وی آئی سی سے وابستہ شہد کی مکھیاں پالنے والوں نے 25 کروڑ روپے کا شہد برآمد کیا ہے۔ شہد مشن کے تحت 2,29,409 شہد کی مکھیوں کے خانے اور مکھیوں کی کالونیاں تقسیم کی جا چکی ہیں۔

سپریم کورٹ نے جسٹس ورما کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی عرضی کو مسترد کر دیا

نئی دہلی، 21 مئی (یو این آئی) سپریم کورٹ نے بدھ کو ہائی کورٹ کے جج جسٹس یشونت ورما کے خلاف ان کی سرکاری رہائش گاہ سے مبینہ طور پر غیر قانونی نقدی کی برآمدگی کے معاملے میں مقدمہ درج کرنے کی درخواست کرنے والی ایک رٹ درخواست کو خارج کر دیا۔ جسٹس ابھے ایس اوکا اور اجول بھویان کی بنچ نے ایڈوکیٹ میتھیوز نیڈومپارا اور دیگر کی طرف سے دائر عرضی کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ عدالت عظمیٰ کے چیف جسٹس نے پہلے ہی داخلی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کو جسٹس ورما کے جواب کے ساتھ صدر اور وزیر اعظم ہند کو بھیج دیا ہے۔ بنچ نے کہا کہ "چونکہ صدر یا وزیر اعظم سے کارروائی کے لیے کوئی نمائندگی نہیں کی گئی ہے، اس لیے مینڈیمس کی رٹ کی درخواست قابل سماعت نہیں ہے۔" عدالت عظمیٰ نے واضح کیا کہ وہ درخواست گزاروں کے بعد میں عدلیہ سے رجوع کرنے کے حق کو مسترد نہیں کر رہی ہے۔ جسٹس اوکا نے سماعت کے دوران کہا کہ "ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ آپ فائل نہیں کر سکتے۔ لیکن سب سے پہلے، آپ کو بنیادی اصول پر عمل کرنا ہوگا۔ جب تک متعلقہ حکام کو نمائندگی نہیں دی جاتی، مینڈیمس کی رٹ جاری نہیں کی جا سکتی۔" عدالت عظمیٰ نے اس درخواست میں دیگر درخواست پر بھی غور کرنے سے انکار کر دیا جس میں استدعا کی گئی تھی کہ کے ویرا سوامی کے فیصلے پر، جو موجودہ ججوں کے خلاف فوجداری کارروائی شروع کرنے کے طریقہ کار سے متعلق ہے۔

روزنامہ ہماری دُنیا نئی دہلی

رسم ورواج کو بڑھاوا دیتا آج کا مسلمان !!

جاوید اختر بھارتی

آج پیسے کا بول بالا ہے، پیسہ والوں کا بول بالا ہے، دین کی بات، مذہب کی بات، شریعت کی بات بس لوگوں کے ہونٹوں تک رہتی ہے،، سب لوگ اپنے من کی روایت چاہتے ہیں اور جب نہیں ملتی ہے تو خود ہی روایت قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں پھر ان کا چرچا ہوتا ہے اور خوب تبصرہ ہوتا ہے کہ واہ کیا بات ہے کیا کام کیا، ارے وہ کام کیا جو اب تک کسی نے نہیں کیا،، مطلب یہ ہے کہ اب دنیا کے لوگ نام ونمود کے پیچھے بھاگ رہے ہیں، شہرت کے پیچھے بھاگ رہے ہیں، ایک طرف ہم اصلاح معاشرہ کا پروگرام کراتے ہیں تو دوسری طرف معاشرے کے لوگوں کے لئے زحمت ومصیبت کھڑی کرتے ہیں، ایک طرف بارات کو غلط کہتے ہیں (اور ہے بھی غلط) مگر دوسری طرف کوئی بارات میں شامل ہونے کے لئے کہتا ہے تو دل گارڈن گارڈن ہوجاتا ہے، ایک طرف جہیز کو لعنت کہا جاتا ہے تو دوسری طرف اس لعنت کو لڑکوں پر لاد کر لے جایا جاتا ہے، ایک طرف لڑکی کے باپ کے وہاں ولیمہ وطعام نہ کرنے کا ذکر کیا جاتا ہے تو دوسری طرف لڑکے کے ہمراہ لڑکی کے باپ کے دروازے پر دو دو چار چار سو آدمیوں کو لے کر جانے کے لئے ضد بھی کیا جاتا ہے بعض مرتبہ طے تمام کے دوران تلخیاں اس قدر بڑھ جاتی ہیں کہ رشتہ داری قائم ہونے سے پہلے ہی تعلقات تک منقطع ہوجاتا ہے،، ایک طرف کہا جاتا ہے کہ رسم ورواج میں اس قدر اضافہ ہوگیا ہے کہ جس کے پاس چار چھ بیٹیاں ہیں تو زبانی طور پر رحمت اور ماحول وکمر توڑ مہنگائی کے نتیجے میں زحمت ہی سمجھا جاتا ہے،، کیوں نہیں آواز اٹھائی جاتی ہے کہ بارات وجہیز بند ہونا چاہئے، کیوں نہیں آواز اٹھائی جاتی ہے کہ لڑکی کا باپ داماد کو نقدی رقم نہیں دے گا، کیوں نہیں آواز اٹھائی جاتی ہے کہ لڑکی کے باپ کے گھر دیگ چیلہ ہانڈی نہیں چڑھے گی ولیمہ وطعام نہیں ہوگا،، اگر یہ آواز نہیں اٹھائی جاسکتی ہے تو پھر ہر سال ہزاروں کی تعداد میں جبہ ودستار سجانے کا کیا مطلب،، اور کیا فائدہ ہے،، عجیب حال ہے علماء کرام سے بڑے گہرے تعلقات رکھے جاتے ہیں، قوم وملت کے نام پر بنی ہوئی تنظیموں کو چندے دیئے جاتے ہیں، ان کی اپیلوں پر بھیڑ جمع کی جاتی ہے اور جب بیٹے بیٹیوں کی شادیاں کی جاتی ہیں تو شرعی قوانین وضوابط اور احکام خداوندی کی دھجیاں اڑائی جاتی ہیں شائد اسی لئے بڑی تنظیموں کو چندے کی رقم دی جاتی ہے کہ اس کے ذمہ داران اور علماء کرام کی زبانیں بند رہیں اور ہم اپنی دولت وفراوانی کے زعم ونشے میں چور ہوکر جو چاہے کریں،، اور آج مسلم معاشرے میں ایسا ہی ہورہا ہے ،،لڑکا کالا ہی کیوں نہ ہو اسے بیوی برق دم گوری انگاری چاہئے، ایک دم نئی عمر کی چاہئے نتیجہ یہ ہے کہ جس لڑکی کا رنگ سانولا ہے تو اس لڑکی کے باپ کو دن رات پسینہ چھوٹتا رہتا ہے،، بے شمار لڑکیاں آج بیٹھی ہوئی ہیں صرف اس وجہ سے کہ رنگ سانولا ہے،، اور جو عورتیں رشتہ دیکھنے جاتی ہیں وہ بھی بے غیرت ہوتی ہیں ان کا ضمیر مردہ ہوچکا ہے انہیں اس بات کا بھی احساس نہیں رہتا ہے کہ ہم حوا کی بیٹیاں ہیں بلکہ ان کا طرز عمل یہ ہوتا ہے کہ وہ لڑکی دیکھنے نہیں بلکہ نمائش میں یا کسی مول میں سامان کی خریداری کرنے جاتی ہیں ناک ٹیڑھی ہے، نظر ترچھی ہے، آنکھ چھوٹی ہے، پیشانی خوب ٹھیک نہیں ہے، دانت بڑے بڑے ہیں، ہونٹ موٹے موٹے ہیں یہ حال ہے آج کی عورتوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سانولی رنگ کی لڑکی مایوس ہوجاتی ہے اس کا باپ بھی مایوس ہوجاتا ہے اور خون کے آنسو روتا ہے اب اسی کے دل سے پوچھنے لائق ہے کہ بیٹی رحمت ہوتی ہے یا زحمت ہوتی ہے ،، ایک ساتھ نو بہنوں نے خودکشی کی، انگنت لڑکیاں طوائف خانوں میں فروخت کی گئیں اور آج یہ حال ہے کہ غیر مسلموں کے ساتھ شادیاں کررہی ہیں آخر کب آنکھ کھلے گی ،، ملت کی بیٹیوں کے قدم بھٹکنے لگے کون ذمہ دار ہے؟ لائن لگا کر آج مسلم لڑکیاں مرتد ہورہی ہیں کون ذمہ دار ہے؟

ہر لڑکی کے باپ کے پاس تو اتنی دولت نہیں ہے کہ وہ اپنی بیٹی کو دولت کی ڈولی میں وداع کرے پھر اس کی بیٹی سسرال جاکر کپڑا ایسے بانٹے کہ ہر کپڑے کے جوڑے کے ساتھ سونے کا زیور بھی بانٹے ،، اور نہیں تو جلسہ کرائیں گے مولانا سے تقریر کرائیں گے کہ نکاح اتنا آسان کرو کہ زنا مشکل ہو جائے اور دولت کا نشہ، چودھراہٹ ایسی، سوچ اور نظریہ ایسا کہ کسی کا دل ٹوٹتا ہے تو ٹوٹ جائے، کسی کے لئے پریشانی بڑھتی ہے تو بڑھ جائے لیکن ہماری شادی مہنگی سے مہنگی ہوگی بھلے اوروں کے لئے نکاح مشکل ہوجائے ،، یہ حال ہے آجکل مسلمانوں کے شادی بیاہ کا ،، جتنا چاہے دولت لٹا لو جتنی چاہے فضول خرچی کرلو لیکن ایک باپ کے سامنے جب قاضی لڑکی سے نکاح کی اجازت مانگتا ہے تو اجازت دیتے ہوئے لڑکی کا پورا وجود ہل جاتا ہے اور وہ لرزہ براندام ہوجاتی ہے کہ اس گھر میں پیدا ہوئی، ماں نے مجھے دودھ پلایا اور ماں باپ دونوں نے مل کر مجھے پال پوس کر بڑا کیا میری ہر خواہش کو پورا کیا لیکن آج سے ولدیت ختم ،، زوجیت کا سلسلہ شروع اب کہیں نام لکھا جائے گا تو فلاں بنت فلاں نہیں بلکہ فلاں زوجہ فلاں لکھا جائے گا ،، جس گھر میں پیدا ہوئی اسی گھر میں اب میں مہمان بن کر آؤں گی ،، آج سے میری وہ زندگی شروع ہوگئی کہ کبھی اتفاقا میرا باپ اور میرا شوہر دونوں ایک ساتھ پانی مانگ دیں تو مجھے باپ کو نہیں پہلے شوہر کی خدمت میں پانی پیش کرنا ہوگا ،، اجازت کے وقت اور نکاح کے وقت، ایجاب وقبول کے وقت باپ کے پیروں تلے زمین کھسک جاتی ہے اس کا دل دھڑک دھڑک کر کہتا ہے کہ ہارے قسمت، پالے کوئی اور لے کوئی قسمت ،، صبر اس بات پر ہوتا ہے کہ یہی قانون قدرت ہے،، یاد رکھنا چاہئے کہ جس کسی کی ذات سے جس کسی کا دل ٹوٹے گا، دل دکھے گا، زندگی تباہ ہوگی تو قدرت کے وہاں دیر ہے اندھیر نہیں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا ،، ہلدی پٹائی، پیلے رنگ کے کپڑے کی پہنائی، ٹوپی کی رکھوائی، بارات کی اگوائی واگوائی اور وداعی، جوتا کی چرائی، سہرا کی پڑھائی، توشہ کی انگنائی، پیسوں کی لٹائی واٹھائی اور عورتوں کے میلے کی لگوائی وغیرہ وغیرہ، شریعت سے اس کا کوئی لینا دینا نہیں ہے،، عجیب حال ہے ایک مولوی کہتا ہے کہ بارات آئے گی تو میں نکاح نہیں پڑھاؤں گا تو اسی کے ساتھ بلکہ اسی کے ادارے کا دوسرا ذمہ دار جھولا رجسٹر لے کر تیار رہتا ہے کہ میں پڑھاؤں گا، آج بہت سے مولوی ایسے بھی ہیں جو بارات کے لئے منع کہاں سے کریں گے بلکہ وہ خود انجمن بناکر بارات میں سہرا پڑھتے ہیں بدلے میں انہیں پیسہ ملتا ہے،، لاک ڈاؤن کے دور میں سب کو شریعت یاد آرہی تھی، سب کو سنت یاد آرہی تھی، سب کے اندر فضول خرچیوں سے رکنے کا جذبہ نظر آرہا تھا جیسے ہی لاک ڈاؤن ختم ہوا تو سنت بس نکاح کے وقت تک کے لئے محدود ہوگئی اور شادی کارڈ پر نکاح مسنون کی شکل میں تحریر تک محدود ہوگئی ،، اس سے تو ایسا ہی لگتا ہے کہ مسلمانوں کو راہ راست پر آنے اور لانے کے لئے سرکاری ڈنڈے کی ہی ضرورت ہے ،، بڑھتی ہوئی مہنگائی، فضولیات، رسم ورواج اور لڑکیوں کی چھنٹائی کا انجام برا ہی ہوگا لڑکیاں مایوسیوں کا شکار ہوں گی پھر باپ کی پگڑی اچھالی اور روندی جائے گی اور خاندان کی رسوائی وبے عزتی ہوگی اور یہ سب سلسلہ شروع ہوچکا ہے اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر علاقے ہر بستی میں کمیٹی تشکیل دی جائے اور یہ تجویز رکھی جائے کہ رشتہ داری پہلے خود اپنے علاقے میں قائم کی جائے، لڑکے اور لڑکیوں کو بہت زیادہ چھانٹا نہ جائے، بہت زیادہ کمی نہ نکالا جائے، امیر وغریب کا بہت زیادہ خیال نہ رکھا جائے، بارات کو فوراً ختم کیا جائے اور جہیز کا مطالبہ نہ کیا جائے اور ایسا نہ کرنے کی صورت میں بڑے بڑے جلسے، بڑے بڑے اسٹیج، اصلاح معاشرہ کانفرنس یہ سب بے سود ہیں، بیکار ہیں۔

کاش ہماری ترجیحات ملک کے سیاسی نظام کو بہتر بنانے کی ہوں

سید خرم رضا

دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کہلانے والا ملک ہندوستان، ایک ایسا سیاسی منظرنامہ رکھتا ہے جو تنوع، پیچیدگی اور تیزی سے بدلتے ہوئے رجحانات سے بھرپور ہے۔ اس جمہوریت کے ہر پہلو میں مالی وسائل یا "فنڈنگ" کا گہرا عمل دخل ہے۔ چاہے وہ انتخابی مہمات ہوں، پارٹی تنظیمی ڈھانچے کی مضبوطی ہو یا عوامی رابطہ مہم، مالی وسائل کی فراہمی اس سارے عمل کی روح ہے۔ ہندوستانی سیاست میں مالی وسائل کی اہمیت گزشتہ دو دہائیوں میں غیر معمولی طور پر بڑھی ہے، جس سے جمہوریت کے معیار اور شفافیت پر کئی سوالات بھی اٹھتے ہیں۔ سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کو انتخابات جیتنے کے لیے جس سب سے بڑی چیز کی ضرورت ہوتی ہے، وہ ہے مالی وسائل۔ ایک موثر انتخابی مہم کے لیے اشتہارات، ریلیاں، سفر، تشہیری مواد، ڈیجیٹل مہم، رضاکاروں کی تنخواہیں اور دیگر بے شمار اخراجات ہوتے ہیں۔ ان سب پر بھاری مالی اخراجات آتے ہیں، جن کا انتظام کرنا ہر سیاسی جماعت کے لیے دردِ سر لیکن ضروری ہے۔ ہندوستان میں لوک سبھا، ودھان سبھا، پنچایتی راج اور میونسپل سطح پر ہزاروں انتخابات ہوتے ہیں، اور ہر سطح پر پیسہ اہم کردار ادا کرتا ہے۔ پیسے کی کمی سیاسی کامیابی کے امکانات کو محدود کر دیتی ہے، جبکہ زیادہ مالی وسائل رکھنے والے امیدوار یا جماعتیں زیادہ موثر انداز میں عوام تک اپنی بات پہنچانے میں کامیاب ہوتی ہیں۔ ہندوستان میں انتخابی اخراجات ہر الیکشن کے ساتھ بڑھتے جا رہے ہیں۔ ایسوسی ایشن فار ڈیموکریٹک ریفارمز (اے ڈی آر) کے مطابق، 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں تمام بڑی سیاسی جماعتوں نے اربوں روپے خرچ کیے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق، یہ انتخابات دنیا کے مہنگے ترین انتخابات میں سے ایک تھے، جن میں کل اخراجات کروڑ روپے ہونے کا امکان ہے۔ یہ خرچ صرف امیدواروں یا جماعتوں کے ذریعہ ہی نہیں کیا جاتا بلکہ پارٹی کے حامی صنعتی گروپوں، کارپوریٹ سیکٹر اور مختلف بااثر شخصیات بھی اس میں مالی تعاون فراہم کرتے ہیں اور ظاہر ہے کہ وہ اس لئے تو خرچ کرتے نہیں کہ ان کو آنے والی سرکار یا جیتنے والے شخص سے کوئی امید نہیں۔ تاہم، اس عمل میں شفافیت کی شدید کمی ہے اور یہ جمہوریت کے لیے خطرناک ہو سکتی ہے۔ ہندوستان میں سیاسی جماعتوں کو انتخابات کے لیے جو فنڈ ملتے ہیں ان میں بڑا حصہ کارپوریٹ ڈونیشن کا ہوتا ہے اور کارپوریٹ ڈونیشن یا عطیات کے بدلے میں دینے والا فائدے کی امید رکھتا ہے یعنی ان عطیات کے ذریعہ پالیسی سازی میں عطیات دینے والوں کا اثر بڑھ جاتا ہے۔ چند جماعتیں عوام سے چندہ اکٹھا کرنے کی کوشش کرتی ہیں، جیسا کہ عام آدمی پارٹی نے دہلی انتخابات کے دوران کیا لیکن بعد میں ان پر بھی یہ الزامات لگے کہ انہوں نے پارٹی کی وسعت کے لیے کچھ معاملوں میں سمجھوتہ کیا۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ عوام سے چندہ شفافیت کا بہترین ماڈل ہو سکتا ہے لیکن سیاسی اخراجات اتنے زیادہ بڑھ گئے ہیں کہ اس پر عمل کرنا تقریباً ناممکن ہو گیا ہے۔ مالی وسائل کی اہمیت جتنی بڑھی ہے، اس میں شفافیت اور جوابدہی اتنی ہی کم ہوئی ہے۔ بیشتر سیاسی جماعتیں اپنی آمدنی اور اخراجات کی مکمل تفصیل الیکشن کمیشن کو فراہم نہیں کرتیں۔ ایسا نظام غیر مساوی مسابقت کو جنم دیتا ہے، جہاں چھوٹی جماعتیں یا آزاد امیدوار بڑی جماعتوں کے مقابلے میں مالی طور پر کمزور ہوتے ہیں۔ نتیجتاً، پالیسی سازی بھی انہی جماعتوں کے ہاتھ میں چلی جاتی ہے جن کے پیچھے مالی طاقت موجود ہوتی ہے۔ مالی وسائل رکھنے والے ادارے یا افراد صرف چندہ دے کر الگ نہیں ہو جاتے، بلکہ وہ اس کے بدلے میں پالیسیوں پر اثرانداز ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثلاً، اگر کوئی صنعتی گروپ کسی پارٹی کو بھاری چندہ دیتا ہے، تو وہ امید کرتا ہے کہ حکومت بننے کے بعد اسے کاروباری فائدے پہنچائے جائیں گے، جیسے کہ ٹیکس میں چھوٹ، ٹھیکے، یا زمین کی الاٹمنٹ۔ یہ طرزِ عمل عوامی مفادات کو پیچھے چھوڑ کر اشرافیہ کے مفادات کو ترجیح دینے کا سبب بنتا ہے۔ اس سے جمہوریت کمزور ہوتی ہے اور عوام کا نظام پر اعتماد متزلزل ہو جاتا ہے۔ سیاسی فنڈنگ میں شفافیت کی کمی کرپشن کو جنم دیتی ہے۔ انتخابی مہمات کے دوران کالا دھن، رشوت اور غیر قانونی ذرائع سے حاصل فنڈز کا استعمال عام ہو جاتا ہے۔ ہندوستانی سیاست میں مالی وسائل کی منفی اثرات کو کم کرنے اور جمہوریت کو مضبوط کرنے کے لیے کچھ اہم اصلاحات ناگزیر ہیں، جیسے عطیہ دہندگان اور وصول کنندگان کی تفصیلات عوام کے سامنے آنی چاہئیں، سیاسی جماعتوں کے مالی حسابات کا آڈٹ ہونا چاہئے اور اس کو عوامی سطح پر پیش کیا جانا چاہئے۔ کارپوریٹ ڈونیشن کی حد مقرر کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ایک کمپنی ایک مخصوص رقم سے زیادہ چندہ نہ دے سکے، تاکہ پالیسی سازی پر دباؤ کم ہو، عوامی فنڈنگ کی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے اور اس تعلق سے جدید ٹیکنالوجی کے ذریعہ یعنی ڈیجیٹل فنڈنگ کرنے کے ذریعہ شفافیت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ ہندوستانی سیاست میں مالی وسائل کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ یہ انتخابی کامیابی، پارٹی تنظیم، اور حکومت سازی کے لیے ایک لازمی عنصر بن چکا ہے۔ تاہم، اگر اس عمل میں شفافیت، منصفانہ ضابطے اور قانونی جوابدہی نہ ہو تو یہی مالی وسائل جمہوریت کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں۔ مضبوط جمہوریت کی بنیاد صرف ووٹ ڈالنے کے حق پر نہیں بلکہ اس پر بھی ہے کہ سیاسی جماعتیں اور حکومتیں عوام کے سامنے جوابدہ ہوں اور ان کے مالی معاملات مکمل طور پر شفاف ہوں اور ایسی سیاسی پارٹیاں حکومت مالی وسائل کی بنیاد پر نہ بنا پائیں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہندوستانی سیاست میں مالی وسائل کے استعمال کو ضابطے میں لانے کے لیے سنجیدہ اقدامات کیے جائیں، تاکہ حقیقی عوامی نمائندگی، شفافیت اور انصاف پر مبنی سیاسی نظام قائم ہو سکے۔ کاش ہماری ترجیحات ملک کے سیاسی نظام کو بہتر بنانے کی ہوں۔

علمی اداروں پر جہالت کا دباؤ، خطرے میں جمہوریت کی بنیاد

روپ ریکھا ورما

انسانی تہذیب نے ایک طویل اور مشکل سفر طے کیا ہے جس نے اسے قبائلی معاشرے سے نکال کر ایک کثیر الشناخت، ہمدردی، انصاف اور سائنسی سوچ رکھنے والا معاشرہ بنایا۔ اس ارتقا میں سب سے اہم قدم جمہوریت کی جانب سفر تھا، جو اس شاہی نظام سے بالکل متضاد تھا جس میں حکمران کو خدا کا نمائندہ سمجھا جاتا تھا اور عوام کے پاس کوئی اختیار نہیں ہوتا تھا۔ جمہوریت کی سب سے جامع تعریف یہ ہے کہ یہ عوام کا، عوام کے ذریعے، عوام کے لیے نظام ہے لیکن اس نظام کو عملی طور پر نافذ کرنا ہمیشہ سے ایک چیلنج رہا ہے، خاص طور پر اس معاشرے میں جو مختلف شناختوں اور طبقات پر مشتمل ہو۔ جمہوریت کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ہر فرد کو برابر کا حق حاصل ہو، چاہے اس کی کوئی بھی سماجی، مذہبی یا نسلی شناخت ہو۔ اس مقصد کے لیے آئین اور قوانین بنائے جاتے ہیں تاکہ مساوات اور انصاف یقینی بنایا جا سکے۔ یہ باتیں اگرچہ سب جانتے ہیں لیکن جو بات اکثر فراموش کر دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ جمہوریت میں سب سے بڑی ذمہ داری بھی عوام پر ہی عائد ہوتی ہے۔ اگر جمہوریت عوام کے لیے اور عوام کے ذریعے ہے، تو عوام کو چاہیے کہ وہ حکومت اور ریاستی اداروں پر نظر رکھیں، ان کی کارکردگی سے باخبر رہیں اور احتساب کا عمل جاری رکھیں۔ اگر ایسا نہ ہو، تو جمہوریت کمزور اور کھوکھلی ہو جاتی ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ عوام کو تعلیم، آئینی علم، سائنسی سوچ، تنقیدی شعور اور اپنے حقوق سے باخبر کیا جائے۔ ایک ایسا ماحول قائم کیا جائے جہاں ہر فرد آزادی سے اپنی رائے کا اظہار کر سکے اور ڈر کے بغیر اپنی فکرمندی سامنے رکھ سکے۔ یہ سب ممکن تبھی ہو سکتا ہے جب ایک ایسی تعلیمی پالیسی ہو جو سائنسی اور تنقیدی فکر پیدا کرے۔ ایسی تعلیم جو غیر جانبدار، وسیع النظر اور اختلاف رائے کا حوصلہ دینے والی ہو، جمہوریت کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے برعکس، شاہی یا آمرانہ نظام ایسے شعور کو خطرہ سمجھتا ہے۔ لیکن چونکہ جمہوریت میں عام انسان ہی اس کا محافظ ہوتا ہے۔ یہاں تعلیم کا سوال ملک کے لیے زندگی کا سوال بن جاتا ہے۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ ہمارے تعلیمی نظام میں اس شعور کو پیدا کرنے کی کوششیں کبھی مکمل طور پر سنجیدگی سے نہیں لی گئیں۔ اگرچہ کچھ مثبت تبدیلیاں ہوئیں لیکن نظام مجموعی طور پر قدامت پسند رہا۔ اس وجہ سے تعلیم میں وسعت اور پسماندہ طبقات کی شمولیت کے باوجود جمہوری شعور اس حد تک نہیں پھیل سکا جس کی ضرورت تھی۔ تقریباً ایک دہائی پہلے تک ان خامیوں کو دور کرنے کی کوششیں ہو رہی تھیں۔ حکومت ان مطالبات پر کچھ حد تک عمل بھی کر رہی تھی۔ مگر گزشتہ دس گیارہ سالوں سے صورت حال یکسر بدل چکی ہے۔ آج وہی مطالبات حکومت کو دشمنی جیسے لگنے لگے ہیں۔ تعلیمی فلسفہ اب جمہوری فلسفے سے متصادم ہو چکا ہے۔ سائنسی اور کثرت پسند سوچ کی جگہ اب تنگ نظر، غیر سائنسی اور مذہبی تعصبات کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے تعلیم کا مقصد ہی بدل دیا گیا ہو۔ ایسے ادارے جہاں مستقبل کے رہنما پیدا ہوتے ہیں، وہاں اب ماضی پرستی اور بند آنکھوں سے مانے جانے والے عقائد کو فوقیت دی جا رہی ہے۔ قومی وحدت اور آفاقی اقدار کی جگہ تفرقہ اور تنگ نظری کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ آزاد سوچ پر بندشیں لگائی جا رہی ہیں۔ نصاب سے غالب اور ٹیگور جیسے عظیم ادیبوں کو ہٹایا جا رہا ہے۔ سیاسی مداخلت عروج پر ہے۔ وائس چانسلرز، پرنسپلز اور اساتذہ کی تقرری میں کھلم کھلا سیاست ہو رہی ہے۔ "عملی زندگی کی تعلیم" کے نام پر نااہل اور متعصب افراد کو اساتذہ بنایا جا رہا ہے۔ تعلیمی اداروں میں ایک خاص مذہب کے رسم و رواج، جیسے ہنومان بھنڈارا، مکمل انتظامیہ کی موجودگی میں منائے جا رہے ہیں۔ اقتدار نے ملک کی کثرتِ ثقافت کے تئیں نفرت بھرنے کے لیے ہر طرح کا دباؤ ڈالا۔ حب الوطنی جگانے کے نام پر ان پرانے جنگی ٹینکوں کو یونیورسٹیوں میں لا کر رکھ دیا گیا جنہیں کبھی جنگوں میں استعمال کیا گیا تھا۔ وائس چانسلرز، پرنسپلوں اور اساتذہ کی تقرری میں کھلے عام سیاسی مداخلت ہونے لگی۔ یہاں تک کہ یونیورسٹیوں میں 'زندگی کی عملی تعلیم' کے نام پر اساتذہ کی ایک نئی طرز کی بھرتی شروع کر دی گئی، جس میں اساتذہ کے لیے کسی بھی قسم کی ڈگری کو غیر ضروری قرار دے دیا گیا۔ اس بہانے تعلیمی اداروں میں نااہل اور متعصب افراد اہم اور بااثر عہدوں تک پہنچنے لگے۔ نوجوان شعور کی کھڑکیاں بند کرنے کی منظم مہم جاری ہو گئی۔ مذہبی تفریق اور مذہب کی بنیاد پر امتیاز پر مبنی ایجنڈا تعلیمی اداروں میں داخل ہو چکا ہے۔

کالجوں اور یونیورسٹیوں میں جماعت سے ہٹ کر ہونے والی سرگرمیوں میں ناجائز مداخلت عام ہونے لگی ہے۔ کثرتِ رائے، سائنسی اور جمہوری شعور بیدار کرنے والے پروگراموں کو بلا کسی قاعدے قانون کے روکا جانے لگا۔ ایسے درجنوں مقررین کے لیکچر زبردستی اور بہت بار بدتمیزی کے ساتھ منسوخ کیے گئے جو ملک کے آئینی اقدار کے حامی رہے ہیں اور 'قانون کی حکمرانی' پر یقین رکھتے ہیں۔ مذہبی ہم آہنگی کا پیغام دینے والے پروگراموں کے منتظم کئی پرنسپل اور اساتذہ مختلف طریقوں سے ہراساں کیے گئے۔ کچھ کو رسوا کیا گیا، کچھ کو سزا دی گئی، کچھ کو ملازمت سے برطرف کر دیا گیا۔ بہت سے اساتذہ کئی برسوں سے مقدموں میں الجھے ہوئے ہیں۔ ایسی یونیورسٹیوں اور کالجوں کی کمی نہیں ہے جہاں اکثریتی مذہب کی خالص مذہبی رسومات، جیسے 'ستیہ نارائن کتھا' اور 'ہنومان بھنڈارا'، کا پوری انتظامیہ کی شرکت کے ساتھ اہتمام کیا جا رہا ہے۔ آج ہمارے ملک کا المیہ یہ ہے کہ علم کے مراکز خود جہالت کے ہاتھوں شکست کے دہانے پر کھڑے ہیں۔ یونیورسٹیاں عالمی وژن سے محروم ہوتی جا رہی ہیں۔ وہ ادارے جو کبھی روشنی کے مینار سمجھے جاتے تھے، آج اندھیرے اور دھوئیں میں ڈوبے نظر آتے ہیں۔ ملک ایک فیصلہ کن دوراہے پر کھڑا ہے۔ اگر تعلیم کے اداروں میں کثرت اور رواداری کی قدریں زندہ نہ رہ سکیں، تو جمہوریت کا زندہ رہنا بھی ممکن نہیں ہوگا۔

ہند۔پاک کشیدگی کے آئینے میں مودی کیلئے سبق

"میں یہ صاف کرنا چاہتی ہوں کہ ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے اور اس کی فوج آئینی اقدار کی عکاس ہے۔" ہندوستانی فوج کی ترجمان کرنل صوفیہ قریشی کے یہ الفاظ جنگی شور تھمنے کے بعد بھی طویل عرصے تک گونجتے رہیں گے۔ یہ وہ الفاظ ہیں جو حالیہ ہندوستان-پاکستان تنازع کے دوران سننے کو ملے لاتعداد بیانات میں سب سے زیادہ اہم اور بامعنی ہیں۔ جلد ہی بی جے پی لیڈر اپنے پرتشدد اور فرقہ وارانہ پروپیگنڈے کے شور میں ان الفاظ کو دبانے کی کوشش کریں گے لیکن ہمیں ان باتوں کو فراموش نہیں ہونے دینا چاہیے۔ یہ جملے ثابت کرتے ہیں کہ ہندوستان اپنے حریف پاکستان پر برتری صرف ایک صورت میں ثابت کرسکتا ہے، وہ یہ کہ ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے۔ اب جبکہ جنگ ٹل گئی ہے، سوال یہ ہے کہ کون جیتا اور کون ہارا؟ دونوں ملکوں کے رہنما اپنی قوم کو یہی باور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ جیت انہی کی ہوئی۔ چونکہ عوام نے انہیں غیر مشروط حمایت دی تھی، اس لیے وہ ان کے دعووں کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوئے لیکن حقائق انہیں شرمندہ کرنے کے لیے کافی ہیں۔ ہم اس سچائی سے منہ نہیں موڑ سکتے کہ اس نظریاتی لڑائی میں بی جے پی اور اس کی نظریاتی ماں آر ایس ایس کو واضح شکست ہوئی ہے۔ ان کا قوم پرستی کا نظریہ ناکام ہوگیا۔ ہندوستان پاکستان سے اس لیے بہتر نہیں کہ وہ اب عملی طور پر ایک ہندو ریاست بن چکا ہے، بلکہ اس لیے کہ ہندوستان کے آئینی نظریے کی بنیاد سیکولرزم ہے۔ ایک جنگ ہتھیاروں سے لڑی جاتی ہے اور دوسری زبان سے زبان جو خیالات اور نظریات کی نمائندگی کرتی ہے۔ جب دو ملک لڑائی میں الجھتے ہیں، تو وہ اسے صرف عسکری نہیں بلکہ نظریاتی جنگ میں بھی تبدیل کرتے ہیں۔ ہر فریق یہ تاثر دینے کی کوشش کرتا ہے کہ اس کے نظریات دوسرے سے بہتر ہیں اور دنیا کی حمایت اسی نظریے کی جیت سے مشروط ہے۔ جیسے روس نے یوکرین پر حملہ کرتے ہوئے یہ الزام لگایا کہ یوکرین نازی نظریات کو فروغ دے رہا ہے۔ سوال یہ اٹھتا ہے کہ جدید دور میں مذہب اور بے دینی کی نمائندگی کون کر رہا ہے؟ اور ان اصطلاحات کے مفاہیم کیا ہیں؟ پچھلے دس دنوں میں زبان اور خیالات کی جو جنگ لڑی گئی، اس میں ہندوستانی فوج بولتی رہی جبکہ سیاسی اشرافیہ خاموش رہا لیکن خارجہ سیکریٹری وکرم مسری، فوجی ترجمان صوفیہ قریشی اور ویومیکا سنگھ نے جو زبان استعمال کی، وہ 22 اپریل سے پہلے اور بعد میں ہندوستانی سیاست کے سرکردہ رہنماؤں کی زبان سے بالکل مختلف بلکہ متضاد تھی۔ جھڑپ کے تیسرے دن جب پوچھا گیا کہ کیا ہندوستانی فوج نے مساجد کو نشانہ بنایا، تو کرنل قریشی نے جواب دیا کہ ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے۔ انہوں نے اس الزام کا براہ راست جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کسی بھی مذہبی علامت کو نشانہ نہیں بناتا اور کسی بھی مذہب کی توہین نہیں کرسکتا۔ یہ الفاظ صرف پاکستان کے لیے نہیں تھے۔ یہ پیغام وزیراعظم اور ان کی جماعت کے دیگر رہنماؤں کے لیے بھی تھا۔ صرف وہی نہیں، ان کے تمام حامیوں کے لیے بھی جو انہیں اس امید پر منتخب کرتے رہے ہیں کہ وہ ہندوستان کے سیکولر کردار کو بدل کر اسے ایک ہندو راشٹر بنادیں گے۔ 2019 کے انتخابات کے بعد بی جے پی کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے نریندر مودی نے دعویٰ کیا تھا کہ 2014 کے بعد سے 'سیکولر' لفظ کا خاتمہ ہوچکا ہے۔ انہوں نے خوش ہوکر کہا تھا کہ 2019 کے انتخابات میں کوئی بھی پارٹی سیکولرزم کا نقاب اوڑھ کر عوام کو دھوکہ دینے میں کامیاب نہیں ہوسکی۔ مودی کے بعد پارٹی کے دوسرے سب سے بڑے لیڈر یوگی آدتیہ ناتھ نے 2017 میں کہا تھا کہ 'سیکولر' سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ 2023 میں جب پارلیمنٹ میں آئین کی کاپیاں تقسیم کی گئیں، تو ان سے 'سوشلسٹ' اور 'سیکولر' الفاظ غائب تھے۔ ان الفاظ کو عدالتی راستے سے آئین سے نکالنے کی کوششیں کئی بار کی جا چکی ہیں۔ خود نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ کئی بار یہ کہہ چکے ہیں کہ آئینی ڈھانچے کا نظریہ مقدس نہیں اور اسے بدلا جاسکتا ہے۔ جبکہ سپریم کورٹ کئی بار واضح کر چکا ہے کہ پارلیمنٹ کو قانون سازی کا اختیار تو ہے لیکن وہ آئین کے بنیادی ڈھانچے سے چھیڑ چھاڑ نہیں کرسکتی۔ سیکولرزم اسی بنیادی ڈھانچے کا ایک لازمی حصہ ہے، جسے دھنکھڑ ہٹانا چاہتے ہیں۔ آر ایس ایس کے نظریہ سازوں کو سب سے زیادہ جس تصور سے نفرت ہے، وہ سیکولرزم ہے۔ بی جے پی اور آر ایس ایس کو سب سے زیادہ نفرت پنڈت نہرو سے ہے کیونکہ وہ ہندوستان کو ایک سیکولر جمہوریہ بنانے کے ذمہ دار سمجھے جاتے ہیں۔ یاد ہوگا کہ جب ادھو ٹھاکرے نے بی جے پی سے ناطہ توڑ کر کانگریس کے ساتھ ہاتھ ملایا تو بی جے پی لیڈروں نے طنز کیا کہ وہ 'سیکولر' ہوگئے ہیں۔ مہاراشٹر کے اس وقت کے گورنر نے بھی طنزیہ انداز میں کہا تھا کہ ٹھاکرے اب 'سیکولر' بننا چاہتے ہیں۔ بی جے پی حامی سیکولر لفظ کو تضحیک کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ 2014 کے بعد بی جے پی حامیوں نے 'سیکولر' لفظ کو بگاڑ کر 'سکولر' کہنا شروع کردیا، تاکہ یہ تاثر دیا جائے کہ سیکولر لوگ بیمار ذہنیت رکھتے ہیں یا سیکولرزم بذات خود ایک بیماری ہے۔ ایک وقت تھا جب بی جے پی کے رہنما دعویٰ کرتے تھے کہ وہی حقیقی سیکولر ہیں۔ لال کرشن اڈوانی نے اقلیتوں کے حقوق کے حامیوں پر حملہ کرنے کے لیے 'سوڈو سیکولرزم' (نام نہاد سیکولرزم) کی اصطلاح ایجاد کی۔ وقتاً فوقتاً سیکولرزم پر حملے کیے جاتے رہے یا اس کے مفہوم کو مسخ کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ مودی نے کہا کہ چونکہ ان کی سرکاری اسکیموں سے سب کو فائدہ ہوتا ہے، اس لیے وہ سیکولر ہیں۔ یہ کہنا سیکولرزم کے اصل جذبے اور اس کی روح کے قتل کے مترادف ہے۔ سیکولرزم کا مطلب ہے سیاسی حقوق میں برابری۔ ہر مذہب اور فرقے کے لوگوں کو، چاہے ان کی تعداد کتنی بھی ہو، برابر کے سیاسی حقوق حاصل ہونے چاہئیں۔ سیکولرزم کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ ہر مذہب کے لوگ سیاست میں یکساں شرکت کرسکیں۔ سیاسی شرکت کا مطلب صرف ووٹ ڈالنے کا حق نہیں، بلکہ یہ اس وقت مکمل ہوتی ہے جب ہر مذہب یا برادری کے افراد کو یقین ہو کہ وہ بھی ملک کی نمائندگی کرسکتے ہیں۔ بی جے پی کے اہم نظریہ ساز دین دیال اپادھیائے اور ان سے قبل ایم ایس گولوالکر ایسے ہندوستان کے حامی تھے جس میں مسلمانوں اور عیسائیوں کو سیاسی حقوق حاصل نہ ہوں۔ گجرات میں انتخابی مہم کے دوران مودی نے یہ کہہ کر ہندوؤں کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کی کہ اگر کانگریس جیت گئی تو احمد پٹیل وزیراعلیٰ بن جائیں گے۔ کسی نے حتیٰ کہ کانگریس نے بھی یہ سوال نہیں اٹھایا کہ احمد پٹیل کو گجرات کا وزیراعلیٰ بننے کا حق کیوں نہیں ہونا چاہیے؟ اسی طرح آسام میں بھی ہندوؤں کو ڈرایا گیا کہ اگر بی جے پی کو اکثریت نہ ملی تو بدرالدین اجمل وزیراعلیٰ بن جائیں گے۔ کیا اجمل کو صرف اس لیے آسام کی نمائندگی کا حق نہیں کہ وہ مسلمان ہیں؟ مودی بار بار راہل گاندھی کو 'شہزادہ' کہہ کر ان کا مذاق اڑاتے ہیں، بالکل ویسے ہی جیسے ملائم سنگھ یادو کو 'مولانا ملائم' کہہ کر طنز کیا جاتا تھا۔ ہمیں معلوم ہے کہ ان الفاظ کا اصل مطلب کیا ہوتا ہے۔ 2002 میں جب چیف الیکشن کمشنر جے ایم لنگدوہ نے گجرات میں فرقہ وارانہ تشدد کی وجہ سے انتخابات کی تاریخیں بدلنے کا فیصلہ کیا۔

غزہ پٹی: یورپی یونین کی اسرائیل سے تجارتی تعلقات پر نظرثانی

جنیوا: یورپی یونین کے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں یونین کی خارجہ امور کی سربراہ کایا کالاس نے اسرائیل کے ساتھ اس بلاک کے تجارتی تعلقات پر نظرثانی کے فیصلے کا اعلان کیا۔ یہ غزہ میں جاری انسانی بحران پر سخت کارروائی کے بڑھتے ہوئے مطالبات کے جواب میں پہلا باضابطہ قدم ہے۔ اسرائیل نے مئی کے آغاز میں غزہ پٹی کے شہری علاقوں میں اور اس کے آس پاس شروع ہونے والے فوجی حملے سے قبل ہی امدادی سامان اور غزہ میں داخل ہونے والی امداد پر سخت کنٹرول برقرار رکھا ہوا ہے۔ یورپی یونین کے کئی رکن ممالک کی جانب سے برسلز پر اسرائیلی حکومت کو ایک مضبوط اشارہ بھیجنے کے لیے دباؤ بڑھ رہا ہے۔
اس سلسلے میں منگل کو برسلز میں یورپی یونین کے وزرائے خارجہ کا اجلاس ہوا، جس میں یونین کی خارجہ امور کی سربراہ کایا کالاس نے اسرائیل کے ساتھ یورپی تجارتی تعلقات پر نظرثانی کے فیصلے کا اعلان کیا۔ غزہ میں جاری انسانی بحران پر سخت کارروائی کے بڑھتے ہوئے مطالبات کے جواب میں یہ پہلا باضابطہ اقدام ہے۔ یورپی یونین کی خارجہ امور کی سربراہ کایا کالاس نے اعلان کیا کہ یورپی کمیشن ای یو-اسرائیل ایسوسی ایشن معاہدے پر نظرثانی کرے گا۔ یہ ایک آزاد تجارتی معاہدہ ہے، جو دونوں فریقوں کے درمیان سیاسی اور اقتصادی تعلقات کو کنٹرول کرتا ہے۔ کایا کالاس نے اگرچہ اس خبر کا خیرمقدم کیا کہ اسرائیل نے 11 ہفتوں کی طویل اور مکمل ناکہ بندی کے بعد کچھ امداد کو غزہ میں داخلے کی اجازت دی ہے، تاہم انہوں نے کہا کہ موجودہ تباہ کن صورتحال میں یہ اقدام سمندر میں ایک قطرے' کی حیثیت رکھتا ہے۔ اقوام متحدہ نے منگل کے روز کہا تھا کہ اسے غزہ میں امداد سامان کے تقریباً 100 ٹرک بھیجنے کی اجازت مل گئی ہے، کیونکہ انسانی ہمدردی کی بنیادوں پر یہ امداد علاقے میں واپس پہنچنا شروع ہو گئی ہے۔ لیکن ماضی میں اقوام متحدہ کی طرف سے کہا گیا تھا کہ غزہ میں انسانی بحران سے نمٹنے کے لیے روزانہ 500 امدادی ٹرکوں اور تجارتی سامان کی ضرورت ہے۔ مارچ میں اسرائیل نے غزہ پٹی میں عسکریت پسند گروپ حماس کے ساتھ عارضی جنگ بندی کے خاتمے کے بعد بنیادی اشیاء کی ترسیل پر پابندیاں نافذ کر دی تھیں۔ اپریل میں یورپی یونین نے غزہ پٹی اور مغربی کنارے کے فلسطینیوں کے لیے تین سالہ مالی امدادی پیکج کا اعلان کیا تھا، جس کی مالیت 1.6 بلین یورو یا 1.8 بلین ڈالر تھی۔
کایا کالاس نے اس امر پر زور دیا کہ یورپی یونین کی یہ امداد متعلقہ افراد تک پہنچنا چاہیے۔ انہوں نے کہا، یہ یورپی پیسہ ہے، جسے متاثرہ افراد تک پہنچنا چاہیے۔" یورپی یونین کے کچھ رکن ممالک، خاص طور پر اسپین، آئرلینڈ، نیدرلینڈز اور فرانس نے اسرائیل کے ساتھ اس یورپی بلاک کے تجارتی تعلقات پر باضابطہ نظرثانی کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ ای یو اسرائیل ایسوسی ایشن معاہدے کے آرٹیکل '2' کی ایک شق کی بنیاد پر ہے، جس میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کے معاملات میں اسے معطل کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔
منگل کو پیرس میں فرانسیسی وزیر خارجہ ژاں نوئل بیرو نے کہا تھا کہ اگر انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں ثابت ہو جائیں تو پھر معاہدہ 'معطل کیا جا سکتا ہے'۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس کا اسرائیل کے ساتھ تجارت پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ غزہ پٹی کے انسانی بحران کے سلسلے میں یورپی یونین کی جانب سے بہت کم مشترکہ کارروائی کے سبب کئی یورپی ممالک نے معاملات کو خود اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ ناروے، آئرلینڈ اور اسپین نے پچھلے سال فلسطین کی ریاست کو باضابطہ طور پر تسلیم کر لیا تھا اور توقع کی جا رہی ہے کہ فرانس اور بیلجیم بھی جلد ہی ایسا کر سکتے ہیں۔ اکتوبر 2023 سے یورپی یونین کی ریاستیں جیسے جرمنی، آسٹریا، ہنگری اور چیک جمہوریہ نے اسرائیل کے اپنے دفاع کے حق کی بھرپور حمایت کی ہے اور وہ اسرائیل کے خلاف کسی بھی طرح کے تعزیری اقدامات کی توثیق کرنے سے ہچکچا رہے ہیں۔ جرمنی نے بارہا اسرائیل کے حوالے سے اپنی تاریخی ذمہ داری پر زور دیا ہے۔
اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو غزہ جنگ میں مبینہ جنگی جرائم کے الزامات کے تحت بین الاقوامی فوجداری عدالت (آئی سی سی) کی طرف سے تحقیقات کا سامنا ہے۔ اس کے باوجود اس ماہ کے شروع میں جرمن صدر فرانک والٹر اشٹائن مائر نے جرمن اسرائیلی سفارتی تعلقات کے قیام کے 60 سال مکمل ہونے کے موقع پر اسرائیل کا دورہ کیا اور وہاں وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو سے ملاقات بھی کی تھی۔ منگل کے روز ہسپانوی وزیر خارجہ خوزے مانوئل الباریس نے اسرائیل کے خلاف پابندیوں کا مطالبہ کیا اور یورپی یونین پر زور دیا کہ وہ انسانی تباہی کو روکنے کے لیے فیصلہ کن کارروائی کرے۔ لیکن مشرق وسطیٰ میں یورپی یونین کے سابق سفیر اور اب سینٹر فار یورپی پالیسی اسٹڈیز (CEPS) کے سینئر فیلو جیمز موران نے کہا ہے کہ غزہ پٹی میں اسرائیل کے اقدامات پر اندرونی اختلافات نے یورپی یونین کو مؤثر طریقے سے سائیڈ لائن کر دیا ہے۔

غزہ میں بچوں کو مارنا ہمارا مشغلہ بن چکا ہے، اسرائیلی فوج کے سابق جنرل کا اعتراف

غزہ: اسرائیلی فوج کے سابق ڈپٹی چیف آف اسٹاف اور اپوزیشن پارٹی کے رہنما یائر گولان نے بنیامین نیتن یاہو کی حکومت پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ غزہ میں بچوں کو مارنا ہمارا مشغلہ بن چکا ہے اور بطور ریاست ہم 'عالمی تنہائی' کے خطرے سے دوچار ہیں۔ اسرائیلی نشریاتی ادارے 'این بی سی' کے مطابق اسرائیل کی ڈیموکریٹک پارٹی کے رہنما اور سابق جنرل نے مقامی ریڈیو اسٹیشن کو دیے گئے انٹرویو میں کہا کہ ایک باشعور ملک عام شہریوں کے خلاف جنگ نہیں لڑتا، بچوں کو مارنا اس کا مشغلہ نہیں ہوتا، اور وہ اپنی آبادیوں کو بے دخل نہیں کرتا۔ انہوں نے جنوبی افریقہ کی نسل پرست (اپارتھائیڈ) حکومت سے اسرائیل کے اقدامات کا موازنہ کیا۔ ادھر، سابق اسرائیلی وزیر اعظم ایہود بارک نے یائر گولان کو 'بہادر' اور صاف گو شخص قرار دیا۔ دوسری جانب، وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو نے سابق اعلیٰ فوجی افسر کے بیان پر شدید غصے کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ الزامات 'ہمارے بہادر سپاہیوں اور ریاست اسرائیل کے خلاف اشتعال انگیز' ہے۔ اسرائیلی وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے بیان کو 'حاضر سروس اور ریزرو فوجیوں کے خلاف نفرت انگیز اور جھوٹا پروپیگنڈا' قرار دیا۔ اسرائیلی وزیر خزانہ بیزالیل سموٹرچ نے کہا کہ گولان جان بوجھ کر جھوٹ پھیلا رہے ہیں۔ خیال رہے کہ یہ بیانات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب اسرائیلی افواج نے حالیہ دنوں میں غزہ کی پٹی پر بمباری میں شدت پیدا کردی ہے جس کے نتیجے میں بچوں اور خواتین سمیت ہزاروں فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔ نیتن یاہو نے گزشتہ روز اعلان کیا تھا کہ وہ غزہ پر مکمل قبضہ کرنے جا رہے ہیں تاکہ حماس کو شکست دی جا سکے اور ان 58 یرغمالیوں کی رہائی کو یقینی بنایا جا سکے جو اب بھی حماس کی قید میں ہیں، جن میں سے 23 کے بارے میں خیال ہے کہ وہ زندہ ہیں۔ اسرائیلی فوج نے غزہ کے دوسرے بڑے شہر خان یونس کے تمام شہریوں کو فوری جبری انخلا کا حکم بھی دیا تھا۔ واضح رہے کہ برطانوی حکومت نے غزہ میں وحشیانہ فوجی کارروائیوں پر اسرائیل کے ساتھ تجارتی مذاکرات معطل کر دیے ہیں۔ برطانیہ نے منگل کو یہ بھی اعلان کیا کہ وہ مقبوضہ مغربی کنارے میں غیر قانونی اسرائیلی بستیوں پر پابندیاں عائد کر رہا ہے۔

او آئی سی نے مصنوعی ذہانت میں تعاون کا معاہدہ منظور کر لیا

ریاض: اسلامی تعاون تنظیم (او آئی سی) نے منگل کے روز تہران اعلامیہ کو منظور کیا جس میں رکن ممالک کے درمیان پائیدار ترقی کے لیے مصنوعی ذہانت میں تعاون کی کوششوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق تہران میں او آئی سی 15 ڈائیلاگ پلیٹ فارم کے دوسرے وزارتی اجلاس کے اختتام کے بعد جاری ہونے والے اعلامیے میں اس مقصد کو 'پائیدار ترقی کے لیے قابل اعتماد اور اخلاقی مصنوعی ذہانت' کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اجلاس میں برونائی، انڈونیشیا، قازقستان، ملائیشیا، پاکستان، سعودی عرب، تیونس، ترکیہ اور قطر کے اعلیٰ سطح کے وفود نے شرکت کی۔ مشترکہ دستاویز میں اے آئی کی تعلیم، تحقیق، بنیادی ڈھانچے، گورننس اور ٹیکنالوجی کی منتقلی میں تعاون پر زور دیا گیا ہے۔ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ رکن ممالک آرٹیفیشل انٹیلی جنس کے لیے تیار ماحولیاتی نظام، ٹیلنٹ کی نقل و حرکت، پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپس، اور بہترین طریقوں کے تبادلے کے لیے پرعزم ہیں۔ اعلامیہ میں اے آئی اسٹارٹ اپس، فیلوشپس، تربیتی پروگراموں اور اختراعی فورمز میں سرمایہ کاری کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔ یہ مشترکہ چیلنجز جیسے کہ صحت کی دیکھ بھال، موسمیاتی تبدیلی، خوراک کے تحفظ اور پانی کی کمی سے نمٹنے کے لیے مشترکہ تحقیق کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ او آئی سی کامسٹیک کے کوآرڈینیٹر جنرل پروفیسر محمد اقبال چوہدری نے کامسٹیک کے چار رکنی وفد کی قیادت کی۔ بیان کے مطابق انہوں نے مسلم دنیا کے اندر سائنس، اقتصادی ترقی اور تعلیم کے مستقبل کی تشکیل میں اے آئی کے انقلاب پذیر کردار پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے او آئی سی فریم ورک کے تحت ادارہ جاتی تعاون اور مشترکہ اقدامات کے لیے کامسٹیک کی مکمل حمایت کی تصدیق کی۔

بھارت سے کوئی مقابلہ نہیں۔ پاکستان کی فوجی خوش فہمیوں کا حقیقت سے سامنا

اسلام آباد۔ 21 مئی۔ ایم این این۔ جنوبی ایشیا کی جغرافیائی سیاست میں بھارت اور پاکستان کے درمیان فوجی طاقت کا توازن ہمیشہ سے توجہ کا مرکز رہا ہے۔ تاہم، حالیہ برسوں میں پاکستان کے اندر سے ہی اپنی فوجی کمزوری کا اعتراف سامنے آیا ہے، جس کا اظہار سابق آرمی چیف جنرل قمر جاوید باجوہ نے ریٹائرمنٹ کے بعد کیا۔ یہ انکشافات ایک طویل عرصے سے قائم اس افسانے کو چیلنج کرتے ہیں، جو پاکستان کی فوجی و انٹیلی جنس اسٹیبلشمنٹ نے نہ صرف اپنی عوام کو فروخت کیا بلکہ خود بھی اس پر یقین کر لیا۔ اس بیانیے کو سب سے بڑا دھچکا بھارتی مسلح افواج کی جانب سے "آپریشن سندور" کے دوران پہنچا، جس نے پاکستان کی کمزوری اور بھارت کی روایتی برتری کو بے نقاب کر دیا۔ سینئر صحافیوں سے غیر رسمی بات چیت میں جنرل باجوہ نے مبینہ طور پر اعتراف کیا کہ "پاکستان بھارت سے بہت پیچھے رہ گیا ہے"۔ یہ اعتراف اس لیے بھی حیران کن تھا کہ پاکستانی فوج روایتی طور پر انکار اور انحراف پر یقین رکھتی ہے۔ راولپنڈی کا جی ایچ کیو دہائیوں سے فوجی برابری کا وہم پھیلاتا رہا ہے، جس نے نہ صرف ملکی سیاسی بیانیے کو متاثر کیا بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی غلط فہمیاں پیدا کیں۔ باجوہ کا یہ اعتراف اس وہم کو چیرتا ہے اور ان کے جانشین جنرل عاصم منیر پر بھی بالواسطہ تنقید کرتا ہے، جنہوں نے اسٹریٹجک حقیقت پسندی کے بجائے خوش فہمیوں پر زور دیا۔ منیر، جو 1999 کی کارگل جنگ میں پاکستانی فوج کی براہ راست شمولیت کا اعتراف کرنے والے پہلے آرمی چیف ہیں، سچائی اور خود اعتمادی کے درمیان جھولتے نظر آتے ہیں۔ 7 مئی 2025 کو شروع ہونے والا "آپریشن سندور" بھارت کا پاکستان میں دہشت گردی کے حملے کے جواب میں ایک منظم اور محدود فوجی کارروائی تھی۔ اس آپریشن میں بھارت نے ڈرونز، لڑاکا طیاروں، میزائلوں اور سیٹلائٹ گائیڈڈ نظاموں کا استعمال کرتے ہوئے پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر میں دہشت گردی کے ڈھانچے اور دوہری استعمال کی حامل فوجی تنصیبات کو نشانہ بنایا۔ بھارتی مسلح افواج نے اپنے جدید ترین "انٹیگریٹڈ ایئر کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم" (IACCS) کا استعمال کرتے ہوئے فوج، بحریہ اور فضائیہ کے درمیان حقیقی وقت میں مشترکہ کارروائیاں کیں۔ آکاش تیر ایئر ڈیفنس کنٹرول اینڈ رپورٹنگ سسٹم کے ذریعے 45 سے زائد آنے والے ڈرونز اور میزائلوں کو 100 فیصد کامیابی کے ساتھ ناکام بنایا گیا۔ پاکستان کی جوابی کارروائیاں کمزور، غلط حساب کتاب پر مبنی اور ناکام ثابت ہوئیں۔ ان کے فضائی دفاعی نظام، جو پرانے چینی اور امریکی پلیٹ فارمز پر انحصار کرتے ہیں، مؤثر جواب دینے میں ناکام رہے۔ اعداد و شمار کی روشنی میں فوجی صلاحیتوں کا موازنہ۔ بھارت کی برتری محض بیانیہ نہیں بلکہ ٹھوس اعداد و شمار اور ساختی فوائد پر مبنی ہے: دفاعی بجٹ: بھارت کا دفاعی بجٹ پاکستان سے کئی گنا زیادہ ہے، جو اسے جدید ہتھیاروں اور ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کی اجازت دیتا ہے۔ ٹیکنالوجی: بھارت نے مقامی سطح پر جدید دفاعی نظام تیار کیے ہیں، جبکہ پاکستان کا انحصار بیرونی سپلائرز پر ہے۔ عسکری تربیت: بھارتی افواج کی تربیت اور آپریشنل تیاری عالمی معیار کی ہے، جو انہیں مختلف محاذوں پر مؤثر کارروائی کی صلاحیت فراہم کرتی ہے۔ یہ تمام عوامل مل کر بھارت کو ایک ایسی فوجی طاقت بناتے ہیں، جس کا پاکستان کے لیے مقابلہ کرنا مشکل ہے۔ آپریشن سندور نے نہ صرف پاکستان کی فوجی کمزوریوں کو بے نقاب کیا بلکہ اس کے اسٹریٹجک بیانیے کو بھی چیلنج کیا۔ یہ وقت ہے کہ پاکستان اپنی خوش فہمیوں سے باہر نکل کر حقیقت کا سامنا کرے اور اپنی اسٹریٹجک پالیسیوں پر نظرثانی کرے۔

چین اپنے روبوٹس میں خفیہ دروازے نصب کر رہا ہے۔ عالمی خدشات میں اضافہ

بیجنگ۔ 22 مئی۔ ایم این این۔ بین الاقوامی سطح پر سیکیورٹی ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ چین اپنے تیار کردہ روبوٹس میں ایسے "بیک ڈورز" (خفیہ دروازے) نصب کر رہا ہے جو مستقبل میں سائبر نگرانی، جاسوسی اور دشمن انفرااسٹرکچر کو نشانہ بنانے کے لیے استعمال ہو سکتے ہیں۔ یورپی تحقیقی ادارے "جیوپولیٹیکو" کی حالیہ رپورٹ کے مطابق، چین کی حکومت نے نہ صرف عسکری بلکہ صنعتی اور طبی روبوٹکس میں بھی ایسے خفیہ سافٹ ویئر کوڈ شامل کیے ہیں جو دور سے کنٹرول کیے جا سکتے ہیں۔ ان بیک ڈورز کے ذریعے چین ممکنہ طور پر حساس معلومات تک رسائی حاصل کر سکتا ہے یا مخصوص نظاموں کو مفلوج کر سکتا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ چین کی جانب سے روبوٹ برآمد کرنے والے سرکاری ادارے، جیسے کہ "چائنا نیشنل روبوٹکس گروپ"، عالمی منڈیوں میں جارحانہ حکمت عملی کے تحت اپنے مصنوعات پھیلا رہے ہیں، جس سے ان خفیہ کوڈز کا دائرہ کار وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ سائبر سیکیورٹی ماہرین نے مغربی ممالک پر زور دیا ہے کہ وہ چینی روبوٹس کے استعمال میں محتاط رویہ اپنائیں اور ہر ممکنہ حفاظتی جانچ کے بعد ہی انہیں اجازت دیں۔ یہ انکشاف ایسے وقت پر سامنے آیا ہے جب امریکہ، یورپ، اور ایشیائی اتحادی ممالک اپنی تنصیبات کو چینی ٹیکنالوجی سے محفوظ رکھنے کی حکمت عملی پر نظرثانی کر رہے ہیں۔

پاک مقبوضہ جموں و کشمیر کے کارکن امجد ایوب مرزا بھارتی پارلیمانی وفد میں شامل ہونے کیلئے کوشاں

لندن۔ 21 مئی۔ ایم این این۔ جلاوطنی میں مقیم پاک مقبوضہ جموں و کشمیر کے ایک ممتاز کارکن امجد ایوب مرزا نے بھارت کے 59 رکنی پارلیمانی وفد میں شامل ہونے کی درخواست کی ہے جسے غیر ملکی حکومتوں کو آپریشن سندور اور پاکستان کی مسلسل جارحیت پر بریفنگ دینے کا کام سونپا گیا ہے۔ مرزا نے بین الاقوامی مباحثوں میں پاک مقبوضہ جموں و کشمیر کی آوازوں کو شامل کرنے کی تزویراتی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ یہ خطہ دہشت گردی کے لیے تربیت گاہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اس کے باشندے پاکستان کے اقدامات سے براہ راست متاثر ہوتے ہیں۔ اس کا مقصد سفارت کاری کی آڑ میں دہشت گردی کو استعمال کرنے کی پاکستان کی حکمت عملی کو بے نقاب کرنا اور مسلسل ہائبرڈ جنگ کے شکار کے طور پر ہندوستان کے نقطہ نظر کو پیش کرنا ہے۔ مرزا کی شرکت پاکستان کی پراکسی جنگ کے زمینی حقائق کے بارے میں خود بصیرت فراہم کرے گی جس سے عالمی سطح پر ہندوستان کا مقدمہ مضبوط ہوگا۔ ہندوستانی پارلیمانی وفد، جس میں مختلف جماعتوں کے اراکین شامل ہیں، جاری تنازعہ پر ہندوستان کے موقف سے آگاہ کرنے کے لیے ایشیا، یورپ، افریقہ اور امریکہ کے 30 سے زائد ممالک کا دورہ کرے گا۔

افغانستان کا پاکستان کی جانب پانی کے بہاؤ کو محدود کرنے کے لیے ڈیم کی تعمیر کا منصوبہ

کابل، 22 مئی۔ ایم این این۔ بلوچ کارکن میر یاب بلوچ کے مطابق، افغانستان نے پاکستان کی جانب دریاؤں کے پانی کے بہاؤ کو محدود کرنے کے لیے نئے ڈیمز کی تعمیر کا منصوبہ بنایا ہے۔ یہ اقدام بھارت کی جانب سے دریاؤں پر ڈیمز کی تعمیر کے بعد سامنے آیا ہے، جس سے پاکستان کے ساتھ پانی کی تقسیم کے معاہدے پر تنازعہ پیدا ہوا ہے۔ میر یاب بلوچ نے سوشل میڈیا پر دعویٰ کیا ہے کہ طالبان کے جنرل مبین نے حال ہی میں افغانستان کے کنڑ علاقے کا دورہ کیا اور وہاں ڈیمز کی تعمیر کے منصوبوں کی حمایت کی۔ ان منصوبوں کا مقصد افغانستان کی بجلی کی پیداوار اور زراعت کو فروغ دینا ہے۔
تاہم، افغانستان یا پاکستان کی حکومتوں کی جانب سے ان منصوبوں کی تصدیق یا ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ یہ پیشرفت خطے میں پانی کے وسائل پر بڑھتے ہوئے تنازعات کی نشاندہی کرتی ہے، جہاں بھارت اور افغانستان دونوں ایسے اقدامات کر رہے ہیں جو پاکستان کے پانی کے ذخائر پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ اس رپورٹ کے مطابق، افغانستان کی جانب سے ڈیمز کی تعمیر کا یہ منصوبہ بھارت کے ان اقدامات کے بعد سامنے آیا ہے جن میں بھارت نے پاکستان کے ساتھ دریاؤں کے پانی کی تقسیم کے معاہدے پر نظرثانی کی ہے۔ یہ صورتحال خطے میں پانی کے وسائل پر بڑھتے ہوئے دباؤ اور ممکنہ تنازعات کی عکاسی کرتی ہے۔

بنگلہ دیش کے قومی سلامتی کے مشیر اور آرمی چیف کے درمیان تصادم

ڈھاکہ۔ 21 مئی۔ ایم این این۔ بنگلہ دیش کے قومی سلامتی کے مشیر، خلیل الرحمٰن نے اپنا عہدہ سنبھالنے کے بعد، 20-25 فوجی افسران پر مشتمل ایک پرسنل سیکرٹریٹ بنانے کی تجویز پیش کی، جسے آرمی اسٹیبلشمنٹ نے مسترد کر دیا، جس سے آرمی چیف جنرل وقار الزمان کے ساتھ تنازعہ پیدا ہوا۔ رحمان کے بعد میں رخائن ریاست اور اراکان آرمی کے بارے میں تیز رفتار پالیسی فیصلوں کے لیے دباؤ نے جنرل زمان کے ساتھ اس کے تعلقات کو مزید کشیدہ کر دیا، جو اندرونی استحکام کو ترجیح دیتے ہیں اور ایسے اقدامات سے گریز کرتے ہیں جو بھارت، روس اور چین جیسی علاقائی طاقتوں کے ساتھ بنگلہ دیش کے تعلقات کو خطرے میں ڈال سکتے ہیں۔ یہ تنازعہ قومی سلامتی کے لیے مختلف طریقوں سے پیدا ہوتا ہے۔ رحمن کا فعال موقف، جس کی مثال 10 ویں انفنٹری ڈویژن کو دی گئی ہدایات سے ملتی ہے، استحکام برقرار رکھنے اور میانمار کے تنازع میں الجھنے سے بچنے پر زمان کے زور سے متصادم ہے۔

پاکستان میں پولیو کے مزید دو معاملے سامنے آئے

اسلام آباد۔ 21 مئی۔ ایم این این۔ پاکستان میں 2025 میں پولیو کے مزید دو کیسز درج ہوئے۔ پاکستانی میڈیا آوٹ لیٹس اے آر وائی نیوز نے بدھ کے روز نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ (این آئی ایچ) کے ذرائع کے حوالے سے رپورٹ کیا۔ تفصیلات کے مطابق خیبر پختونخوا کے اضلاع بنوں اور لکی مروت میں پولیو کے کیسز سامنے آئے۔

کراچی میں رواں سال اسٹریٹ کرائمز میں 46 افراد ہلاک ہوئے

کراچی۔ 21 مئی۔ ایم این این۔ شہر میں مسلح ڈکیتیاں بلا روک ٹوک جاری ہیں، قانون نافذ کرنے والے ادارے تشدد میں اضافے پر قابو پانے میں بظاہر ناکام دکھائی دیتے ہیں۔ گزشتہ پانچ دنوں میں ضلع کورنگی میں ڈاکوؤں نے ایک بچے سمیت تین افراد کو قتل کر دیا ہے۔ کراچی بھر میں ڈکیتی کی کوششوں میں مزاحمت کرتے ہوئے آٹھ گھنٹوں کے اندر دو شہریوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ رواں سال اب تک ایسے واقعات میں 46 شہری جان کی بازی ہار چکے ہیں۔ عوامی کالونی تھانے کی حدود میں پیر کے روز ایک مہلک ڈکیتی کی واردات ہوئی۔ پیدل دو نامعلوم ڈاکوؤں نے 30 سالہ حافظ فیصل سے موٹر سائیکل چھیننے کی کوشش کی جنہوں نے مزاحمت کی۔ حملہ آوروں نے اسے متعدد گولیاں ماریں اور اس کا سامان لے کر فرار ہو گئے۔ شدید زخمی فیصل جناح اسپتال جاتے ہوئے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ واقعہ کے وقت وہ اپنے بھتیجے کو سکول سے لینے جا رہا تھا۔ ادھر اورنگی ٹاؤن ڈسکو موڑ کے قریب ڈکیتی کے دوران ایک اور نوجوان جاں بحق ہو گیا۔ دو مسلح ڈاکو آئس کریم اور فریش جوس کی دکان میں داخل ہوئے۔ دکاندار نے فائرنگ کر دی جس سے ایک ڈاکو ہلاک ہو گیا۔ اس کا ساتھی بغیر نقصان کے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ تاہم فائرنگ کے دوران دکان کا ملازم 20 سالہ عابد زخمی ہوا اور عباسی شہید اسپتال میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ وہ کام کی تلاش میں صرف 15 روز قبل کراچی پہنچا تھا۔

کینال منصوبوں کے احتجاج پر تشدد ہو گیا

حیدرآباد/نوابشاہ۔ 21 مئی۔ ایم این این۔ منگل کو سندھ کے وزیر داخلہ ضیا لنجار کے آبائی ضلع نوشہرو فیروز کے مورو شہر میں جھڑپوں کے دوران ایک مظاہرین ہلاک اور ڈی ایس پی اور چھ دیگر پولیس اہلکاروں سمیت ایک درجن سے زائد افراد زخمی ہو گئے۔ مورو بائی پاس روڈ پر دو ٹریلروں کے ساتھ مسٹر لنجار کے گھر پر بھی حملہ کیا گیا۔ تشدد اس وقت شروع ہوا جب پولیس نے مبینہ طور پر سندھ صبا کی جانب سے دریائے سندھ پر نئی نہروں کی مجوزہ تعمیر کے خلاف منعقدہ احتجاج کو منتشر کرنے کی کوشش کی۔ مظاہرین نے اپنا احتجاج ریکارڈ کرانے کے لیے مورو بائی پاس روڈ بلاک کر دی تھی۔ سندھ صبا کی جانب سے حیدرآباد کے پریس کلب میں بھی ایسا ہی ایک پروگرام طے کیا گیا تھا تاہم پولیس حکام نے اس کی اجازت نہیں دی اور کلب جانے والی مرکزی سڑک کو گھیرے میں لے لیا۔ پولیس نے پارٹی کے دو کارکنوں کو بھی اٹھا لیا۔ مورو میں ڈنڈوں اور لاٹھیوں سے لیس مظاہرین نے کارپوریٹ فارمنگ اور مجوزہ نہروں کے خلاف نعرے لگائے۔ مقامی ذرائع کے مطابق احتجاجی مقام صوبائی وزیر داخلہ کی رہائش گاہ سے تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔ پولیس نے ہجوم کو منتشر کرنے کی کوشش کی تو مظاہرین نے ہلنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد پولیس نے طاقت کا استعمال کیا، لاٹھی چارج کا سہارا لیا اور ہوا میں فائرنگ کی، جس سے متعدد مظاہرین اور راہگیر زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں سے ایک، زاہد لغاری ولد اللہ بچایو لغاری، جسے گولی لگنے سے زخم آئے تھے، بعد ازاں نواب شاہ ہسپتال میں دم توڑ گئے۔ زخمیوں کو ابتدائی طور پر مورو کے ہسپتال لے جایا گیا اور پھر انہیں ڈویژنل ہیڈ کوارٹر بے نظیر آباد کی پیپلز میڈیکل یونیورسٹی منتقل کر دیا گیا۔ پیپلز میڈیکل یونیورسٹی ہسپتال نواب شاہ کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر یار محمد جمالی کے مطابق زاہد کو ہسپتال میں مردہ لایا گیا تھا۔ گولی لگنے سے زخمی ہونے والوں میں عرفان علی، شاہ میر، محسن علی، دلبر اور عبدالخالق شامل ہیں۔

عوامی لیگ کے حامیوں کا اقوام متحدہ کے صدر دفتر کے باہر احتجاج

نیویارک۔ 21 مئی۔ ایم این این۔ درجنوں بنگلہ دیشی تارکین وطن، بنیادی طور پر عوامی لیگ کے یو ایس اے چیپٹر اور اس سے منسلک گروپوں نے، بنگلہ دیش میں عوامی لیگ پر حالیہ پابندی کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے نیویارک شہر میں اقوام متحدہ کے صدر دفتر کے باہر ریلی نکالی۔ یو ایس اے عوامی لیگ کے صدر صدیق رحمان کی قیادت میں، مظاہرین نے نوبل انعام یافتہ محمد یونس کی قیادت میں عبوری حکومت کی مذمت کی۔

بیجنگ میں سہ فریقی وزرائے خارجہ کی ملاقات، سی پیک کو افغانستان تک توسیع دینے پر اتفاق

بیجنگ: نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار نے بدھ کو چین کے وزیر خارجہ وانگ ژی اور افغانستان کے عبوری وزیر خارجہ امیر خان متقی سے ملاقات کی جس میں چین-پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک) کو افغانستان تک توسیع دینے اور خطے میں دہشت گردی کو روکنے پر اتفاق کیا گیا۔ پیر کے روز اسحاق ڈار 3 روزہ سرکاری دورے پر چین کے دارالحکومت بیجنگ پہنچے تھے، وہ یہ دورہ چینی وزیر خارجہ وانگ ژی کی دعوت پر کر رہے ہیں، جو کہ خطے میں کشیدگی کے تناظر میں کافی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ سہ فریقی فورم 2017 میں قائم کیا گیا تھا اور اس کے پہلے اجلاس بیجنگ اور افغان دارالحکومت میں منعقد ہوئے تھے۔ چین نے منگل کے روز کہا تھا کہ وہ پاکستان کی 'قومی خودمختاری اور علاقائی سالمیت' کے دفاع میں اس کا ساتھ دیتا رہے گا، یہ بیان بھارت کے ساتھ مقبوضہ کشمیر میں ایک ہلاکت خیز حملے کے بعد چار روزہ جھڑپوں کے خاتمے پر جنگ بندی کے بعد سامنے آیا۔ دفتر خارجہ کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار، چینی کمیونسٹ پارٹی کے سیاسی بیورو کے رکن اور عوامی جمہوریہ چین کے وزیر خارجہ وانگ ژی، اور افغانستان کے قائم مقام وزیر خارجہ امیر خان متقی نے آج بیجنگ میں ایک غیر رسمی سہ فریقی ملاقات کی۔
دفتر خارجہ نے مزید کہا کہ انہوں نے بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو (بی آر آئی) کے تحت تعاون کو مزید گہرا کرنے اور سی پیک کو افغانستان تک توسیع دینے پر اتفاق کیا۔ بیان میں کہا گیا کہ تینوں وزرائے خارجہ نے علاقائی سلامتی اور معاشی روابط کو فروغ دینے کے لیے سہ فریقی تعاون کو ایک اہم پلیٹ فارم کے طور پر تسلیم کیا۔ دفتر خارجہ کے مطابق اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ چھٹی سہ فریقی وزرائے خارجہ کی ملاقات کابل میں ابتدائی اور باہمی طور پر موزوں تاریخ پر ہوگی۔ وزرائے خارجہ نے سفارتی روابط بڑھانے، مواصلات کو مضبوط بنانے، تجارت، بنیادی ڈھانچے اور ترقی کو مشترکہ خوشحالی کے اہم عوامل کے طور پر فروغ دینے کے لیے عملی اقدامات پر تبادلہ خیال کیا۔ سہ فریقی وزرائے خارجہ نے دہشت گردی کے خلاف عزم، اور خطے میں استحکام اور ترقی کو فروغ دینے کے اپنے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا۔ اس مہینے کے شروع میں افغان وزارت داخلہ کی جانب سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا تھا کہ طالبان کی افغان حکومت پاکستان اور چین کے ساتھ 'باہمی احترام اور تعمیری روابط' کی خواہش رکھتی ہے۔ یہ بیان اس وقت جاری کیا گیا تھا جب پاکستان اور چین کے خصوصی نمائندوں محمد صادق اور یوئے شیاؤیونگ، نے کابل میں افغان وزیر داخلہ سراج الدین حقانی سے ملاقات کی تھی۔ بھارتی اخبار 'دی ہندو' کے مطابق 15 مئی کو بھارتی وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے افغان قائم مقام وزیر خارجہ امیر خان متقی سے ٹیلی فونک گفتگو کی تھی، جو طالبان انتظامیہ سے بھارت کی وزیر سطح کی پہلی رابطہ کاری تھی۔

مئی کے آخر تک سیلاب اور خشک سالی سے نمٹنے کی مکمل تیاری کریں: نتیش

پٹنہ (یو این آئی) بہار کے وزیر اعلی نتیش کمار نے آج عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ مئی کے آخر تک ریاست میں سیلاب اور خشک سالی سے نمٹنے کے لیے تمام تیاریاں مکمل کرلیں۔ ممکنہ سیلاب اور خشک سالی سے قبل تیاریوں کا جائزہ لینے کے لیے منگل کو یہاں مین سکریٹریٹ کے کانفرنس روم میں منعقدہ میٹنگ میں عہدیداروں کو ہدایت دیتے ہوئے مسٹر کمار نے کہا کہ سیلاب اور خشک سالی سے نمٹنے کی تیاریاں اس ماہ کے آخر تک مکمل کرلی جائیں۔ ضلع مجسٹریٹ اور محکمہ جاتی افسران علاقے میں جاکر صورتحال کا جائزہ لیں اور لوگوں سے بات کرکے مسائل حل کریں۔

تمام تباہ شدہ سڑکوں کی بروقت مرمت کی جائے۔ ندی کے پشتوں کی حفاظت کے لیے مکمل تیاریاں کی جائیں تاکہ کہیں بھی پشتے ٹوٹنے کا کوئی واقعہ پیش نہ آئے۔ وزیر اعلی نے کہا کہ سیلاب کی صورت میں لوگوں کے علاج معالجے کے لیے ضروری انتظامات کیے جائیں۔ پینے کے پانی کا مناسب انتظام ہونا چاہیے۔ سیلاب یا خشک سالی سے فصلوں کو نقصان پہنچنے کی صورت میں کسانوں کی مدد کے لیے مکمل تیاریاں کی جائیں۔ سیلاب یا خشک سالی کی آفت کی صورت میں عوام کو ریلیف فراہم کرنے کے لیے تمام ضروری انتظامات پہلے سے کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ تیاریوں کی مسلسل نگرانی کرے تاکہ لوگوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

مسٹر کمار نے موسم کی تبدیلی کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہر چیز پر نظر رکھنے اور پوری طرح چوکنا رہنے کی ہدایت دی اور کہا کہ اگر ہر کوئی چوکنا رہے تو آفات کی صورت میں لوگوں کو راحت ملے گی۔ تمام اضلاع کے انچارج وزراء اور انچارج سکریٹریز اضلاع میں جاکر میٹنگ کریں اور اصل صورتحال کے بارے میں جانکاری حاصل کریں اور اسی بنیاد پر کام کریں۔ جون کے پہلے ہفتے تک اپنے اپنے علاقوں کی صورتحال اور مسائل کا بہتر انداز میں جائزہ لیں اور ان کے حل کے لیے کام کریں۔ وزیر اعلی نے افسران کو ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ ریاستی خزانے پر سب سے پہلا حق آفت متاثرین کا ہے۔ ریاستی حکومت سیلاب اور خشک سالی کی صورت میں متاثرہ لوگوں کو ہر ممکن مدد فراہم کرتی ہے، اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے تمام متعلقہ محکمے اور افسران چوکس رہیں۔ انہوں نے کہا کہ نومبر 2005 سے قبل آفات مینجمنٹ کے لیے بہتر طریقہ سے کام نہیں ہوتا تھا۔ ان کی حکومت بننے کے بعد آفات مینجمنٹ اور آفات متاثرین کو فوری امداد فراہم کرنے پر سنجیدگی سے کام کیا گیا۔ مسٹر کمار نے کہا کہ سال 2007 میں آنے والے سیلاب سے 22 اضلاع میں تقریباً 2.5 کروڑ لوگ متاثر ہوئے تھے۔ متاثرہ افراد کے لیے بڑے پیمانے پر راحت کا کام کیا گیا تھا۔

سال 2008 میں کوسی سانحہ کے دوران، 5 اضلاع یعنی سپول، سہرسہ، مدھے پورہ، پورنیہ اور اررریہ میں تقریباً 34 لاکھ لوگ متاثر ہوئے تھے، جن کو راحت پہنچانے کے لیے بڑے پیمانے پر کام کیا گیا تھا۔ ساتھ ہی عالمی بینک سے قرض لے کر راحت اور بازآبادکاری کا کام کیا گیا۔ وزیر اعلی نے کہا کہ سال 2016 سے سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کو ہمدردانہ امداد کے تحت مجموعی طور پر 6 ہزار روپے دینے کا فیصلہ کیا گیا جسے سال 2023 میں بڑھا کر 7 ہزار روپے کردیا گیا۔

انہوں نے کہا کہ سیلاب اور دیگر آفات میں مرنے والوں کے لواحقین کو 4 لاکھ روپے کی امداد کی رقم دینے کا انتظام کیا گیا۔ مسٹر کمار نے کہا کہ آفات کے وقت ہم لوگ مسلسل سیلاب اور خشک سالی سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کرتے ہیں اور فضائی سروے کے ذریعے صورتحال کا جائزہ بھی لیتے ہیں تاکہ لوگوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے کہا کہ تمام ڈی ایم اور متعلقہ محکمے سیلاب اور خشک سالی سے نمٹنے کے لیے پوری تیاری کریں۔

وزیر اعلی کو ڈیولپمنٹ کمشنر اور آفات مینجمنٹ محکمہ کے ایڈیشنل چیف سکریٹری پرتیہ امرت نے بہار کے موسمیاتی سروس سنٹر کے ذریعہ تیار کردہ مانسون سیزن 2025 کے لیے ممکنہ بارش کی پیشین گوئی کے بارے میں جانکاری دی۔ انہوں نے بتایا کہ اس سال جون کے مہینے میں معمول سے کم بارش کا امکان ہے۔ جولائی، اگست اور ستمبر کے مہینوں میں معمول کی بارش متوقع ہے۔ اس سال ریاست میں جون سے ستمبر کے دوران معمول کی بارش ہونے کا امکان ہے۔ مسٹر امرت نے ایک پریزنٹیشن کے ذریعے ممکنہ سیلاب اور خشک سالی کی پیشگی تیاریوں سے متعلق اہم نکات پر جانکاری دی۔

انہوں نے کہا کہ معیاری آپریٹنگ پروسیجر (ایس او پی) کے مطابق ممکنہ سیلاب اور خشک سالی سے قبل تمام ضروری تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ تمام اضلاع اور متعلقہ محکموں کو تفصیلی ہدایات جاری کردی گئی ہیں۔

انہوں نے کشتی چلانے کے انتظامات، پولی تھین شیٹس، امدادی سامان کی دستیابی، ادویات، مویشیوں کے چارے، فلڈ شیلٹر، کمیونٹی کچن، خشک راشن کے پیکٹ، فوڈ پیکٹ، ضلع ایمرجنسی سنٹر چلانے وغیرہ کے حوالے سے بھی تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ ایڈیشنل چیف سکریٹری نے بتایا کہ وزیر اعلی کی ہدایات کے مطابق جس طرح کمیونٹی کچن چلائے جاتے ہیں وہ پورے ملک میں قابل تعریف ہے۔ فلڈ ریلیف کیمپوں کو چلانے، وزیر اعلی ریلیف فنڈ سے کئے جانے والے انتظامات، ہمدردانہ امداد (جی آر) کی ادائیگی کے انتظامات، اسٹیٹ ایمرجنسی آپریشن سینٹر کے ذریعے آفات کی صورتحال کا جائزہ لینے اور اس کے لیے تال میل قائم کرکے فوری کارروائی کے بارے میں بھی معلومات دیں۔ محکمہ آبی وسائل کے پرنسپل سکریٹری مسٹر سنتوش کمار مل نے ممکنہ سیلاب اور خشک سالی کے حالات سے نمٹنے کے لیے اپنے محکمہ کی طرف سے کی گئی تیاریوں کے بارے میں بھی تفصیلی معلومات فراہم کیں۔

بیرون ملک کام کرنے والے ہندوستانیوں کی سیکورٹی کو مضبوط کیا جائے گا
ایم پی راجیو پرتاپ روڈی کی کوششوں کو وزارت خارجہ کی منظوری
خاص طور پر خلیجی ممالک کے این آر آئی کو فوائد حاصل ہوں گے

چھپرہ: خلیجی ممالک سمیت دنیا کے دیگر حصوں میں کام کرنے والے ہندوستانیوں اور ان کے اہل خانہ کے لیے اچھی خبر ہے۔ بھارت ان کے عزت، تحفظ اور حقوق کو یقینی بنائے گا۔ یہ نتیجہ سارن کے ایم پی اور سابق مرکزی وزیر راجیو پرتاپ روڈی کی کوششوں سے سامنے آیا ہے۔ وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر نے حال ہی میں مسٹر روڈی کو مطلع کیا ہے اور انہیں اس موضوع پر حکومت کی طرف سے کی جانے والی کوششوں کے بارے میں بتایا ہے۔

وزیر خارجہ نے کہا کہ ہندوستانی سفارت خانوں اور ہائی کمیشنوں میں قائم انڈین کمیونٹی ویلفیئر فنڈ کے ذریعے بحران کے وقت این آر آئیز کو مدد فراہم کی جاتی ہے۔ جس میں قانونی امداد، ہنگامی طبی امداد، ضروری مقدمات میں جرمانے کی ادائیگی اور لاش کی واپسی شامل ہے۔ مزید برآں حکومت ہند مزدوروں کی بہبود کے معاہدے، نقل مکانی اور نقل و حرکت کی شراکت داری کے معاہدے اور سماجی تحفظ کے معاہدے جیسے اقدامات کے ذریعے تارکین وطن کارکنوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ خاص طور پر خواتین کارکنوں اور گھریلو ملازمین کے لیے صرف ریاستی حکومت کی طرف سے مجاز ایجنسیوں کے ذریعے بیرون ملک بھیجنے کی پالیسی اور 30 سال کی کم از کم عمر کی شرط بھی نافذ کی گئی ہے۔ تاکہ ان کے استحصال کو روکا جا سکے۔ واضح رہے کہ ایم پی روڈی کافی عرصے سے ذاتی طور پر اس معاملے پر کام کر رہے ہیں۔ بہار کے مختلف اضلاع جیسے بھوجپور، سیوان، گوپال گنج، ویشالی، دربھنگہ، مدھوبنی، شیوہر، روہتاس وغیرہ سے لوگ مدد کے لیے ان سے رابطہ کرتے ہیں۔ بیرون ملک پھنسے ہوئے کارکنان، تنخواہوں کے تنازعات، موت کی صورت میں لاشیں واپس لانے، خواتین کارکنوں کی حفاظت وغیرہ جیسے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا گیا ہے۔ بہت سے معاملات میں مسٹر روڈی نے خود پہل کی ہے اور خاندان کے افراد کو راحت فراہم کی ہے۔ اس معاملے کو آگے بڑھاتے ہوئے انہوں نے 17 مارچ کو رول 377 کے تحت لوک سبھا میں اسے سنجیدگی سے اٹھایا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ کس طرح خلیجی ممالک میں کام کرنے والے مزدور، خاص طور پر بہار اور اتر پردیش سے تعلق رکھنے والے لوگ غیر انسانی حالات میں کام کر رہے ہیں۔ بہت سے معاملات میں ان کی موت کے بعد ان کی لاشوں کو ملک واپس نہیں بھیجا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے اہل خانہ کو شدید ذہنی اور مالی بحران کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مسٹر روڈی نے کہا کہ 2012 سے 2018 کے درمیان خلیجی ممالک میں 570,24 ہندوستانی مزدوروں کی موت ہوئی۔ جو کہ روزانہ اوسطاً 10 اموات ہیں۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ وہ مرنے والوں کے اہل خانہ کے لیے خصوصی فلاحی فنڈ قائم کرے اور دو ملکی معاہدوں کو مضبوط کرے۔ تاکہ مزدوروں کے تحفظ، عزت اور حقوق کو یقینی بنایا جا سکے۔ وزیر خارجہ نے ان کے اسی سوال کا جواب دیا ہے۔

کے کے آر ٹی سی کی بس الٹ کر کھائی میں گر گئی

بیدر 21/مئی (محمد امجد حسین) کلیان کرناٹک روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بس الٹ کر کھائی میں گر گئی جس میں دو مسافر زخمی ہو گئے یہ واقعہ آج صبح آٹھ بجے کے قریب اوراد تعلقہ کے جمال پور کراس کے قریب پیش آیا۔ F0882.KA 38 اوراد یونٹ کی بس اوراد سے بھالکی جارہی تھی کہ کمال نگر روڈ پر یہ واقعہ پیش آیا معلوم ہوا ہے کہ جب ٹیمپو سامنے سے آرہا تھا تو بس کنٹرول نہیں ہو سکی اور بس سڑک کے کنارے کھائی میں جاگری مقامی لوگوں نے کہا ہے کہ اس واقعے میں کھنڈ کیری گاؤں کے بزرگ سونپار اور برادر اور ایک طالب علم نرسنگھ برادر زخمی ہوئے اور انہیں اوراد سرکاری ہسپتال میں داخل کرایا گیا بس میں 9 افراد سوار تھے دو افراد زخمی ہوئے باقی کے سب محفوظ ہیں خوش قسمتی ہے ایک بڑا حادثہ ٹل گیا۔ اوراد بس یونٹ کے مینیجر راجیندر نے اس جگہ کا دورہ کیا اور جانچ پڑتال کی گئی۔

چکوڑی شہر کے افراد پراپرٹی ٹیکس کی ادائیگی کیلئے فوری متوجہ ہوں: چیف آفیسر

چکوڑی۔ 21/مئی (عبدالقدیر لشکری) چکوڑی شہر کی عوام کو مطلع کرنے کے لئے ٹاؤن میونسپل کونسل چکوڑی کے چیف افسر حسام الدین بابا نے ایک پریس نوٹ جاری کرکے کہا ہے کہ اگر موجودہ سال 2025-26 کا پراپرٹی ٹیکس 2025/06/30 تک ادا کیا جاتا ہے، تو پراپرٹی ٹیکس میں 5٪ کی چھوٹ ہوگی۔ حکومتی آرڈر کے پیش نظر پانچ فیصد چھوٹ ٹیکس میں دی جارہی ہے۔ لہذا قصبے کی تمام عوام سے گزارش ہے کہ وہ 30/جون تک رواں سال 2025-26 کا اپنا پراپرٹی ٹیکس ادا کریں اور حکومت کی طرف سے پراپرٹی ٹیکس میں 5٪ رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔ عوام الناس سے گزارش ہے کہ گزشتہ سال کا پراپرٹی ٹیکس، واٹر ٹیکس اور بزنس لائسنس ٹیکس ادا کریں اور ٹاؤن کی ترقی میں تعاون فرمائیں۔

انجمن ترقی اردو یادگیر کے زیر اہتمام ایس ایس ایل سی اردو میڈیم ٹاپرس ایوارڈ تقریب کا کامیاب انعقاد

یادگیر۔ 21-مئی (نامہ نگار سید ساجد حیات):۔ انجمن ترقی اردو ہند یادگیر کے زیر اہتمام ہر سال کی طرح اس سال بھی چودھواں سالانہ ایس ایس ایل سی (دسویں جماعت) اردو میڈیم ڈسٹرکٹ لیول ٹاپرس ایوارڈ تقریب 20-مئی بروز منگل صبح دس بجے سوداگر فنکشن ہال ملت نگر روبرو گلستی پارک یادگیر منعقد ہوئی۔

جس کی صدارت ڈاکٹر رفیق سوداگر صدر انجمن ترقی اردو ہند یادگیر فرمائی، علیمہ فاطمہ طالبہ لٹل اینجل اسکول کی قرآت کلام سے تقریب کا آغاز ہوا، محمد ابراہیم قریشی نے حمد اور عارف تماپوری نے نعت پیش کیا، محمد برہان الدین اظہر خوط نے خطبہ استقبالیہ دیا اور ابتدائی کلمات ادا کئے، وحید میاں نائب صدر تنظیم المسلمین و بیت المال، قاضی محمد امتیاز الدین صدیقی ایڈوکیٹ صدر رابطہ ملت کمیٹی، عارف تماپوری ضلعی صدر کرناٹک راجیہ اردو ٹیچرس اسوسی ایشن، محمد صلاح الدین جاگیردار امیر مقامی جماعت اسلامی ہند، نزہت فاطمہ چیر پرسن لٹل اینجل اسکول، ربانی بیگم ٹیچر سرکاری اردو ہائی اسکول جونیئر کالج، رفعت بیگم ٹیچر سرکاری اردو ہائی اسکول جونیئر کالج نے مہمانان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی، سید ساجد حیات نے نظامت کے فرائض انجام دیے، ڈاکٹر رفیق سوداگر، وحید میاں، قاضی محمد امتیاز الدین صدیقی ایڈوکیٹ، عارف تماپوری، محمد صلاح الدین جاگیردار، ربانی بیگم نے تقریب سے خطاب کیا، جن طلباء کو ایوارڈ سے نوازا گیا ان کی تفصیلات اسطرح ہے، نیہا تبسم بنت محمد عظیم پاشاہ مہاتما گاندھی اردو ہائی اسکول (مولانا ابوالکلام آزاد اسکول) یادگیر ڈسٹرکٹ کے لئے فرسٹ ٹاپر، نازیہ سلطانہ بنت امیر الدین مہاتما گاندھی اردو ہائی اسکول (مولانا ابوالکلام آزاد اسکول) یادگیر، صالحہ بیگم بنت نبی صاحب سرکاری اردو ہائی اسکول گرگچور، صابرہ بیگم بنت رحمت اللہ سرکاری اردو ہائی اسکول سگر شریف تعلقہ شاہ پور، سیدہ آمین بنت عبدالنبی سرکاری اردو ہائی اسکول پی یو کالج فار گرلز شاہ پور، محمد مصطفی ولد محمد علی سرکاری اردو ہائی اسکول پی یو کالج فار بوائز شاہ پور، زینب فاطمہ بنت نعمت اللہ سرکاری اردو ہائی اسکول کیمباوی تعلقہ شوراپور، حنا روحی بنت محمد غوث سرکاری اردو ہائی اسکول کیمباوی تعلقہ شوراپور، عامر حسین ولد محمد ذاکر کرناٹک پبلک اسکول رنگم پیٹ تعلقہ شوراپور، کے علاوہ محمد ذیشان ولد محمد تاج الدین جواہر اردو ہائی اسکول یادگیر، مسکان بنت معین سرکاری اردو اسکول اسٹیشن بازار یادگیر، حسنہ ارم بنت محمد نجم الدین اقراء پبلک اسکول یادگیر، حظیفہ ولد عبدالملک فیصل مولانا آزاد انگریزی میڈیم گورنمنٹ اسکول یادگیر شامل ہیں، اس موقع پر سید ضیاء الرحمن، محمد جلیل، مختار احمد، عبدالقدیر، زاہدہ بیگم، اسماء زہرہ، تحمینہ بیگم، زہرہ جبین، حاجی شفیق الزماں، محمد ثناء اللہ، عاصم رسول، عبداللہ چاؤش، طلباء و طالبات، اولیاء طلباء، دیگر معززین کی کثیر تعداد موجود رہی۔

یونیسیف کے اشتراک سے مانو میں آج روڈ سیفٹی پر شعور بیداری پروگرام کا انعقاد

حیدرآباد 21 مئی (پریس نوٹ) شعبہ ترسیل عامہ وصحافت، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی جانب سے یونیسیف انڈیا کے تعاون سے 22 مئی 2025 کو یونیسیف نیشنل میڈیا کنسلٹیشن آن روڈ سیفٹی اینڈ سسٹم اسٹرینتھننگ کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ پروفیسر محمد فریاد، ڈین وصدر شعبہ ترسیل عامہ وصحافت کے بموجب اس شعور بیداری پروگرام کی صدارت پدم شری پروفیسر سید عین الحسن کریں گے اور کلیدی خطبہ دیں گے۔ قابل ذکر مقررین اور معززین میں محترمہ ظفرین چودھری، چیف آف کمیونیکیشن، ایڈوکیسی اینڈ پارٹنرشپس، یونیسیف انڈیا؛ مسٹر رومن چیسا، چیف ایگزیکٹو آفیسر، Abertis ISADAK Company)؛ ڈاکٹر زیلام تکھیے، چیف، یونیسیف حیدرآباد فیلڈ آفس؛ مسٹر پی شیوشنکر، ریجنل آفیسر، NHAI حیدرآباد؛ اور جناب سریندر موہن، آئی اے ایس، کمشنر محکمہ ٹرانسپورٹ، حکومت تلنگانہ، مہمانان اعزازی ہوں گے۔ یونیسیف انڈیا کنٹری آفس کے ہیلتھ اسپیشلسٹ ڈاکٹر سید حب علی، بچوں اور نوجوانوں میں روڈ سیفٹی کے شعور کے فروغ سے متعلق ایک تفصیلی پریزنٹیشن پیش کریں گے۔ پروگرام کے دوران ایک پینل مباحثہ اور آئیڈیا شیئرنگ سیشن بھی منعقد کیا جائے گا۔

شعبہ فارسی مانو کے ایم اے کورس میں داخلے جاری ہیں

حیدرآباد 21 مئی (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدرآباد کے شعبہ فارسی ومطالعات وسط ایشیا کے تحت برائے تعلیمی سال 2025-26 حیدرآباد کیمپس، لکھنو کیمپس، سری نگر کیمپس کے لیے ایم اے فارسی میں آن لائن داخلے جاری ہیں۔ داخلہ فارم یونیورسٹی کی ویب سائٹ www.manuu.edu.in پر دستیاب ہیں۔ آن لائن (online) پر کردہ درخواست فارم داخل کرنے کی آخری تاریخ 4 جون مقرر ہے۔ ڈاکٹر سیدہ عصمت جہاں صدر شعبہ فارسی ومطالعات وسط ایشیا کے بموجب کسی کالج سے گریجویشن یا مانو کے منظور شدہ مدارس سے مماثل ڈگری کامیاب طلبہ ایم اے فارسی میں داخلے کے اہل ہوں گے۔ مانو کی جانب سے مدارس کی تسلیم شدہ لسٹ مانو کی ویب سائٹ پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے ایم اے فارسی دو سالہ ریگولر کورس ہے جو 4 سمسٹرس پر مشتمل ہے نصاب عصری تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کیا گیا ہے۔ فارسی زبان کے ساتھ انگریزی زبان اور کمپیوٹر کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ ایم اے کی تکمیل کے بعد طلبہ تحقیق وتدریس کے علاوہ سرکاری وغیر سرکاری شعبہ جات میں اعلی عہدوں پر اپنی خدمات انجام دے سکتے ہیں۔

مسلمان اوقاف کی حفاظت اور آئینی حق کی بقاء کے لئے حوصلہ بلند رکھیں: مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی
۲۵/مئی کو امارت شرعیہ میں منعقد ہونے والے ارباب حل وعقد کے اجلاس میں آئندہ کے لائحہ عمل پر غور

(پریس ریلیز پھلواری شریف ۲۱ مئی ۲۵ء) مرکزی حکومت نے اوقافی جائدادوں کو ہڑپنے کے لئے وقف ترمیمی ایکٹ ۲۰۲۵ کو منظور کرکے ایک بڑے فتنہ کو جنم دے دیا ہے۔

اس سے نہ صرف اوقاف کی حیثیت ختم ہوگی؛ بلکہ اس کی بربادی کی نئی نئی راہیں کھلیں گی، جو کسی بھی صورت میں قابل قبول اور قابل برداشت نہیں ہے، ان خیالات کا اظہار امارت شرعیہ کے قائم مقام ناظم مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی نے کیا، انہوں نے کہا کہ امارت شرعیہ نے مسلم پرسنل لا بورڈ کی ہدایت پر تمام ملی تنظیموں کے مشترکہ تعاون سے بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ و مغربی بنگال کے پچاسوں مقامات میں اس کالے قانون کے خلاف مضبوط تحریک چلائی، سیکڑوں اجتماعات منعقد کئے، جہاں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے دھرنے دیئے، جس کی گونج پورے ملک میں سنی گئی اور لوگوں میں بیداری آئی، اب جبکہ عدالت عظمی نے آئینی جواز کو چیلنج کرنے والی عرضیوں پر عرضی گذار سے پختہ ثبوت مانگا ہے، اور صرف تین ہی موضوعات کو ثبوت کے لئے نشان زد کیا، ایسی صورت میں ہم سب کو اس پر غور کرنا ہوگا کہ مستقبل کے لئے لائحہ عمل کیا ہو، کیونکہ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت دوسری اہم دفعات پر سماعت نہیں کرانا چاہتی ہے۔

ایسی نازک حالت میں مسلمانوں کو اور زیادہ فکر مند ہونا ہے کہ اس قانون کے خلاف تحریک کو کس طرح موثر بنایا جائے، چنانچہ اس سلسلہ میں غور وخوض کرنے کے لئے مفکر ملت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ امیر شریعت بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال کی صدارت میں ۲۵/مئی کو امارت شرعیہ کے المعہد العالی ہال میں مجلس ارباب حل وعقد کا ایک نمائندہ اجلاس طلب کیا گیا ہے، اس مجلس کے ارکان کے نام دعوت نامے بھیج دیئے گئے ہیں اور فون پر بھی رابطہ کیا جارہا ہے، ایسی مشکل گھڑی میں ارباب حل وعقد کے ارکان سے مودبانہ گذارش ہے کہ اس اجتماع میں شرکت کرکے اپنی ایمانی حمیت اور ملی بیداری کا ثبوت دیں، قائم مقام ناظم صاحب نے کہا کہ اسی دن ۲۵/مئی کو بعد نماز مغرب، دوسرا عظیم الشان خصوصی مشاورتی اجلاس بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کے دیگر ارباب فکر ونظر، علماء، ائمہ و دانشوروں اور سماجی نمائندگان منعقد ہوگا، جس میں وقف ترمیمی ایکٹ ۲۰۲۵ کے خلاف منصوبہ بندی کے ساتھ موثر بیداری مہم کے طریقہ کار پر بھی روشنی ڈالیں گے، قائم مقام ناظم صاحب نے کہا کہ بعد نماز مغرب منعقد ہونے والے مشاورتی اجلاس کے مدعوئین سے بھی گذارش کی ہے کہ وہ دوسری مصروفیات پر اس اجلاس میں شرکت کو ترجیح دیں، اجلاس میں ضرور بالضرور شرکت کریں اور اپنے مفید مشوروں سے نوازیں۔

سی پی آئی نے عظیم اتحاد کے حق میں متحرک ہونے کی تجویز لی

مرعوذہ: سی پی آئی اجری سیندواری کی 15 ویں شاخ کانفرنس میں عظیم اتحاد کے امیدوار کے حق میں عوام میں جانے کی تجویز کو متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔ شیخ پورہ اولین پور میں منعقدہ کانفرنس کی صدارت جمعدار رائے نے کی۔ قبل ازیں ضلع سکریٹری رام بابو سنگھ کی قیادت میں جلوس نکالا گیا اور گاؤں کا طواف کیا گیا۔ اس دوران عوامی مسائل کے حل کے لیے نعرے لگائے گئے۔ آغاز میں کھیت مزدور لیڈر نے کانفرنس کے مقام پر پرچم کشائی کی۔ شہیدوں کی بلی ویدی پر گلپوشی کے بعد ضلع سکریٹری مسٹر سنگھ نے تقریب کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ نتیش مودی کی عوام دشمن حکومت کو اقتدار سے باہر کرنے اور آنے والے انتخابات میں عظیم اتحاد کے امیدوار کی جیت کو یقینی بنانے کے لیے ابھی سے کوششیں کرنے کی ضرورت ہے۔

کلیان کرناٹک ہوراٹا سمیتی کا دفعہ 371 (جے) کے نفاذ کا اولین دہے کی مرکزی تقریب کی تیاری کے لئے ریجن کے ہر ضلع میں سلسلہ وار اجلاس منعقد کرنے کا فیصلہ

کلبرگی 21/مئی۔ علاقہ کلیان کرناٹک کے لئے نافذ ہونے والے آئین کے آرٹیکل 371 (جے) کی ایک دہائی مکمل ہونے کے پیش نظر علاقہ کلیان کرناٹک کے اضلاع کلبرگی، بیدر، یادگیر، رائچور، بلھاری، اور کوپل میں سلسلہ وار تقریبات منعقد کرنے کے فیصلے کا اعلان کیا ہے۔ کلیان کرناٹکا ہوراٹا سمیتی کے اعزازی صدر بسوراج دیش مکھ اور بانی صدر مسٹر لکشمن دستی کے مطابق بلاری اور دیگر اضلاع میں کلیان کرناٹک ہوراٹا سمیتی تمام شعبوں کے رہنماؤں کے ساتھ وسیع پیمانے پر میٹنگیں منعقد کر رہی ہے اور سبھی کے تعاون سے تقریبات کو خالصتاً غیر سیاسی بنیادوں پر منانے کے لئے منصوبہ بند ہے۔ لکشمن دستی کی صدارت میں منعقدہ کلیان کرناٹک ہوراٹا سمیتی کی کور کمیٹی کے اجلاس میں یہ فیصلہ لیا گیا۔ اس موقع پر بسوراج دیش مکھ نے کہا کہ کلیان کرناٹک خطے میں دفعہ 371 (جے) کا نفاذ تاریخی ہے۔ مزید برآں ہمارے طلباء کی فلاح و بہبود اور روشن مستقبل کو یقینی بنانے کے لئے خصوصی مراعات سے بھر پور استفادہ لازمی ہے، تاکہ مستقبل میں ایک مقررہ وقت کا منصوبہ تیار کیا جاسکے اور عوام کی فلاح و بہبود اور تعمیری ترقی کے لئے امید کی کرن پیدا کی جاسکے۔ صدر سمیتی مسٹر لکشمن دستی نے آرٹیکل 371 (جے) کی تقریبات کے مشاورتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کلیان کرناٹک خطے کے سات اضلاع میں دفعہ 371 (جے) کی تقریبات کے موقع پر تمام پارٹیوں، تنظیموں، مصنفین، مفکرین، متعلقہ سوسائٹیوں کے سربراہان، خاص طور پر کالجوں کے سربراہان بشمول تعلیمی اداروں، منظم سیکٹر اسوسی ایشنز، کسانوں، مزدور سیکٹر کے رہنماؤں وغیرہ کی شرکت لازمی ہے۔ واضح رہے کہ تمام شعبوں کے سربراہان کے اجلاسوں کا ایک سلسلہ منعقد کیا جائے گا اور اس کی تکمیل کے لئے ایک بلیو پرنٹ تیار کیا جائے گا اس خصوص میں بڑے پیمانے پر تقریبات کی تیاریاں کی جارہی ہیں کلبرگی میں تعلیمی اداروں کے سربراہوں کا ایک اجلاس پہلے ہی منعقد کیا جاچکا ہے اور آرٹیکل 371 (جے) کی نفاذ کمیٹی کے چیئرمین وزیر پریانک کھرگے کے ساتھ ایک میٹنگ بھی کی جاچکی ہے اور کانفرنس کی وضاحت کے لئے روڈ میپ تیار کیا گیا ہے۔ کمیٹی کی جانب سے سات اضلاع میں سیمینارز اور ورکشاپس منعقد کرنے کے لئے ایک مقررہ وقت کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے تاکہ مرحلہ وار اجلاس منعقد کرکے اس سلسلے میں آگاہی پیدا کی جاسکے۔ پروفیسر منکر آر کے ہڈگی نے اجلاس کو بتایا کہ دفعہ 371 (جے) کی تقریبات کو تمام شہریوں کے تہوار کے طور پر پیش کیا جائے گا اور اس سلسلے میں سات اضلاع کے وزراء، ممبران پارلیمنٹ، ایم ایل اے اور تمام پارٹیوں کے رہنماؤں کو دھیان میں رکھا جائے گا۔ کور کمیٹی کے اجلاس میں ممتاز قائد عبدالمنان سیٹھ، ڈاکٹر بسوراج کمنور، ڈاکٹر ماجد داغی بانی نائب صدر سمیتی، ڈاکٹر سید ثناء اللہ، سید روف قادری صدر آل انڈیا اردو منچ، ڈاکٹر منظور احمد دکنی لیکچرر شعبہ اردو و فارسی گلبرگہ یونیورسٹی، جناب اسلم چونگے نے بھی اظہار خیال کیا۔ پی ایس گلا شیٹی، منیش جاجو، کیلاش ناتھ دکشت، راگھویندر ویش پانڈے، اشوک کمار منور، ڈاکٹر شنکریا شیٹی، ڈاکٹر بی ایس۔ ڈوڈپا ایس۔ نشتی، کمار سوامی، ایم پی ڈاکٹر نگپا، کلیان راؤ، دتاتریہ اکالکی، ڈاکٹر راجو جین، ڈاکٹر موہن گی منی، ڈاکٹر ایم کے بیرادر، ڈاکٹر سری کانت کے، ڈاکٹر اس کور کمیٹی کے اجلاس میں مہیش سنگھور سمیت کئی شعبہ ہائے زندگی کے ماہرین نے شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت کرنے والے بسوراج دیش مکھ اور کمیٹی کے بانی صدر کو متفقہ طور تقریبات کا خاکہ تیار کرنے کا اختیار دیا گیا۔

جے پی کے آبائی گھر میں بجلی نہیں اور پیروکار چلا رہے اے سی: پرشانت

سارن: مکمل انقلاب کے علمبردار لوک نائک جے پرکاش نارائن کی جائے پیدائش سیتاب دیارہ سے جن سوراج کے معمار پرشانت کشور نے ریاست گیر بہار بدلاؤ یاترا کا آغاز کیا۔ اس یاترا کے تحت پرشانت کشور اگلے 120 دنوں میں بہار کی تمام 243 اسمبلی سیٹوں کا دورہ کریں گے اور عوام سے براہ راست رابطہ قائم کریں گے۔ اس یاترا کا مقصد بہار کے عوام کو نظام کی تبدیلی سے واقف کرانا اور آنے والے اسمبلی انتخابات میں جن سوراج کی شکل میں عوام کے سامنے ایک مضبوط متبادل پیش کرنا ہے۔ بہار بدلاؤ یاترا شروع کرنے سے پہلے پرشانت کشور آپریشن سندور میں شہید ہونے والے سارن ضلع کے شہید محمد امتیاز کے گھر گئے اور انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ اس کے بعد وہ سیتاب دیارہ روانہ ہوئے۔ سیتاب دیارہ پہنچنے کے بعد انہوں نے سب سے پہلے جے پی کے مجسمے پر گلپوشی کر ان کے آبائی گھر کا دورہ کیا۔ گھر کی خستہ حالی پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جے پی کے نام پر ان کے پیروکار اپنے گھروں میں اے سی چلا رہے ہیں اور یہاں سیتاب دیارہ میں ان کے گھر میں اندھیرا ہے۔ ہم حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ہم سے چندہ لے اور جے پی جی کے گھر کی بجلی بحال کرے۔ میں یہاں جے پی کا خستہ حال گھر دیکھنے نہیں آیا بلکہ لوک نائک کی جائے پیدائش سے تحریک لینے آیا ہوں۔ لیکن یہاں کی حالت دیکھ کر بہار میں تبدیلی کی میری دلیل مضبوط ہو جاتی ہے۔

شہید محمد امتیاز کی اہلیہ کو ایس بی آئی نے سونپا 1.10 کروڑ روپے کا چیک

گرکھا: آپریشن سندور میں قوم کے لیے اپنی جان قربان کرنے والے سارن کے لعل بارڈر سیکیورٹی فورس کے ایس آئی شہید محمد امتیاز کی اہلیہ شہناز عظمی کو اسٹیٹ بینک آف انڈیا نے ایک کروڑ 10 لاکھ روپے فراہم کیے۔ مظفر پور سرکل کے ڈپٹی جنرل منیجر پرفل کمار جھا خود چیک لے کر شہید کے آبائی گاؤں نارائن پور پہنچے۔ انہوں نے شہید کے اہل خانہ سے ملاقات کی اور گہرے تعزیت کا اظہار کیا۔ انہوں نے شہید کی تصویر پر جذباتی خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک آف انڈیا فیملی فوجیوں کی بے مثال قربانی کے جذبے کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ ان کی اس عظیم قربانی کو کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا۔ دکھ کی اس گھڑی میں اسٹیٹ بینک آف انڈیا شہید کے خاندان کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ رقم اسٹیٹ بینک آف انڈیا میں شہید کی سیلری اکاؤنٹ پر دستیاب سینٹرل آرمڈ پولیس سیلری پیکج (CAPS) کے تحت فراہم کردہ مفت حادثاتی انشورنس اسکیم کا فائدہ ہے۔

تذکرہ حضرت شاہ سید عبدالرحیم حسینی القادری الملتانی رح خادم

تاریخ انسانی شاہد ہے کہ ہر دور میں اعمال قبیحہ کا ازدیاد وفراوانی رہی جس سے فضائے عالم مکدر اور انسانیت کفر وضلالت کی تاریکی میں غرق ہو جاتی ہے تب رب قدیر احیائے دین متین اور انسانیت کی برقراری کے لیے اپنے برگزیدہ بندوں کو انبیاء ورسل بنا کر انسانی ہدایت کے لیے وقتاً فوقتاً مبعوث فرماتا رہا جو انسانوں کو وادی ظلمت سے نجات دلا کر بقعہ نور کی طرف رہبری ورہنمائی کرتے رہے یہ نورانی سلسلہ اس وقت تک جاری وساری رہا جب تک بارگاہ ربوبیت سے ختمی المرتبت ﷺ کو ختم نبوت کا منصب جلیلہ عطا ہوا۔ چونکہ ہر دور میں انسانی ہدایت کے لیے رہنماؤں کی اشد ضرورت ہوتی ہے اسی لیے خالق ارض وسما نے انبیاء و رسل کے بعد اس اہم کام کی انجام دہی کے لیے غلامان مصطفی ﷺ کا انتخاب فرمایا۔ یہ محض خلاق دو جہاں صناع کون و مکاں کا لطف وکرم عمیم و فضل عظیم اور نعلین پاک رحمۃ للعالمین ﷺ کا صدقہ وطفیل ہے کہ امت مسلمہ نہ صرف مسخ، خسف، قذف، غرق، شدید کڑک، پتھروں کی بارش، تیز وتند ہواؤں اور اجتماعی عذاب سے محفوظ ومامون ہے بلکہ غلامان مصطفی ﷺ کو انبیاء ومرسلین کے مشن کو آگے بڑھانے کی مہتم بالشان ذمہ داری بھی دی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عاشقان محبوب خدا، غلامان حبیب رب العلی کے فضائل میں قرآنی آیات اور فرامین نبوی ﷺ سے ثابت ہیں۔ ارشاد ربانی ہے: كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ۔ ترجمہ: ''ہوتم بہترین امت جو ظاہر کی گئی لوگوں (کی ہدایت وبھلائی) کے لیے تم حکم دیتے ہو نیکی کا اور روکتے ہو برائی سے اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر''۔ نبی آخرالزماں کی امت کثیر میں انبیاء کے وارث ہونے کے ساتھ ان مبارک ہستیوں کو دیدار ہو سکتی ہیں جن کے قلب میں خشیت الٰہی کا مظہر ہو۔ چونکہ خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے۔ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ، ترجمہ: ''اللہ کے بندوں میں صرف علماء ہی اُس سے ڈرتے ہیں''۔ سید الاولیاء حضرت سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حقیقی فقیہ وہ ہے جو عوام الناس کو رحمت خداوندی سے مایوس نہیں کرتا، اللہ تعالی کی نافرمانی کی رخصت نہیں دیتا، انہیں عذاب الٰہی سے بے خوف نہیں کرتا اور کلام الٰہی کے سوا اسے کوئی چیز اپنی طرف راغب نہیں کرتی۔ چونکہ مذکورہ بالا تمام صفات اولیاء و صوفیائے کرام میں بدرجہ اتم موجود رہتی ہیں اسی لیے اکثر اہل علم حضرات کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صحابہ کرام، تابعین عظام، تبع تابعین اور اتباع تبع تابعین کے بعد مذکورہ بالا فضائل کا حامل اگر کوئی گروہ ہے تو وہ صلحاء امت یعنی صوفیائے کرام ہیں چونکہ یہ نفوس قدسیہ ایمانی بصیرت اور مومنانہ فراست، اسلامی غیرت اور بلا خوف لومۃ لائم ہر آن، ماحول میں قرآنی مواعظ وہدایت پر صرف خود عزم بالجزم کے ساتھ عمل پیرا رہتے ہیں بلکہ امت مرحومہ کے یقین کی شمعیں جو کوئی مدھم ہوں ان کو فروزاں کرنے کی سعی فرماتے ہیں اور اہل اسلام کو متاع ہوش وخرد سے کام لیتے ہوئے جذبہ ایمان کو فروغ دینے کے لیے احسن تدابیر اختیار کرنے کا سلیقہ بھی عطا فرماتے ہیں، اغیار کی مسلسل دسیسہ کاریوں، ان کے باتھے ذہن کی فتنہ انگیزیوں اور مفسدہ پردازیوں سے بروقت متنبہ کرتے ہوئے ان کے دین اور ایمان کی حفاظت فرماتے ہیں اور غیر اسلامی تہذیب وتمدن اور مادہ پرستی کی نحوستوں کو اسلام کی پاکیزہ ثقافت پر اثر انداز ہونے سے بچانے کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کرتے ہیں۔ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی (537-633/1143-1236) کا کفر والحاد میں غرق ہند کو اسلامی تعلیمات کے نور سے منور کرنا، مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندیؒ (970-1033/1563-1624) کا مادہ پرست اکبر کے ایجاد کردہ دین الٰہی کی مخالفت کرنا، یا پھر جنوبی ہند میں بہمنی، بریدشاہی، عادل شاہی، قطب شاہی، آصف جاہی اور نظام شاہی حکمرانوں کے دبدبہ، شان وشوکت اور انداز خسروانہ سے مرعوب ومتاثر ہوئے بغیر ارباب اقتدار کو حق ودین مبین کی طرف مائل وآمدہ فرمانا یہ سب ان بزرگان سلاسل کی امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لیے کی جانے والی جہد مسلسل اور انتھک مساعی جمیلہ کی بین دلیل ہے۔ ان کارہائے نمایاں کے باعث یہ نفوس قدسیہ ''خیر امت'' اور ''امت وسط'' کے بہترین مصداق قرار پاتے ہیں۔ جو کوئی ان مبارک ہستیوں سے بغض وعداوت رکھے ان کے بارے میں حدیث مبارک میں سخت وعید آئی ہے۔ مرقع ہر خوبی وزیبائی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں مَن عادَى لي وَلِيًّا، فقَدْ آذَنْتُهُ بالحَرْبِ۔ ترجمہ: ''اللہ تعالی فرماتا ہے جو شخص میرے ولی سے دشمنی رکھے میں اُس سے اعلان جنگ کرتا ہوں'' ۔ یہ بات عام ہے کہ سرزمین دکن علم وفضل کا گہوارہ رہی ہے۔ بڑے بڑے علماء، فضلا اور اہل اللہ کے نور ایمانی اور فیض روحانی نے جہالت کی تاریکی کو دور کر کے انسانی قلوب کو منور فرمایا ہے اور اپنے پیام جہاں آرا سے مختلف مذاہب، مکتب فکر کے حامل اشخاص میں قومی یکجہتی کا مشکل ترین فریضہ بحسن خوبی انجام دیا۔ صوفیائے کرام ومشائخ عظام نے اصلاح فکر اور تزکیہ نفس کے لیے درس وتدریس، خانقاہی تعلیم کے ساتھ ریاضت ومجاہدات کو بڑی اہمیت دی ہے۔ ان ہی مبارک ہستیوں کی محنت شاقہ اور اعمال صالحہ کا نتیجہ ہے کہ آج مذہب اسلام کو ایک عالمگیر مذہب کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ ان ہی خدمات کی وجہ ان کا احترام عوام پر لازم ہے۔ سلوک اور طریقت کے تمام سلاسل پیران عظام رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین سے باب مدینۃ العلم اور پھر شہر علوم کے تاجدار رحمت عالم ﷺ تک پہنچتے ہیں۔ شہر حیدرآباد فرخندہ بنیاد کے طبقات صوفیا وسلاسل عالیہ میں ایک ممتاز ومعروف سلسلہ، سلسلہ عالیہ قادریہ ملتانیہ ہے۔ شیخ شریعت، طاؤس طریقت، حامیٔ سنت، ماحیٔ بدعت، جامع المعقول والمنقول، حاوی الفروع والاصول، عالم باعمل، عارف کامل، شیخ باوقار عارف باللہ الکریم حضرت شاہ سید عبدالرحیم حسینی القادری الملتانی خادمؔ قدس سرہ العزیز اسی سلسلے کے رکن رکین ہیں۔ جیسے ہی میرے قلب میں آپ کے حالات زندگی سپرد قلم کرنے کا ارادہ جاگزیں ہوا تو میری زبان پر یہ شعر برجستہ آ گیا:

زبان پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے میرے دہن کے لیے

آپ جگر گوشہ حضرت غوث اعظم قدس سرہ العزیز اور ملتانی النسل سادات ہیں۔ حضرت ممدوح کے جد امجد حضرت شاہ سید عاقل حسینی القادری قدس سرہ العزیز شہر ملتان (پاکستان) سے نقل مقام فرما کر ارکاٹ (مدراس) میں رونق افروز ہوئے اور یہیں پر مستقل سکونت اختیار فرمائی۔ آپ کے والد ماجد الشیخ الکبیر عارف باللہ القدیر حضرت شاہ سید پیر حسینی القادری الملتانی محقق قدس اللہ سرہ العزیز (آپ حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں سلسلہ عالیہ قادریہ ملتانیہ کے مؤسس وبانی ہیں) باطنی اشارہ پا کر بہ زمانہ والی دکن نواب ناصر الدولہ بہادر آصف جاہ چہارم 1259ھ م 1843ء میں محمد پور ارکاٹ سے ارض دکن پر اپنے قدوم میمنت رنجا فرمایا اور امام پورہ شریف حیدرآباد دکن میں سکونت اختیار فرمائی اور اس علاقہ کو اپنی عبادت و ریاضت، زہد وتقوی اور عشق وعرفان کے نور سے قابل رشک بنا دیا۔ حضرت خادمؔ کی ولادت باسعادت اسی خدا ترس اور علم پرور خانوادہ میں سن 1262ھ م 1845ء بمقام ملتانیہ منزل امام پورہ شریف ہوئی۔ ابتدائی تعلیم کے بعد علوم ظاہری تفسیر، حدیث، فقہ اور عقائد اپنے والد ماجد اور تایا حضرت شاہ سید شاہ علی حسینی القادری الملتانیؒ (بجواڑہ) سے حاصل فرمائی۔ علم وفضل میں کامل دسترس و ید طولی حاصل کر کے یگانہ روزگار ہوئے ۔ آپ کو بیک وقت علوم متداول اور غیر متداول میں عدیم المثال تبحر ومہارت حاصل تھی۔ آپؒ اپنے ہی والد ماجد کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی اور علم سینہ میں بھی در یتیم بن گئے۔ حدود الہیہ، احادیث نبویہ ﷺ کی مکمل رعایت و پاسداری اور نمائش وریاکاری، عزت ودنیا طلبی، شہرت وخودستائی اور حظوظ نفسانی سے حد درجہ مجتنب ومحترز رہنا آپ کی کتاب زندگی کے جلی عناوین تھے۔ سنجیدگی و متانت، وقار و خودداریت، فقیری میں امیری (جو اس خانوادہ کا طرہ امتیاز ہے) کو ہمیشہ حرز جان بنائے رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ مریدین و معتقدین سے مالی منفعت تو کجا کسی قسم کی نذر وغیرہ بھی قبول کرنے سے سخت پرہیز فرمایا کرتے تھے آپ کا یہ عمل جلیل القدر انبیاء کرام کی سنتوں کا عین عکس جمیل تھا چنانچہ قرآن حکیم نے انبیاء کرام اور بالخصوص رہبر کامل، مرشد اعظم حضرت محمد مصطفی ﷺ کا یہ قول بہ الفاظ صریح نقل فرمایا قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ترجمہ: ''آپ فرما دیجئے کہ میں تم سے تبلیغ پر اجرت نہیں مانگتا''۔ اور ایک مقام پر کلام ربانی نے بندگان خدا کو حقیقت مآل سے روشناس فرماتے ہوئے فرمایا إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ترجمہ: ''تمہارے مال اور تمہاری اولاد بڑی آزمائش ہیں''۔ پھر صوفیائے کرام کے لیے یہ بات کب مناسب ورواتھی کہ وہ ایسی روش اختیار کریں جس کے انبیاء و مرسلین مخالف ہوں۔ بلکہ ان کا ہر عمل اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے تعبیر ہوتا ہے جس کا اظہار ان نفوس قدسیہ کے ان تسکین آمیز کلمات سے ہوتا ہے۔ ''السکون عن کل عدم والبذل عند کل وجود'' ترجمہ:۔ نیستی کے وقت صبر وسکون اور وجود کے وقت بذل وصرف۔ فقیری اور سادگی آج بھی اس خاندان کا طرہ امتیاز ہے۔ قرطاس تاریخ شاہد ہے کہ خاصان خدا کی پوری زندگی عشق حقیقی کی روداد ہونے کی وجہ سے ان مبارک ہستیوں نے نفسانفسی وخود غرضی کی اس دنیائے فانی کی پرہجوم رونقوں میں بھی گوشہ تنہائی اختیار کرنے کو ترجیح دی۔ یہی وجہ ہے کہ اولیاء اللہ کے مقدس آستانے ہمیشہ مرجع خلائق بنے رہے حضرت عابد نظامی ان بزرگان دین کے متعلق اپنے جذبات و احساسات، خیالات وتفکرات کو قالب شعر میں اس طرح ڈھالا ہے

تمہیں کیا معلوم ظاہر پرستو
ہدایت ہے انہی کے نقش پا میں
کتاب اللہ میں ہے علم و حکمت
عمل چاہو تو دیکھو اولیاء میں

حضرت خادمؔ کے برادر بزرگ حافظ حضرت سید شاہ عبدالرزاق حسینی القادری الملتانی قدس سرہ العزیز کا وصال والد ماجد کے حین حیات ہونے کے باعث حضرت خادمؔ کو خلافت وسجادگی سے سرفراز فرمایا گیا۔ والد ماجد کے وصال فرمانے کے بعد آپ مسند رشد وہدایت پر فائز ومتمکن ہوئے۔ شریعت وطریقت میں تساوی و توازن اور بیک وقت عمل آوری کے باعث علماء وقت وخاصان خدا آپؒ کی تعظیم وتکریم فرمایا کرتے تھے اور آپؒ کی ذات بابرکت صحو (Soberity) و سکر (Intoxicant) کا گویا ''مجمع البحرین'' تھی ۔ آپ مریدوں کو نصیحت فرماتے کہ اللہ تبارک وتعالی کے ذکر کو ہر آن اپنے اوپر لازم کرلو کہ ذکر ہی سے طالب محب تک پہنچتا ہے اور فلاح پاتا ہے۔ آپ کو شعر وشاعری سے بھی خاصہ شغف تھا اور تخلص خادمؔ تھا۔ آپ تصوف کے شاعر ہیں۔ آپؒ کی شاعری صوفیانہ رنگوں سے سجی ہوئی ہے جس سے نہ صرف آپؒ کے صوفیانہ افکار وخیالات کا نمایاں اظہار ہوتا ہے بلکہ خالق اور مخلوق کے رشتوں کا احساس بھی ہوتا ہے۔ تبرکاً چند اشعار حسب ذیل ہیں: حضرت خادمؔ کے نظم کردہ 35 بند پر مشتمل قلمی نسخہ کو حسب فرمائش مولانا پروفیسر (ڈاکٹر) ابوالحسنات شاہ سید عطاء اللہ حسینی القادری الملتانی مد ظلہ العالی بعنوان ''پند نامہ'' عزیزم شاہ محمد فصیح الدین نظامی سابق مہتمم کتب خانہ، جامعہ نظامیہ نے شائع فرمایا جو حسب ذیل ہیں: بقول ناشر اس مختصر پند نامہ میں ''شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت کے دقیق مسائل، حمد الٰہی، نعت رسالت پناہی، تسلیم ورضا، شعور زندگی، احساس بندگی، اجتناب عصیاں، ایقان واذعان، اعمال کفری، افعال شرکی، اشغال بدعی، دار الجزائی، دار العمل، حقیقت کلمہ، دنیا کی بے ثباتی، مرشد کامل، شرک جلی، شرک خفی، خود آگہی، خدا آگہی، خوف ورجا، شوق لقا، نفس وشیطان، واسطہ ووسیلہ جیسی نکات کو نہایت خوبصورت سلیس رواں اور سہل انداز میں رقم فرمایا گیا ہے'' پروفیسر (ڈاکٹر) سید عبدالمجید بیدارؔ سابق صدر شعبہ اُردو جامعہ عثمانیہ 'پند نامہ' پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں ''شاعری میں برجستگی اور بے ساختگی کے علاوہ قافیہ کا دروبست اس قدر دلچسپ اور دلنواز ہے کہ بیساختہ زبان سے واہ نکل جاتی ہے۔ ایسا اسی وقت ممکن ہے جبکہ قلم کی نوک سے نہیں بلکہ دل کی زبان سے الفاظ ادا ہوں اور مادیت کے بجائے روحانیت دل ودماغ میں حلول کر جائے بلا شبہ حضرت خادمؔ کی شاعری دل کی دنیا بدل دینے کی تاثیر رکھتی ہے۔ ساری شاعری پند وموعظت کا حسین نمونہ ہے''۔ آپؒ نے دو نکاح فرمائے محل اول (اسم زوجہ حضرت سیدہ عصمت النساء بیگم صاحبہؒ) سے دو صاحبزادیاں ہیں (i) حضرت سیدہ عظمت النساء بیگمؒ (اسم زوج حضرت سید رحمت اللہ حسینی قادریؒ)، (ii) حضرت سیدہ کریم النساء بیگم (اسم زوج میر ابراہیم صاحبؒ) اور محل دوم (اسم زوجہ حضرت سیدہ حسینی بیگم صاحبہؒ) سے پانچ صاحبزادے ہیں (i) خلف اکبر وسجادہ نشین حضرت ابوالعرفان شاہ سید احمد عارف حسینی القادری الملتانی المعروف بہ میاں قبلہ قدس سرہ العزیز (ii) حضرت شاہ سید محمود حسینی القادری الملتانی قدس سرہ العزیز (iii) ابو المعالی حضرت شاہ سید پیر حسینی القادری الملتانی ثانی المعروف بہ صاحبیاں پاشاہ قدس سرہ العزیز (iv) ابوالفضل حضرت شاہ سید اسماعیل حسینی القادری الملتانی المعروف بہ اسماعیل پاشاہ قدس سرہ العزیز (v) حضرت شاہ سید عبدالقادر حسینی القادری الملتانی المعروف بہ عبدالقادر پاشاہ قدس سرہ العزیز اور پانچ صاحبزادیاں ہیں (i) حضرت سیدہ احمدی بیگم صاحبہؒ، (ii) حضرت سیدہ عزیز النساء بیگم صاحبہ زوجہ حضرت مولانا قاضی سید ہدایت علیؒ (قاضی پورہ، فرخ نگر قلعہ، شاد نگر)، (iii) حضرت سیدہ فاطمہ بیگم عرف ننھی بیگم صاحبہؒ زوجہ حضرت مولانا قاضی سید ہدایت علیؒ (قاضی پورہ، فرخ نگر قلعہ، شاد نگر)، (iv) حضرت سیدہ احمد بیگم صاحبہ عرف جنی ماں زوجہ حضرت سید انوار اللہ حسینی چشتیؒ مشائخ رائے پلی، (v) حضرت سیدہ عائشہ بیگم صاحبہؒ زوجہ حضرت سید انوار اللہ حسینی چشتیؒ مشائخ رائے پلی۔ آپ کے خلفاء میں (i) روح ارجمند، خلف اکبر وسجادہ نشین حضرت ابوالعرفان شاہ سید احمد عارف حسینی القادری الملتانیؒ المعروف میاں قبلہ (ii) برادر زادہ ابوالخیر حضرت شاہ سید حبیب اللہ حسینی القادری الملتانیؒ ہوشؔ عرف سید صاحب (iii) حضرت شاہ سید محمد حسینی القادری الملتانی المعروف بہ حاجی صاحب، بانی اسلامیہ کالج ورنگل (iv) حضرت شاہ سید محمد صابر حسینی القادری الملتانیؒ قابل ذکر ہیں۔ حضرت خادمؔ نے حضرت شاہ سید محمد حسینی القادری الملتانیؒ کو خلافت سے سرفراز کرنے کے بعد دین اسلام کی تبلیغ واشاعت اور علم وعرفان کی شمع متلاشیان حق کے قلوب میں روشن کرنے کی غرض سے علاقہ تلنگانہ کے قدیم تاریخی وافسانوی شہر ورنگل کو روانہ فرمایا ۔ اپنے شیخ ومرشد کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے آپ ورنگل کے علاقہ مٹھواڑہ میں قیام فرمایا جہاں مٹھ اور مناد رکی کثرت تھی اور لوگ نرسوں کی پوجا کیا کرتے تھے۔ محسن ورنگل نے ایسے علاقہ میں اسلام کی شمع روشن کرنے اور تصوف کو فروغ دینے کا کام شروع کیا اور ایک مسجد تعمیر کی جو آپ ہی کے نام سے یعنی مسجد حضرت حاجی صاحب (واقع شیر پورہ) سے مشہور ہے۔ شہر ورنگل کی ممتاز علمی وادبی شخصیت ڈاکٹر محمد عزیز احمد عرشی مرحوم (سابق پرنسپل اسلامیہ ڈگری کالج) نے ایک شخصی ملاقات میں بانی اسلامیہ ڈگری کالج ورنگل سے متعلق حقائق بیان کرتے ہوئے اس حقیقت کا انکشاف کیا تھا کہ حضرت شاہ سید محمد حسینی القادری الملتانیؒ کی تبلیغی کاوشوں اور صوفیانہ کردار سے متاثر ہو کر شہر ورنگل کے دیسمکھ وڈی راج نے آپ کی خدمت میں تحفۃً زمین کا نذرانہ پیش کیا جس پر آپ نے سن 1307/1890 میں عوام الناس کو زیور علم سے آراستہ وپیراستہ کرنے اور انہیں بہتر اور عمدہ تعلیمی سہولیات فراہم کرنے کے لیے موجودہ ایم۔ جی روڈ ورنگل میں کالج کا قیام عمل میں لایا جس کا ذریعہ تعلیم اردو ہے۔ اسی ادارہ سے تحریک پاکر ایل۔ بی کالج، پوتھانہ کالج اور کاکتیہ ڈگری کالج کا قیام عمل میں آیا۔ اس ادارہ کے پہلے صدر نواب جیون یار جنگ بہادر تھے اور مشہور ومعروف نعت خواں اور سابق ایم۔ ایل۔ اے نے مرزا شکور بیگ ایڈوکیٹ نے بھی بحیثیت سکریٹری اس ادارہ کی خدمات انجام دی ہے۔ یہ کالج ترقی کرتا ہوا 1389/1969 جونیر کالج بنا پھر مزید ترقی کے منازل طے کرتا ہوا آج یہ کالج ڈگری کالج کی شکل اختیار کر گیا ہے جو اسلامیہ کالج ورنگل کے نام سے مشہور ہے۔ یہ جنوبی ہند کا واحد تعلیمی ادارہ ہے جہاں اول تا ڈگری سطح تک آرٹس اور سائنس کی بذریعہ اُردو تعلیم دی جاتی ہے۔ کاکتیہ یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر پروفیسر ٹی واسودیوا اسی کالج کے فارغ التحصیل ہیں۔ اُردو کی زبوں حالی کے اس دور میں بھی اخلاقیات کا مرکز یعنی اسلامیہ کالج ورنگل نہ صرف اُردو کی شمع کو روشن کیے ہوئے ہے بلکہ اُردو کی ترقی کے امکانات کو بھی روشن رکھے ہوئے ہے۔ حضرت خادمؔ بروز پنجشنبہ 29/ذی القعدہ 1326ھ م 1908ء، بعمر 64 سال واصل بحق ہوئے۔ آپؒ کا مرقد انور آپؒ کے والد ماجد کے پہلو میں واقع ہے ۔ ہر سال اسی تاریخ یعنی 29 ذی القعدہ کو آپ کا عرس شریف حسب روایات خاندانی زیر نگرانی ابوالحامد حضرت شاہ سید عبدالرزاق حسینی القادری الملتانی خلیفہ وجانشین اول حضرت ابوالعارف شاہ سید شفیع اللہ حسینی القادری الملتانیؒ بن حضرت ابوالقاسم شاہ سید عبدالوہاب حسینی القادری الملتانیؒ سجادہ نشین درگاہ پیر قطب المشائخ حضرت شاہ سید پیر حسینی القادری الملتانیؒ محقق امام پورہ شریف انتہائی ادب واحترام اور بڑی سادگی کے ساتھ منایا جاتا ہے۔

□□□□□□

مدارس کو بچائیے!

حضرت مولانا خالد سیف

مدارس اسلامیہ یقیناً اور بغیر کسی شک و شبہ کے اسلام کے قلعے (Citadel) ہیں، جو حفاظت اسلام کے بہترین ذریعہ ہیں اور بقول حضرت مولانا علی میاں ندوی رح یہ اسلام کے بجلی گھر اور پاور ہاؤس ہیں جہاں سے صرف مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ انسانیت کو بجلی اور روشنی تقسیم ہوتی ہے ۔ جہاں مسلمانوں کے درپیش تمام معاملات اور چیلنجز سے نمٹنے کے مثبت اور مستقل حل موجود ہیں، اخلاقیات، سماجیات، سیاسیات اقتصادیات اور نفسیات سے لے کر تہذیب وتمدن کے ہر شعبہ میں اس کی روشن تعلیمات ہمیں دعوت استفادہ دے رہی ہیں۔ لیکن افسوس کہ اس وقت ہم مدارس کے لوگ ملک وقوم کو مدارس اسلامیہ کی ضرورت واہمیت اور اس کی افادیت کو سمجھانے میں ناکام رہے ہیں، جس کی وجہ سے مدارس اسلامیہ غیروں کی نظر میں سب سے زیادہ کھٹکتے ہیں اور وہ سب سے زیادہ مدارس کو اپنا ٹارگٹ بناتے ہیں۔ ہم برادران وطن کو یہ نہیں بتا سکے کہ یہ مدارس ہی ہیں جو صحیح معنوں میں انسان کو انسان بناتے ہیں، اور کالج اور یونیورسٹی جس کو انسان بنانے کے لیے حکومت نے قائم کیا تھا وہاں تو حال یہ ہے کہ

اب کسی پیڑ پہ لگتے نہیں اخلاق کے پھل
زندگی تھک گئی اس بیج کو بوتے بوتے

کچھ سال پہلے کی بات ہے کہ یوپی اسمبلی میں بجٹ سیشن کے موقع پر مسٹر بالیوال نے اپنی تقریر میں کہا تھا: ،،ہمارے اسکولوں میں تعلیم پانے والے طلبا ناکام ہوتے ہیں تو قطب مینار سے کود کر یا کسی پل سے چھلانگ لگا کر جان دے دیتے ہیں، کیونکہ انہیں جینا نہیں سکھایا جاتا ہے، ان کے سامنے زندگی کا کوئی آدرش (مقصد) نہیں، اس کے برخلاف میرے ہی حلقہ انتخاب میں دیوبند ایک قصبہ ہے جہاں ایک عربی یونیورسٹی دارالعلوم کے نام سے قائم ہے، جہاں کا ہر طالب علم معمولی خوراک کھا کر اور معمولی لباس پہن کر تعلیمی زندگی گزارتا ہے اور جب فارغ ہوتا ہے تو ملک کا ایک اچھا شہری بنتا ہے، حکومت پر بوجھ نہیں بنتا بلکہ خود کفیل ہوتا ہے،، (ماہنامہ دار العلوم دیوبند نومبر 1994، ص، 94) دوستو!!!!!!!!!!! اس وقت دین کے یہ قلعے اور انسانی سوسائٹی کے لئے پاور ہاؤس کی حیثیت رکھنے والے یہ مدرسے اور ادارے دشمنوں کے نشانے اور باطل کے نرغے پر ہیں، صورت حال کیا ہے، مدارس کے خلاف کیا ایکشن چل رہا ہے؟ سوشل میڈیا کے اس دور میں اس کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے، ہر خاص و عام صورت حال سے واقف ہیں، اس وقت مدارس کو بچانے اور اس کی حفاظت کے لیے پوری امت مسلمہ کو جدو جہد اور کوشش کرنی ہوگی اور سیکولر ملک میں قانونی حیثیت سے ہم مدارس کو جس طرح مضبوط کر سکتے ہیں، مضبوط کرنے کی ضرورت ہے، اس کے لئے علماء اور دانشور طبقہ کو آگے آنے کی ضرورت ہے۔ ذیل میں ہم استاد محترم فقیہ عصر حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی کی ایک تحریر ،،مدارس کو بچائیے،، قارئین باتمکین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں ،مولانا موصوف نے جس درد کے ساتھ اس چشم کشا مضمون کو تحریر فرمایا ہے، ضرورت ہے کہ اسی درد اور فکر کے ساتھ ہم سب اس تحریر کو پڑھیں اور مدارس اسلامیہ کی حفاظت کے لیے کمر بستہ ہو جائیں اور مدارس کی افادیت کو برادران وطن کے سامنے بھی ثابت کریں، خداوند متعال ہم سب کو اس توفیق بخشے آمین۔ دنیا میں ایسے بہت سے علاقے ہیں جہاں مسلمانوں کے اقتدار کا سورج طلوع ہوا، بام عروج تک پہنچا اور پھر مائل بہ انحطاط ہو کر ڈوب گیا، ایشیاء اور یورپ میں متعدد ممالک ہیں جہاں یہ کیفیت پیش آئی اور اس میں شبہ نہیں کہ یہ ہماری شامت اعمال اور کوتاہیوں کا نتیجہ ہے، عام طور پر جن ملکوں میں مسلمان ان حالات سے دوچار ہوئے، وہاں اسلامی تہذیب کا چراغ یا تو ہمیشہ کے لئے بجھ گیا، یا اس کی لو ایسی مدھم ہوئی کہ وہ نہ ہونے کی درجہ میں ہے، وہاں لوگ اسلامی تعلیمات اور اپنے مذہبی تشخصات سے ایسے محروم ہوئے کہ ان کے دلوں سے احساس زیاں بھی جاتا رہا، انھوں نے کلی طور پر مادیت کے سامنے اپنی پیشانی خم کر دی، اسپین، مغربی اور مشرقی یورپ کے بعض علاقے اور روس وچین کے مسلم اکثریتی صوبے اس کی واضح مثال ہیں، اسپین تو اس کی بدترین مثال ہے، جو کسی زمانہ میں علم وفن اور تہذیب وتمدن کا دار الخلافہ تھا اور عالم اسلام میں اس کی حیثیت کسی تاج گہر بار سے کم نہیں تھی؛ لیکن جب مسلمانوں کا تخت اقتدار پاش پاش ہوا تو اسلامی ثقافت کے تمام ہی نقوش نے وہاں سے رخت سفر باندھا اور چند بے جان وبے روح عمارتوں کے سوا جو قصہ ماضی پر نوحہ کناں تھیں، ان کی کوئی اور شناخت وہاں باقی نہیں رہی۔ ہندوستان کا معاملہ یقیناً اس سے مختلف ہے، یہاں یوں تو اسلام ابتدائی عہد میں ہی آچکا تھا اور تاریخی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے دور میں ہی ہندوستان کے ساحلی علاقوں تک اسلام کی روشنی پہنچ چکی تھی؛ لیکن اگر مسلمانوں کے سیاسی اقتدار کی تاریخ بھی دیکھی جائے تو سندھ کے علاقہ پر انھوں نے کم وبیش آٹھ سو سال حکومت کی ہے، اس عہد کو سماجی ارتقاء اور فلاحی اعتبار سے ہندوستان کا ''عہد زریں'' کہا جا سکتا ہے، افسوس کہ اتنی طویل مدت میں مسلمانوں نے سیاسی اور عسکری مہم جوئی پر جتنی توجہ کی، اسلام کی دعوت وتبلیغ پر اس کا عشر عشیر بھی توجہ نہیں کی؛ ورنہ یقیناً اس ملک کا نقشہ بدلا ہوا ہوتا اور اللہ کے بندے مسلمانوں کو اپنی آنکھوں کا نور اور دل کا سرور بنا کر رکھتے، بہرحال! یہ مسلمانوں کی ایسی کوتاہی ہے کہ شاید ہی اس کا کوئی کفارہ ہو سکے اور آج مسلمان جن حالات سے دوچار ہیں، وہ اسی کوتاہی کی مکافات ہیں ۔ تاہم یہ ضرور ہے کہ مسلمانوں نے تخت و تاج سے محروم ہونے کے باوجود اس ملک میں اپنی شناخت کو باقی رکھا ہے ؛ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں میں اپنے مذہب سے جس درجہ کی وابستگی پائی جاتی ہے، کوئی قوم نہیں جو اپنے مذہب سے اس درجہ وابستہ ہو، اس گئی گذری حالت میں بھی مسجد کی آبادی اور رمضان المبارک کے اہتمام کو دیکھئے، زکوۃ وانفاق اور کثیر صرفہ کے باوجود حج وعمرہ کی ادائیگی کو سامنے رکھئے اور نکاح و طلاق وغیرہ کے مسائل میں قانون شریعت کے احترام پر نظر کیجئے تو بہ مقابلہ مسلمانوں کے دوسری اقوام میں ایک فیصد بھی اس درجہ کا اہتمام نہیں ملے گا، کسی اور قوم میں افتاء اور قضاء کے ادارے نہیں ہیں، جہاں لوگ اپنے معاملات، کاروبار اور نجی زندگی کے بارے میں بھی درست و نادرست اور حلال وحرام کے متعلق استفسار کرتے ہوں، یہ بہرحال بحیثیت قوم مسلمانوں ہی کی خصوصیت ہے کہ انھوں نے اپنی زندگی کو اسلام سے مربوط رکھا ہے۔ ہندوستان اور دوسرے ممالک کے تئیں یہ فرق کیوں ہے؟ گذشتہ ایک صدی میں جو اسلامی تحریکات اٹھی ہیں اور تحریکی شخصیتوں نے جنم لیا ہے، زیادہ تر ان کا منبع وسرچشمہ ہندوستان ہی ہے ؛ اس لئے یہ اہم سوال ہے جو سوچنے والوں کو متوجہ کرتا ہے اگر غور کیا جائے اور حقیقت پسندی کے ساتھ دیکھا جائے تو اس کا جواب ایک ہی ہے اور وہ ہے دینی مدارس کا نظام! ہندوستان پر جوں ہی انگریزوں کو غلبہ حاصل ہوا اور اسلام کے خلاف سیاسی اور تبلیغی کوششیں شروع ہوئیں، تخت و تاج سے بے نیاز اور حکومت و اقتدار کی حرص سے آزاد و دردمند اور بلند نگاہ علماء کے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ صرف منفی کوششوں سے اس طوفان کا مقابلہ ممکن نہیں، اب اسلام کی حفاظت وبقاء کے لئے مثبت تدبیر مطلوب ہے اور اس تدبیر کو انھوں نے سرکاری مداخلت سے آزاد ایسے دینی تعلیم کے نظام کی صورت میں دریافت کیا جو غریب سے غریب مسلمانوں کے گھر میں بھی علم کی شمع جلا سکے اور ہر کچے پکے گھر میں دینی تعلیم کی شعاعیں پہنچ سکیں۔ ہمارے بزرگوں نے مدارس کے اس نظام کو نہایت ہی معمولی اور سادہ حالت میں رکھا، معمولی عمارتیں جو نگاہوں میں چبھتی نہیں تھیں، کم تنخواہیں پانے والے مدرسین وخدام جو سیدھی سادی زندگی بسر کرتے تھے، فقیرانہ لباس میں ملبوس طلبہ جن کا سراپا ان کی سادگی اور درویشی پر گواہ ہوتا ہے، یہ ادارے مستقل اور قابل بھروسہ مالی وسائل سے محروم تھے، عام مسلمانوں سے دو دو چار چار پیسے کی مدد ہی ان کا توشہ سفر تھا، مدارس کی یہ سادگی ایسی تھی کہ لوگ اس کی طرف مڑ کر دیکھتے بھی نہیں تھے اور سوچتے تھے کہ خس پوش جھونپڑیوں میں رہنے والے بوریہ نشین اور دنیا کی لذتوں سے محروم اور نابلد لوگ کر ہی کیا سکتے ہیں؟ شعراء اور نئی روشنی کے لوگ تو ان کی تحقیر سے بھی نہیں چوکتے تھے اور ان کو ''تنگ نظر ملا'' اور ''دو رکعت کا امام'' جیسے الفاظ سے یاد کرتے تھے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ان ہی درویش مزاج ملاؤں نے اس ملک میں اسلام کے پودے کی حفاظت کی ہے، انھوں نے عہد بہار سے کوئی صلہ نہیں کمایا؛ لیکن عہد خزاں میں اپنے خون جگر سے سینچ کر اسلام کے شجر طوبیٰ کو بچایا، اسلامی تہذیب وثقافت کا تحفظ کیا اور مسلمانوں کا اپنے دین اور مذہب سے نہ صرف رشتہ باقی رکھا؛ بلکہ اس رشتہ کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے میں کامیاب ہوئے، یہی وجہ ہے کہ آج ہندوستان میں اسلام سے وابستگی کی جڑیں جتنی گہری ہیں اور لوگوں کے مزاج میں جتنی زیادہ مذہبیت ہے، عالم اسلام میں بھی کم ہی اس کی مثالیں مل سکیں گی، اس مختصر ملک میں علوم اسلامی کی جو خدمت ہوئی ہے، اس کی مثال بہت سے عرب اور مسلم ممالک میں بھی نہیں مل پائے گی، حکومت ختم ہونے کے باوجود لوگوں کے دینی رجحان میں جو اضافہ ہوا ہے، اس میں بنیادی کردار مدارس ہی کا ہے، تقریباً گذشتہ ڈیڑھ صدی میں جو بھی تحریک یا جماعت اٹھی ہے اور اسلام کی حفاظت یا اشاعت کا جو کچھ بھی کام ہوا ہے، اس میں ان مدارس اور مدارس سے پیدا ہونے والی شخصیتوں کا بڑا حصہ ہے، مدارس کی یہ اہمیت جو اس کی ظاہری خستہ سامانی اور سادگی کی وجہ سے محسوس نہیں کی جاتی تھی، اب دوست اور دشمن سب اس کا احساس کرنے لگے ہیں۔ ہندوستان میں گذشتہ پچاس سال سے فرقہ پرستوں کی کوشش ہے کہ مسلمان فکری اور تہذیبی اعتبار سے اکثریت کے ساتھ ضم ہو جائیں، جس چیز کو آج ''ہندوتوا'' کہا جاتا ہے، اسی مقصد کے لئے ایک زمانہ میں ایسی سیاسی جماعتیں جو اپنے آپ کو سیکولر کہا کرتی تھیں، بار بار مسلمانوں کو قومی دھارے میں شامل ہوجانے کی تلقین کیا کرتی تھیں اور بھارتیہ کرن کا نعرہ لگاتی تھیں، اس دعوت کا مقصد بھی اصل میں یہی تھا کہ اب مسلمان اپنی مذہبی اور تہذیبی شناخت سے آزاد ہو جائیں اور دوسری قوموں کی طرح زیادہ سے زیادہ چند مذہبی رسوم کی ادائیگی پر اکتفاء کرلیں، ان نامسعود کوششوں کی ناکامی کا سہرا دینی مدارس کے سر جاتا ہے، اس حقیقت کو ارباب اقتدار نے بھی محسوس کر لیا ہے؛ اس لئے دینی مدارس فرقہ پرست طاقتوں کا نشانہ ہیں، کبھی ان مدارس کو آئی ایس آئی کا مرکز قرار دیا جاتا ہے اور کبھی ان پر دہشت گردی کا الزام لگایا جاتا ہے، یہ محض اپنے اندرونی عناد کو چھپانے کے لئے ایک بہانہ ہے، حقیقت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ کسی طبقہ میں دہشت گردی پیدا ہونے کے عام طور پر تین اسباب ہوتے ہیں، ایک یہ کہ ان کو ایسی تعلیم دی جائے جو دوسروں سے نفرت پر ابھارتی ہو، دوسرے تعلیمی نصاب میں ایسی باتیں شامل نہ ہوں؛ لیکن تربیت ان ہی خطوط پر کی جاتی ہو، تیسرے تعلیم و تربیت کے نظام میں تو ایسے محرکات نہ ہوں؛ لیکن آدمی جس ماحول میں رہتا ہو ان میں جرائم اور دہشت گردی کا ماحول پایا جاتا ہو، جیسا کہ آج کل آر، ایس، ایس کا حال ہے، آر، ایس، ایس کے تعلیمی اداروں میں مسلمانوں، عیسائیوں اور دلتوں کے تئیں نفرت انگیز مضامین پڑھائے جاتے ہیں، ان کی تربیت بھی مار دھاڑ کے طریقے پر مشتمل ہوتی ہے اور ان کے شب وروز کا ماحول ہی دوسری اقلیت سے نفرت پر مبنی ہے، دینی مدارس کا معاملہ اس سے بالکل مختلف ہے، یہاں جو مضامین پڑھائے جاتے ہیں وہ شروع سے اخیر تک انسانیت اور انسانی محبت پر مبنی ہیں۔

اردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن کی جانب سے ہونہار طلبہ کے اعزاز میں تقریب کا انعقاد

اچھے کردار اور صحت کا ہونا کامیابی کے لیے نہایت ضروری: کلیم تیاگی

مظفر نگر: 21 مئی (عظمت اللہ خان) اردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن کے زیر اہتمام یوگندر پوری میں شہزاد علی تیاگی کی رہائش گاہ پر ایک پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں اُن طلبہ کو عزت و احترام کے ساتھ نوازا گیا جنہوں نے اس سال ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات میں شاندار نمبرز کے ساتھ کامیابی حاصل کی۔ طلبہ کا پھولوں کے ہار سے استقبال کیا گیا اور انہیں ٹرافیاں پیش کی گئیں۔

تنظیم کے عہدیداران اور کارکنان نے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی اور ان کے تابناک مستقبل کے لیے رہنمائی فراہم کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر شمیم الحسن نے ہونہار بچوں کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی اور ان کے لیے دعا کی۔ انہوں نے طلبہ سے کہا کہ وہ سخت محنت کریں، اعلیٰ تعلیم حاصل کریں اور عمدہ اخلاق و کردار کا نمونہ بن کر ملک، معاشرے اور والدین کا نام روشن کریں۔ کلیم تیاگی، جو کہ اردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن کے ضلعی صدر ہیں، نے کہا کہ کامیاب انسان بننے کے لیے اچھے اخلاق اور صحت مند جسم کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے بچوں کو مشورہ دیا کہ وہ ابھی سے اپنا مقصد طے کریں اور اس کو حاصل کرنے کے لیے دل و جان سے محنت کریں۔ ساتھ ہی انہوں نے موبائل فون سے دوری اختیار کرنے اور صحت کا خاص خیال رکھنے کی تلقین کی۔ تقریب میں شہزاد تیاگی نے بچوں کو نصیحت کی کہ چاہے وہ کامیابی کی کتنی بھی بلندیاں چھو لیں، اپنے والدین، بہن بھائیوں اور خاندان کی عزت کریں، کیونکہ انہی کی قدر کرنے سے انسان حقیقی معنوں میں کامیاب و معزز بنتا ہے۔ لڑکیوں کو خاص پیغام دیا گیا کہ شادی کے بعد وہ اپنے اچھے اخلاق و کردار کا مظاہرہ کریں۔ تقریب میں ردا نور، آئینہ حسن، معین الحسن، شفا شمیم، عفیفہ رانی، احنف فراز، علی ریحان، عبداللہ سلیم، ارہان تیاگی اور ساجد خان کے بیٹے کو ٹرافیاں دی گئیں۔

محکمہ صحت کی ٹیم نے جانچ بعد فرضی کلینک کو سیل کیا

کلینک پر بیٹھنے والے ڈاکٹر کی ڈگریوں کی جانچ کی جائے گی: اسٹنٹ سی ایم او کپل دیو

دیوبند: معصوم بچوں کی زندگیوں سے کھلواڑ کرنے والے کلینک کے خلاف اخبارات میں خبر شائع ہونے کے بعد سخت اقدام کرتے ہوئے محکمہ صحت نے کلینک پر تالا ڈال دیا۔ واضح ہو کہ بیٹ قصبہ میں شاکمبھری روڈ پر واقع ایکتا ہیلتھ چائلڈ کیئر سینٹر پر بغیر اجازت کے این آئی سی یو وارڈ قائم کر کے اور اس میں "بے بی وارمر مشین" رکھ کر نونہالوں کی جانوں سے کھلواڑ کرنے اور سائن بورڈ پر بڑے بڑے فلیکس لگا کر اور اس میں میڈیکل بڑی ڈگریوں کو لکھوا کر عوام کو بے وقوف بنانے کی وزیر اعلیٰ سے شکایت کرنے کے بعد محکمہ صحت بھی حرکت میں آ گیا۔ محکمہ صحت کی ٹیم جانچ کے لیے مذکورہ کلینک پر پہنچ گئی۔ لیکن ٹیم آنے کی اطلاع ملتے ہی مذکورہ کلینک پر بیٹھنے فرضی ڈاکٹر موقع سے فرار ہو گئے۔ محکمہ صحت کی ٹیم شامل اسٹنٹ سی ایم او کپل دیو نے ایکتا کلینک پر اپنا تالا ڈال دیا۔ محکمہ صحت کی ٹیم کے مذکورہ کلینک پر پہنچتے ہی آس پاس کے دیگر کلینک اور پرائیویٹ اسپتال چلانے والوں میں بھی افراتفری کا عالم پیدا ہو گیا۔ اسٹنٹ سی ایم او کپل دیو کا کہنا ہے کہ مذکورہ کلینک پر بیٹھنے والے ڈاکٹر کی ڈگریاں چیک کی جائیں گی انہوں نے کہا کہ اگر ڈگریوں میں کمی یا فرضی پائی گئیں تو مقدمہ درج کر کے قانونی کارروائی کی جائے گی۔ ایکتا ہیلتھ اینڈ چائلڈ کیئر سینٹر کی تمام سرگرمیاں مشکوک محسوس کئے جانے کے بعد علاقہ کے ایک نوجوان نے صوبائی وزیر اعلیٰ کو شکایتی تحریر ارسال کر کے پورے معاملہ کی جانچ کئے جانے کا مطالبہ کیا تھا، جس کے بعد محکمہ صحت حرکت میں آ گیا اور اس نے ہیلتھ سینٹر پہنچ کر کلینک کو سیل کر دیا۔

ٹیکس ضابطوں سے متعلق میونسپل ارکان نے اعتراض کرتے ہوئے میمورنڈم دیا

دیوبند: حکومت نے تعمیر شدہ بلڈنگ یا زمین کے سالانہ ٹیکس مقرر کرنے کے لئے ضابطہ 2024 کا نفاذ کیا ہے۔ دیوبند میں مذکورہ شرائط و ضوابط کے تحت مئی 2025 سے میونسپل ارکان نے ٹیکس اپنی جانب سے مقرر کرنے کے قاعدہ کے تحت گھر گھر جا کر سروے شروع کر دیا ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں میونسپل ارکان نے اعتراض جتاتے ہوئے میونسپل بورڈ کے چیئرمین کو ایک میمورنڈم دیا ہے۔ تفصیل کے مطابق میونسپل بورڈ دیوبند کے ارکان نے از خود ٹیکس مقرر کرنے سے متعلق دیئے گئے میمورنڈم میں کہا ہے کہ مذکورہ شرائط و ضوابط بورڈ کے سامنے ایجنڈے کی شکل میں ابھی تک پیش نہیں کئے گئے ہیں اور نہ انہیں ان شرائط و ضوابط کے بارے میں کچھ علم ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ وارڈوں میں ٹیکس مقرر کرنے کے لئے ماہانہ کرایہ لوگوں سے اعتراضات یا مشورے طلب کئے جانے کا بھی کوئی علم نہیں ہے۔ میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ ہر ایک وارڈ کی عوام نے اپنا نمائندہ میونسپل بورڈ میں بھیجا ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ مذکورہ سالانہ ٹیکس کے نفاذ اور اس کے ضابطوں سے متعلق میونسپل بورڈ کی جانب سے کوئی تحریر جاری نہیں کی گئی ہے۔ میونسپل ارکان نے میمورنڈم میں یاد دہانی کرائی کہ دیوبند کی آبادی ایک لاکھ سے زائد ہے عوام کی جانب سے اس سلسلہ میں کس قدر اعتراضات و مشورے موصول ہوئے ہیں اس کی تفصیل بتائی جائے۔

60 کے بعد تمام پھل اچھے نہیں ہوتے - ڈاکٹر ایس فاروق؟

دہرادون: SRH یونیورسٹی دہرادون کے کلینیکل ریسرچ اینڈ اپیڈیمولوجی کے M.Sc 16 کے طلباء کا ایک گروپ دو فیکلٹی ممبران یعنی ڈاکٹر نکو یادو اور ڈاکٹر منیشا شرما کے ساتھ ہمالیہ ویلنس کمپنی دہرادون یونٹ کے صنعتی دورے پر تھے تاکہ فارما ریسرچ کے طلباء سے صنعتی نمائش حاصل کی جا سکے۔ انہوں نے احاطے، میوزیم اور فارمیسی مینوفیکچرنگ ایریا کا دورہ کیا اور HWC پر ایک فلم بھی دیکھی۔ صدر ڈاکٹر ایس۔ فاروق نے بات چیت کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ کلینیکل ریسرچ سے مراد انسانوں پر کی جانے والی تمام تحقیق ہے۔ اس میں ڈرگ ڈویلپمنٹ، کلینیکل ٹرائلز، اخلاقیات اور ریگولیٹری امور کے مطالعہ پر توجہ دی گئی ہے اور ہر تحقیق کے مثبت یا منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں مثال کے طور پر پھل اپنے فوائد کے حوالے سے مشہور ہیں لیکن تحقیق پر یہ بات سامنے آئی ہے کہ 60 سال کی عمر کے بعد سیب، ناشپاتی، آم اور تربوز جیسے کچھ پھلوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔ تحقیق کے بعد یہ بات سامنے آئی ہے کہ مذکورہ بالا تمام پھلوں میں قدرتی شکر کی مقدار نسبتاً زیادہ ہوتی ہے اور یہ ذیابیطس کے مریضوں میں اتار چڑھاؤ کا باعث بن سکتے ہیں۔ انگور ہائی بی پی، بے چینی اور بے خوابی کے لیے کچھ ادویات کی تاثیر میں مداخلت کر سکتے ہیں۔ کیلے جیسے کچھ پھلوں میں پوٹاشیم کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اور اس کا زیادہ استعمال بزرگ شہریوں کے لیے صحت کے لیے خطرناک ہو سکتا ہے۔ آیوروید کے مطابق ہزاروں سالوں سے وجود میں آنے والے چھایاون پراش کو بزرگ شہریوں کے لیے استعمال کیا جاتا تھا جس میں شوگر ہوتی ہے لیکن اب جیریفورٹ ایچ ڈبلیو سی کے ذریعہ تیار کیا جاتا ہے جو مریضوں کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے بغیر شوگر کے ہوتا ہے، اس لیے تلاش اور تحقیق دونوں ہی ضروری ہیں۔ کچھ ایسے شعبے ہیں جہاں کلینیکل ریسرچ میں AI کا استعمال کافی حد تک مددگار ثابت ہو سکتا ہے اور انسان کو صحت مند رکھ سکتا ہے۔ AI ڈیزائن کے کلینیکل ٹرائلز میں مدد کر سکتا ہے اور عام مہنگے تجربات کو کم کر سکتا ہے۔

انہوں نے طلباء کو مزید مشورہ دیا کہ وہ اس انتہائی مہارت والے شعبے میں جدت طرازی کا کام کریں۔ آخر میں ہمالین انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز کے چیف ریسرچ ڈاکٹر این یادو نے ڈاکٹر ایس فاروق کا ان کی قیمتی رہنمائی اور مہمان نوازی کے لیے شکریہ ادا کیا۔

زیر سماعت قیدی کی موت پر مچی افراتفری

سیتامڑھی (محمد ارمان علی) سیتامڑھی ضلع کے صدر اسپتال میں منگل کی رات ایک زیر سماعت قیدی کی موت ہو گئی۔ قیدی کی موت کے بعد اہل خانہ نے جیل کے مین گیٹ اور صدر اسپتال میں ہنگامہ آرائی شروع کی۔ متوفی کی شناخت مکیشور رائے (35) کے طور پر کی گئی ہے جو ڈمرا پولیس اسٹیشن کے تحت پکولہ کا باشندہ ہے۔ اسے 17 مئی کو ڈمرہ پولیس نے گرفتار کیا تھا۔ جب اسے 18 مئی کو عدالت میں پیش کیا گیا تو اسے عدالتی تحویل میں بھیج دیا گیا۔ ڈمرہ تھانہ صدر نے بتایا کہ مکیشور رائے 2023 سے مفرور تھا جس کے خلاف وارنٹ جاری کیا گیا تھا۔ گرفتاری کے بعد انہیں 18 مئی کو منڈل جیل بھیج دیا گیا تھا۔ اسی دوران جیل سپرنٹنڈنٹ منوج کمار سنہا نے بتایا کہ انہیں ڈمرا پولیس اسٹیشن میں درج ایک کیس میں جیل بھیجا گیا تھا۔ جیل آنے کے بعد ان کی طبیعت اچانک بگڑ گئی۔ جس کے بعد اسے پہلے علاج کے لیے جیل اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ منگل کی سہ پہر ان کی حالت مزید بگڑ گئی۔ جس کے بعد ڈاکٹروں کے مشورے پر اسے صدر اسپتال منتقل کر دیا گیا۔ جیل کے ڈاکٹر کے مطابق مکیشور شرابی تھا۔ صدر اسپتال میں علاج کے دوران اس کی موت ہو گئی۔ دوسری جانب قیدی کی موت کی اطلاع ملتے ہی اہل خانہ اور گاؤں والے سب سے پہلے جیل کے گیٹ پر پہنچے اور ہنگامہ آرائی شروع کر دی۔ انہوں نے جیل اور پولیس انتظامیہ پر حملہ کا الزام لگاتے ہوئے نعرے بازی شروع کر دی۔ جس کے بعد پولیس نے گھر والوں کو سمجھایا۔ جس کے بعد وہ جیل کے گیٹ سے ہٹ کر صدر اسپتال پہنچے۔ پوسٹ مارٹم ڈاکٹروں کی تین رکنی ٹیم نے کیا: زیر سماعت قیدی کی موت کے بعد، مزید کارروائی کے لیے ایک مجسٹریٹ کا تقرر کیا گیا۔ سی ایس کی ہدایت پر پوسٹ مارٹم کے لیے تین رکنی ٹیم تشکیل دی گئی۔ جس میں ڈاکٹر کنال گوتم، ڈاکٹر امرناتھ یادو اور ڈاکٹر سورو شامل ہیں۔ میڈیکل ٹیم نے ویڈیوگرافی کے ذریعے لاش کا پوسٹ مارٹم کیا۔ ایس ڈی پی او صدر رام کرشنا نے بتایا کہ ابتدائی معلومات کے مطابق قیدی کی موت خرابی صحت کے باعث ہوئی۔

ٹانگ پر کچھ زخم ہیں، جن پر ہر کوئی اپنا ردعمل دے رہا ہے۔ تفتیش جاری ہے۔ ضابطے کے مطابق لاش کا پوسٹ مارٹم کیا جا رہا ہے۔ ضابطے کے مطابق مزید کارروائی کی جا رہی ہے۔ پولیس کی بڑی تعداد صدر اسپتال میں موجود تھی گھر والے جیسے ہی صدر اسپتال پہنچے تو ہنگامہ شروع ہو گیا۔ اطلاع ملنے پر ایس ڈی پی او صدر 1 رام کرشنا بڑی پولیس فورس کے ساتھ موقع پر پہنچے اور مشتعل لوگوں کو منانے کی کوشش کی۔ بی ایم پی سے خواتین پولیس فورس طلب کی گئی۔ ایس ڈی پی او نے لواحقین کو یقین دلایا کہ اس کی مکمل تحقیقات کی جائیں گی۔ موت کی وجہ بھی پوسٹ مارٹم رپورٹ میں سامنے آئے گی۔ مناسب کارروائی کی جائے گی۔ جس کے بعد پولیس نے لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔

تاہم اس کے بعد بھی گھر والے ناراض تھے۔ عزیز و اقارب اور گاؤں والوں کی بڑی تعداد صدر اسپتال میں جمع تھی۔ متوفی کے بیٹے گولو کمار نے بتایا کہ 17 مئی کی رات کو ڈمرا پولیس اسٹیشن نے چوکیدار رام کرپال رام اور کمود پاسوان کی مدد سے اسے گرفتار کیا۔ گرفتاری کے بعد اسے مارا پیٹا گیا۔ اس کی کمر اور ٹانگوں پر زخموں کے نشانات ہیں۔ اس نے ڈمرا تھانے اور جیل انتظامیہ پر حملہ کرنے کا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کیس دسمبر 2019 سے چل رہا ہے، وارنٹ عدالت کی طرف سے دی گئی شرط کی خلاف ورزی پر جاری کیے گئے۔ جس کے بعد پولیس نے اسے پکڑ لیا۔

10 پاپ کارن مشینوں کی مفت تقسیم کے اہداف موصول

رام پور: ڈسٹرکٹ ولیج انڈسٹریز آفیسر بھوپیندر سنگھ نے بتایا کہ ضلع کو دیہی صنعت بورڈ کی طرف سے 10 پاپ کارن مشینوں کی مفت تقسیم کے اہداف موصول ہوئے ہیں۔ upkvib.gov.in پر 25 مئی 2025 تک آن لائن درخواستیں طلب کی گئی ہیں تاکہ دیہی علاقوں میں رہنے والے پسماندہ طبقے کے کاریگروں، بھورجی ذات سے تعلق رکھنے والے اور روایتی خود روزگاری میں دلچسپی رکھنے والوں کو پاپ کارن بنانے والی جدید مشینوں کی مفت تقسیم کی جا سکے۔

انڈین ریڈ کراس سوسائٹی رام پور کے لائف ممبران کی ڈی ایم سے ملاقات

رام پور (صدام حسین فیضی) انڈین ریڈ کراس سوسائٹی کے لائف ممبران نے امن فاؤنڈیشن کے چیئرمین اظہر عنایتی اور حامد اختر کالج کے سابق پرنسپل سینئر ایجوکیشنسٹ اسرار احمد کی قیادت میں ضلع مجسٹریٹ جوگندر سنگھ کے نام ایک شکایتی مکتوب کلکٹریٹ میں جا کر دیا۔ ان تمام تاحیات ممبران کا الزام تھا کہ چیف میڈیکل افسر کی نگہداشت میں چلنے والی انڈین ریڈ کراس سوسائٹی رام پور یونٹ کے الیکشن نہیں کرائے جا رہے ہیں جس کے سبب معاشرے کے جو باعزت لوگ تاحیات ممبر بنے ہیں وہ ریڈ کراس سوسائٹی کے تحت کوئی بھی فلاح و بہبود کا کام کرنے سے قاصر ہیں۔ اس سلسلے میں سی ایم او دفتر میں کئی مرتبہ لائف ممبران نے جا کر گفتگو کی لیکن ہر بار متعلقہ دفتر سے ان کو جھوٹی تسلیاں دے کر واپس کر دیا گیا۔ ابھی تک نہ تو ان تاحیات ممبران کے شناختی کارڈ بنے ہیں اور نہ ہی ان کو لائف ممبرشپ کا سارٹیفکٹ ملا ہے۔ مجبور ہو کر آج تاحیات ممبران کا ایک نمائندہ وفد ڈی ایم کے نام ایک شکایتی مکتوب لے کر کلکٹریٹ پہنچا۔ وفد کا کہنا تھا کہ وہ انڈین ریڈ کراس سوسائٹی میں اس لیے شامل ہوئے ہیں کہ اس عالمی سماجی بہبود کی تنظیم کے تحت اپنے ضلع میں غریب، بے سہارا، بیمار اور قدرتی آفات سے متاثرہ افراد کی مدد کر سکیں لیکن سی ایم او آفس ریڈ کراس سوسائٹی کا الیکشن نہیں کرا رہا ہے جس کے سبب تمام کام ٹھپ پڑے ہیں۔ وفد میں اظہر عنایتی، ماسٹر اسرار احمد، انجینئر اطہر اللہ خان، مصطفیٰ علی خان جرنلسٹ مظفر اللہ خان، ڈاکٹر عبدالرؤف، وجاہت علی خان، فیصل شاہ خان ایڈووکیٹ، شاہد علی خاں، شعیب میاں، حافظ محسن، اہرویندر سبروال ایڈووکیٹ اور سریش کمار سینی ایڈووکیٹ شامل تھے۔ بعد میں وفد کے ارکان نے سی ایم او دفتر جا کر ضلع مجسٹریٹ کو دی گئی شکایتی مکتوب کی ایک کاپی چیف میڈیکل افسر کو سونپ دی۔ اس شکایتی مکتوب کی کاپی انڈین ریڈ کراس سوسائٹی لکھنؤ کی جنرل سکریٹری کو بھی ارسال کی جائے گی۔

وزیر مملکت بلدیو سنگھ اولکھ نے وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی

رام پور: ریاستی وزیر زراعت بلدیو سنگھ اولکھ نے لکھنؤ میں ریاست کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے ملاقات کی۔ ریاستی وزیر نے رام پور کے بلاس پور علاقے میں واقع رودر ولاس شوگر مل کو 75 کروڑ روپے فراہم کرنے کے لیے وزیر اعلیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے رام پور میں ہونے والے مختلف عوامی فلاحی ترقیاتی پروگراموں کے بارے میں جانکاری دی اور ضلع میں صنعتی ترقی سے متعلق مختلف اہم کاموں کے بارے میں بھی تبادلہ خیال کیا۔

ظلم پر خاموش رہنا اک سزا بن جائے گا ● مصلحت کہتے ہو جس کو مسئلہ بن جائے گا

یادِ اشتیاق: سہارنپور میں ایک روح پرور ادبی نشست کا انعقاد

سہارنپور: 21 مئی (عظمت اللہ خان) گزشتہ شب سہارنپور کی ادبی فضا اُس وقت معطر ہو گئی جب نو تشکیل شدہ ادبی انجمن "پرواز ادب" کے زیر اہتمام، انجمن کے اولین پروگرام "یادِ اشتیاق عالم" کا انعقاد طاہر منزل، قلندر شیر پر عمل میں آیا۔ اس روح پرور نشست کی صدارت معروف سیاسی و سماجی رہنما اور "پرواز ادب" کے صدر جناب صابر علی خان نے کی، جب کہ نظامت کے فرائض ترقی پسند شاعر خرم سلطان نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیے۔ پروگرام کا آغاز رات 10 بجے طاہر امین کی پُراثر نعتِ پاک سے ہوا، جس کے بعد صابر علی خان نے انجمن کی تشکیل کی وجوہات، اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے یقین دلایا کہ جلد ہی اردو ادب کی ترویج کے لیے ایک مستقل اردو لائبریری، مشاعروں اور ادبی نشستوں کے لیے سرکاری سطح پر جگہ کے حصول کی کوشش کی جائے گی۔ پروگرام کنوینر طاہر امین نے مرحوم اشتیاق عالم کی گراں قدر ادبی خدمات اور ان کے شعری سفر کا مفصل ذکر کرتے ہوئے وعدہ کیا کہ ان کا غیر مطبوعہ کلام جلد ایک مجموعے کی صورت میں شائع کیا جائے گا۔ تقریب کے دوران اشتیاق عالم کی معروف غزل

ظلم پر خاموش رہنا اک سزا بن جائے گا
مصلحت کہتے ہو جس کو مسئلہ بن جائے گا

کو انتظار علی نے نہایت جذبے سے پیش کیا۔ اس موقع پر مرحوم کے فرزند اشراق عالم اور بھانجے امیر احمد بھی موجود رہے۔ ادبی محفل میں سہارنپور کے شعراء، ادباء، دانشوروں اور صحافیوں نے بھرپور شرکت کی۔ پروگرام شب 1:30 بجے تک کامیابی کے ساتھ جاری رہا اور شعر و سخن کی محفل دیر تک گونجتی رہی۔ منتخب اشعار جنہیں محفل میں خاص طور پر پسند کیا گیا، ذیل میں قارئین کی نذر کیے جا رہے ہیں:

انبیاء کی بھی تمنا رہی شامل جس میں
ایسے محبوب کی امت کا ٹھکانا کیا ہے
طاہر امین

ہے ابھی گرم اذاں شاید کوئی دل میں میرے
کیا ہوا یا رب حرم سے لوٹ کر آنے کے بعد
سکندر حیات گیلا شیوری

یہ کہہ دو شر پسندوں سے یہ ہندوستان سب کا ہے
اگر فتنے اٹھاؤ گے یہاں نقصان سب کا ہے
فیاض ندیم

ہمیں ہر ایک جانب پیار کی شمعیں جلانی ہیں
یہ منصوبہ ہمارا ہے ابھی آغاز کرتے ہیں
دانش کمال

سر کیوں جھکاؤں میں وہ خدا تو نہیں کوئی
سلطان ہے وزیر ہے زردار ہے تو ہو
خرم سلطان

سونے چاندی کی اگر بیچ میں دیوار نہیں
پھر محبت کو نبھانا کوئی دشوار نہیں
فراز احمد فراز

سیاسی دور میں اتنے پڑاؤ آتے ہیں
زباں، ضمیر، قبا ایک سے نہیں رہتے
طاہر امین

غفلتوں میں زندگی گزری اگر تو سوچ لو
اک صدی بھی کم پڑے گی پھر سنبھلنے کے لئے
اسلم محسن

کوئی دکھائے جو شیشہ خفا نہیں ہوتا
کہ خود پتہ نہیں چلتا کسی خرابی کا
مستقیم روشن

میرا ضمیر میرا آئینہ لگے ہے مجھے
اس آئینے سے کوئی جھانکتا لگے ہے مجھے
ڈاکٹر رئیس کمال

بڑھاپے کے حق میں یہ اچھا نہیں ہے
جوانی میں تیرا عبادت نہ کرنا
انصر انجم

سچائی کے لئے یہاں انصاف کے لئے
لڑنا نہیں ہے کوئی بھی اعلان ہیں بہت
گل محمد

اس موقع پر ہارون صابر فریدی، اکمل امام، شرر اکملی، محمد احمد امجد، کاشف رضا، عابد وفا سمیت کئی دیگر شعراء کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ انتظار علی، آصف علی، جاوید احمد، نسیم عالم، ذاکر اور دیگر معززین کی شرکت نے محفل کے وقار کو دوبالا کیا۔ پروگرام کے اختتام پر طاہر امین نے تمام معزز مہمانانِ گرامی کا شکریہ ادا کیا اور آئندہ مزید علمی و ادبی تقریبات کے انعقاد کا عندیہ دیا۔

اے ایم یو کے احمدی اسکول میں سولر پینل کی تنصیب

علی گڑھ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے احمدی اسکول برائے نابینا طلبہ میں بوائز ہاسٹل کی چھت پر نصب سولر پینل جنریٹنگ سسٹم کا افتتاح پروفیسر اصغر علی خان، ڈائریکٹر، اسکول ایجوکیشن، اے ایم یو نے کیا۔ یہ سسٹم نئی دہلی کی ابر فاؤنڈیشن کے عطیہ سے نصب کیا گیا ہے۔ اس موقع پر پروفیسر محمد اعظم خاں (ڈپٹی ڈائریکٹر)، ابر فاؤنڈیشن کے رکن جناب عبدالجبار سمیت پرنسپل، اساتذہ، عملہ کے اراکین اور طلبہ موجود تھے۔ تقریب کا آغاز طلبہ کی جانب سے مہمانوں کے استقبال سے ہوا۔ اس کے بعد سولر پروجیکٹ کا مختصر تعارف پیش کیا گیا۔ افتتاحی خطاب میں پروفیسر اصغر علی خان نے ابر فاؤنڈیشن کے اس فلاحی اقدام کو سراہا اور تعلیمی اداروں میں قابل تجدید توانائی کی اہمیت اور اس کے انقلابی امکانات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے اسکول کے عملے پر زور دیا کہ وہ اس نظام کی مناسب دیکھ بھال کو یقینی بنائیں۔ پروفیسر اصغر خان نے اسکول کی دوسری جماعت کی طالبہ نورین فاطمہ کو اسکول کمیونٹی کی جانب سے سولر پینل کا علامتی افتتاح کرنے کے لیے مدعو کیا۔

تلہیڑی بزرگ کے باشندے پینے کے پانی اور عوامی بیت الخلاء کی سہولت سے محروم

دیوبند: دیوبند سے ملحق تلہیڑی بزرگ قصبہ میں عوام بیت الخلاء اور پینے کی پانی کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے مقامی دکانداروں اور راہگیروں کو بہت زیادہ پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ دکانداروں کا کہنا ہے کہ اس مسئلہ کے حل کے لئے مقامی انتظامیہ کو اقدامات کرنے چاہئیں۔ موجودہ وقت میں گرمی کی شدت میں روز بہ روز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ایسے میں مقامی دکاندار اور اس علاقہ میں آنے والے افراد یہاں عوامی بیت الخلاء اور پینے کے پانی کا نظم نہ ہونے کی وجہ سخت پریشان ہیں۔ تاجروں اور مقامی باشندوں نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تلہیڑی بزرگ میں انتظامیہ کی جانب سے راہگیروں اور دکانداروں کے لئے پینے کے پانی کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا ہے۔ جبکہ شدت کی اس گرمی میں پانی کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اس شدید گرمی میں تلہیڑی بزرگ میں آنے والے افراد خاص طور پر خواتین اور بچے پانی کی تلاش میں بھٹکتے رہتے ہیں، لیکن اس کے باوجود پیاسے لوگوں کو پانی کی ایک بھی بوند میسر نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ قصبہ میں عوامی بیت الخلاء کا نہ ہونا بھی سنگین مسئلہ ہے خاص طور پر خواتین کے لئے بیت الخلاء یا پیشاب گھر نہ ہونا بہت زیادہ دشواری کا سبب ہے۔ قصبہ کے تاجروں کا کہنا ہے کہ ان مسائل کے حل کے لئے مقامی سیاسی شخصیات اور سرکاری افسران کو فوری طور پر زمین الاٹ کرا کر مذکورہ ضروریات کا فوری طور پر انتظام کرنا چاہیے۔ تاکہ اس شدید گرمی میں لوگوں کو راحت مل سکے۔ مقامی تاجروں کا کہنا ہے کہ پورے قصبہ میں ایک یا دو سرکاری ہینڈ پمپ ہیں لیکن ان کا پانی پینے کے لائق نہیں ہے کیونکہ یہ پانی مکمل طور پر آلودہ ہے تاجروں نے ناراضگی بھرے لہجہ میں کہا کہ الیکشن کے وقت سبھی سیاسی پارٹیاں یہاں متحرک نظر آتی ہیں۔

گجرات ٹائٹنز کی نظریں سرفہرست پوزیشن پر

لکھنؤ سیزن کا مثبت اختتام کرنے اترے گا، دونوں ٹیموں کے درمیان مقابلہ آج

احمد آباد، 21 مئی (یو این آئی) پلے آف میں اپنی جگہ یقینی بنا چکی گجرات ٹائٹنز جمعرات کو لکھنؤ سپر جائنٹس کے خلاف جیت درج کر کے انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) 2025 کی پوائنٹس ٹیبل میں سرفہرست پوزیشن کو مضبوط کرنے کے لیے میدان میں اترے گی۔

دوسری جانب، کوالیفیکیشن کی دوڑ سے باہر ہو چکی لکھنؤ لیگ سیزن کا مثبت اختتام کرنا چاہے گی۔ شبمن گل کی قیادت والی گجرات ٹائٹنز نے پچھلے چھ میچوں میں پانچ جیت درج کرتے ہوئے مسلسل اچھی کارکردگی دکھائی ہے۔ آئی پی ایل کے اس سیزن میں گل اور سائی سدرشن نے 12 اننگز میں 3.76 کی اوسط سے کل 839 رن بنائے ہیں۔ وہ آئی پی ایل کی تاریخ میں ایک سیزن میں کسی بھی جوڑی کے ذریعہ بنائے گئے سب سے زیادہ رن (939) کے ریکارڈ سے صرف 100 رن کے فاصلے پر ہیں۔ گجرات ٹائٹنز کی آل راؤنڈ طاقت اس کے ٹائٹل جیتنے کی خواہش کو ظاہر کرتی ہے۔

بیٹنگ آرڈر میں تیسرے نمبر پر کھیلتے ہوئے جوس بٹلر نے اوپننگ اور مڈل آرڈر میں کھیلتے ہوئے 11 اننگز میں 4.71 کی اوسط اور 164 کے اسٹرائیک ریٹ سے 500 رن بنائے ہیں۔ دوسری جانب، رشبھ پنت کی قیادت والی لکھنؤ نے مایوس کن سیزن کا سامنا کیا ہے۔ پنت نے پورے سیزن کی 11 اننگز میں 3.12 کی اوسط سے صرف 135 رن بنائے ہیں۔ میچ جیتنے کے لیے ان کا فارم حاصل کرنا ضروری ہے۔ ایڈن مارکرم اور مچل مارش کے درمیان 115 رنز کی جرات مندانہ شراکت کے باوجود ٹیم ناقص بولنگ اور اسٹریٹجک غلطیوں کی وجہ سے مسابقتی اسکور کا دفاع کرنے میں ناکام رہی۔ لکھنؤ کا مڈل آرڈر دباؤ میں لڑکھڑاتا رہا ہے۔ نکولس پورن اور آیوش بدونی نے شاندار کارکردگی دکھائی، لیکن اس میں تسلسل کی کمی رہی۔ لکھنؤ نے اس سیزن اپنے تین سرفہرست غیر ملکی بلے بازوں پر مکمل بھروسہ کیا اور شروعات میں اس کا فائدہ بھی ہوا۔ ایڈن، مچل مارش، اور نکولس پورن نے 400 رنز کا ہندسہ عبور کیا ہے۔ آکاش دیپ، آویس خان، اور روی بشنوئی سمیت گیند باز اہم مواقع پر کامیابی دلانے میں ناکام رہے ہیں۔ گجرات ٹائٹنز کی آل راؤنڈ طاقت اس کے ٹائٹل جیتنے کی خواہش کو اجاگر کرتی ہے۔ گجرات کی بولنگ یونٹ اپنی بہترین کارکردگی پر ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ وہ زیادہ تر اوورز پاور پلے کے باہر پھینکتے ہیں، ارشد خان اور راشد خان شاندار کر رہے ہیں، جبکہ تجربہ کار کگیسو رباڈا اور محمد سراج نے گہرائی اور کنٹرول کا مظاہرہ کیا ہے۔ پرسدھ کرشنا اور سائی کیشور نے شاندار کارکردگی دکھائی ہے۔

راجستھان رائلز نے چنئی سپر کنگز کو چھ وکٹوں سے دی شکست

سوریہ ونشی چمکے، دھونی کی مایوس کن کارکردگی

نئی دہلی (یو این آئی) یدھویر سنگھ چرک اور آکاش مدھوال (تین تین وکٹ) کے بعد ویبھو سوریہ ونشی (57) اور کپتان سنجو سیمسن (41) کی اننگز کی بدولت راجستھان رائلز نے منگل کو انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) 2025 کے 63 ویں میچ میں چنئی سپر کنگز کو 17 گیندیں باقی رہتے چھ وکٹوں سے شکست دی۔ 188 رنز کے ہدف کے تعاقب میں راجستھان رائلز کے اوپنرز یشسوی جیسوال اور ویبھو سوریہ ونشی نے شاندار آغاز کیا اور پہلے وکٹ کے لیے 37 رنز جوڑے۔ چوتھے اوور میں انشول کمبوج نے یشسوی جیسوال کو آؤٹ کر کے اس شراکت داری کا خاتمہ کیا۔

یشسوی جیسوال نے 19 گیندوں میں پانچ چوکوں اور دو چھکوں کی مدد سے (36) رنز بنائے۔ اس کے بعد کپتان سنجو سیمسن بیٹنگ کے لیے آئے اور دوسرے وکٹ کے لیے 98 رنز جوڑے۔ 14 ویں اوور میں آر اشون نے یشسوی جیسوال کو آؤٹ کر کے چنئی کو دوسری کامیابی دلائی۔ جیسوال نے 31 گیندوں میں تین چوکوں اور دو چھکوں کی مدد سے (41) رن بنائے۔ اشون نے تیسرے وکٹ کے طور پر ویبھو سوریہ ونشی کا وکٹ لیا۔ ویبھو سوریہ ونشی نے 33 گیندوں میں چار چوکے اور چار چھکے لگاتے ہوئے (57) رنز بنائے۔ ریان پراگ (تین) کو نور احمد نے بولڈ کیا۔ راجستھان رائلز نے 17.1 اوور میں چار وکٹ پر 188 رن بنا کر چار وکٹ سے میچ جیت لیا۔ دھروجوریل 12 گیندوں پر 31 رن بنا کر ناٹ آؤٹ رہے اور شمرون ہیٹمائر 5 گیندوں پر 12 رن بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ چنئی سپر کنگز کے لیے آر اشون نے دو وکٹ لیے۔ انشول کمبوج اور نور احمد نے ایک ایک بلے باز کو آؤٹ کیا۔ اس سے قبل آج راجستھان رائلز کے کپتان سنجو سیمسن نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ بلے بازی کا انتخاب کرتے ہوئے، چنئی نے اننگز کے دوسرے اوور میں یدھویر سنگھ چرک نے ڈیون کونوے (10) کو آؤٹ کر کے پہلا دھچکا دیا۔ اسی اوور میں یدھویر نے ارول پٹیل (0) کو آؤٹ کر کے راجستھان رائلز کو دوسری کامیابی دلائی۔ اس کے بعد روی اشون بیٹنگ کے لیے آئے اور اوپنر آیوش مہاترے کے ساتھ مل کر اننگز کی ذمہ داری سنبھالی اور دونوں بلے بازوں نے تیسرے وکٹ کے لیے 56 رنز جوڑے۔ تشار دیش پانڈے نے چھٹے اوور میں آیوش مہاترے کو آؤٹ کر کے اس شراکت داری کا خاتمہ کیا۔ آیوش مہاترے نے 20 گیندوں پر آٹھ چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 43 رنز بنائے۔ اگلے ہی اوور میں ہسرنگا نے روی اشون (13) کو آٹھ گیندوں میں آؤٹ کر کے راجستھان کو چوتھی کامیابی دلائی۔ رویندر جڈیجہ (1) یدھویر سنگھ کا تیسرا شکار بنے۔ ڈیوالڈ بریوس اور شیوم دوبے نے پھر چھٹے وکٹ کے لیے 59 رنز جوڑ کر چنئی کے رنوں کی رفتار جاری رکھی۔ 14 ویں اوور میں آکاش مدھوال نے ڈیوالڈ بریوس کو آؤٹ کر کے چنئی کو چھٹا جھٹکا دیا۔ ڈیوالڈ بریوس نے 25 گیندوں میں دو چوکوں اور تین چھکوں کی مدد سے (42) رنز بنائے۔ شیوم دوبے (39) 32 گیندوں پر ساتویں وکٹ کے طور پر آؤٹ ہوئے۔ ایم ایس دھونی (16) اسی اوور میں آؤٹ ہوئے۔ چنئی سپر کنگز نے مقررہ 20 اوورز میں آٹھ وکٹوں پر 187 رنز بنائے۔ انشول کمبوج (پانچ) اور نور احمد (دو) ناٹ آؤٹ رہے۔ راجستھان رائلز کی جانب سے یدھویر سنگھ اور آکاش مدھوال نے تین تین وکٹ حاصل کیے۔

آئرلینڈ کو دھچکا، کریگ ینگ اور کرٹس کیمفر ویسٹ انڈیز کی ون ڈے سیریز سے باہر

نئی دہلی، 21 مئی (وس)۔ آئرلینڈ کی ٹیم کو ویسٹ انڈیز کے خلاف 21 مئی سے ڈبلن میں شروع ہونے والی ون ڈے سیریز سے قبل بڑا دھچکا لگا ہے۔ تیز گیند باز کریگ ینگ اور آل راؤنڈر کرٹس کیمفر انجری کے باعث سیریز سے باہر ہو گئے ہیں۔ ان دونوں کی جگہ نوجوان کھلاڑیوں کو موقع دیا گیا ہے۔ جارڈن نیل ینگ کی جگہ لے رہے ہیں، اور وکٹ کیپر بلے باز اسٹیفن ڈوہنی کیمفر کی جگہ لے رہے ہیں۔ کریگ ینگ کو یہ چوٹ انٹر پرو ونڈشیلڈ کپ کے ایک میچ میں اس وقت لگی جب وہ نارتھ ویسٹ واریئرز کی جانب سے کھیلتے ہوئے اپنا نواں اوور مکمل نہیں کر سکے۔ انہوں نے 5.8 اوورز میں 49 رن دے کر 1 وکٹ حاصل کی اور سیری میک کارتھی کو آخری گیند پر آؤٹ کیا۔ وہیں کرٹس کیمفر حال ہی میں نیٹ پریکٹس کے دوران انجری کا شکار ہوئے۔ بلے بازی کے دوران ان کی انگلی میں فریکچر ہو گیا جس سے وہ سیریز سے باہر ہو گئے۔ آئرلینڈ کے چیف سلیکٹر اینڈریو وائٹ نے کہا، ''اب ہمارے پاس زخمیوں کی ایک لمبی فہرست ہے، جس میں مارک اڈیئر، گراہم ہیوم، کریگ ینگ، فیون ہینڈ اور کرٹس کیمفر شامل ہیں۔ یہ سیریز ہمارے کھلاڑیوں کی گہرائی کا امتحان ہوگی لیکن یہ نوجوانوں کے لیے عالمی معیار کی ٹیم کے خلاف خود کو ثابت کرنے کا موقع بھی ہے۔'' کپتان پال اسٹرلنگ نے بھی اسے مثبت انداز میں دیکھا۔ انہوں نے کہا، ''کھیلوں میں چوٹیں لگتی ہیں لیکن اس سے نئے کھلاڑیوں کو تھوڑا پہلے موقع ملے گا۔ زیادہ کھلاڑیوں کو تجربہ ملنا مستقبل کے لیے فائدہ مند رہے گا۔'' اسٹیفن ڈوہنی نے حال ہی میں ڈومیسٹک ون ڈے ٹورنامنٹ میں ناردرن نائٹس کے خلاف منسٹر ریڈز کے لیے سنچری بنائی۔ انہیں 11 ون ڈے اور 3 ٹی 20 انٹرنیشنل کا تجربہ ہے۔ وہیں 19 سالہ جارڈن نیل اس سیریز میں شامل ہوتے ہی ان کیپڈ کھلاڑی بن گئے ہیں۔ اس سے قبل کیڈ کارمائیکل، تھامس میس اور لیام میکارتھی کو بھی ٹیم میں شامل کیا جا چکا ہے۔ تینوں ون ڈے 21، 23 اور 25 مئی کو ڈبلن میں کھیلے جائیں گے، اس کے بعد ٹی 20 سیریز 12، 14 اور 15 جون کو بریڈی میں ہوگی۔

کے کے آر نے آئی پی ایل کے اضافی وقت کے اصول پر سوالات اٹھائے

نئی دہلی، 21 مئی (وس)۔ انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) 2025 کے بقیہ لیگ میچوں کے لیے 120 منٹ کا اضافی وقت متعارف کرانے کے فیصلے کو ''عارضی اور متضاد'' قرار دیتے ہوئے دفاعی چیمپئن کولکاتا نائٹ رائیڈرز (کے کے آر) نے کہا ہے کہ اگر ٹورنامنٹ کے دوبارہ شروع ہوتے ہی اس شرط پر عمل درآمد کیا جاتا، تو شاید وہ ابھی بھی پلے آف کی دوڑ میں شامل رہتے۔ آئی پی ایل کی گورننگ کونسل نے منگل کو فیصلہ کیا کہ اب باقی تو لیگ میچوں میں بارش کی وجہ سے روکے گئے میچوں کو مکمل کرنے کے لیے 120 منٹ کا اضافی وقت دیا جائے گا۔ اس سے قبل صرف ایک گھنٹہ اضافی وقت دستیاب تھا جبکہ پلے آف میچز کے لیے دو گھنٹے کا ریزرو وقت پہلے ہی رکھا گیا تھا۔

ای ایس پی این کرک انفو کے مطابق، آئی پی ایل کے سی او ہیمانگ امین نے تمام 10 فرنچائزیوں کو ارسال کردہ ای میل میں کہا کہ یہ فیصلہ اس لیے کیا گیا ہے کیونکہ ''مانسون کی جلد آمد کے ساتھ، بارش سے کئی میچز متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔'' کے کے آر کے سی ای او وینکی میسور نے اس ای میل کے جواب میں قاعدہ کی تبدیلی کے وقت پر سوال اٹھایا اور کہا کہ آئی پی ایل کے دوبارہ شروع ہوتے ہی اس قاعدے کو لاگو کیا جانا چاہیے تھا۔ انہوں نے لکھا، ''حالانکہ ان حالات میں وسط سیزن کے اصول میں تبدیلی کی ضرورت پڑ سکتی ہے، لیکن ان تبدیلیوں کے مستقل رہنے کی توقع ہے۔'' رائل چیلنجرز بنگلور اور کولکاتا نائٹ رائیڈرز کے درمیان 17 مئی کو ہونے والا میچ آئی پی ایل کے دوبارہ شروع ہونے کے بعد پہلا میچ تھا۔ یہ میچ بنگلورو کے ایم چناسوامی اسٹیڈیم میں کھیلا جانا تھا لیکن مسلسل بارش کی وجہ سے ایک بھی گیند نہیں ڈالی جا سکی اور دونوں ٹیموں کو ایک ایک پوائنٹ پر مطمئن ہونا پڑا۔

میچ کا کٹ آف ٹائم 10.56 پی ایم تھا لیکن بارش نہیں رکنے کی وجہ سے میچ 10.26 پی ایم پر منسوخ کر دیا گیا۔ اس میچ کی منسوخی کے ساتھ ہی کے کے آر کی پلے آف میں پہنچنے کی امیدیں تقریباً ختم ہو گئیں۔ ای ایس پی این کرک انفو کے مطابق، وینکی میسور نے لکھا، ''اگر اس وقت اضافی 120 منٹ کے اس اصول پر عمل کیا جاتا تو شاید یہ میچ کم از کم 5 اوورز کی ٹیم کھیلا جا سکتا تھا۔ اس دن بارش کا امکان پہلے ہی واضح تھا اور اس کے باوجود ضروری تبدیلیاں نہیں کی گئیں۔'' انہوں نے مزید کہا، ''اتنے بڑے ٹورنامنٹ میں اس طرح کے ایڈہاک فیصلے کرنا اور متضاد اصولوں کو لاگو کرنا درست نہیں ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ہماری ناراضگی کو سمجھ سکتے ہیں۔''

ایچ ایس پرنے اور کدامبی سری کانت ملیشیا ماسٹرز کے اگلے مرحلے میں داخل، سندھو باہر

بوکت جلیل (ملیشیا)، 21 مئی (یو این آئی) ایچ ایس پرنے اور کدامبی سری کانت نے بدھ کے روز مردوں کے زمرے میں میں اپنے اپنے مقابلے جیت کر ملیشیا ماسٹرز 2025 بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کے اگلے دور میں جگہ بنالی، جبکہ ہندوستان کی اسٹار بیڈمنٹن کھلاڑی پی وی سندھو ویتنام کی گوین تھوئی لن سے ہار کر خواتین سنگلز سے باہر ہو گئیں۔ آج یہاں اسٹیڈیم اکسیاتا ایرینا کے ایل اسپورٹس سٹی میں کھیلے گئے میچ میں دو بار کی اولمپک تمغہ یافتہ سندھو نے پہلے گیم میں جدوجہد کی، لیکن دوسرے گیم میں بہتر کارکردگی دکھاتے ہوئے میچ کو تیسرے گیم تک لے گئیں۔ ایک گھنٹہ تین منٹ تک جاری رہنے والے اس میچ میں ویتنام کی گوین تھوئی لن نے آخری گیم میں مضبوط گرفت قائم رکھتے ہوئے سندھو کو 11-21، 14-21، 21-15 سے شکست دی۔ پی وی سندھو کے خلاف یہ گوین تھوئی لن کی چار میچوں میں دوسری جیت ہے۔ بھارتی مرد کھلاڑیوں کے لیے کورٹ پر یہ اچھا دن رہا۔ ورلڈ چیمپئن شپ کے کانسی کے تمغہ یافتہ ایچ ایس پرنائے نے ایشین گیمز کے کانسی کے تمغہ یافتہ جاپان کے کیناٹشی موٹو کو ہرایا۔

پاکستان نے بنگلہ دیش کے خلاف ٹی-20 سیریز کے لیے ٹیم کا اعلان کیا

کراچی، 21 مئی (یو این آئی) پاکستان نے بنگلہ دیش کے خلاف آئندہ تین ٹی-20 میچوں کی سیریز کے لیے اعلان کردہ 16 رکنی ٹیم میں سابق کپتان بابر اعظم، تجربہ کار وکٹ کیپر بلے باز محمد رضوان اور تیز گیند باز شاہین آفریدی کو شامل نہیں کیا۔ سلیکٹرز نے بلے باز سلمان علی آغا کو ٹیم کا کپتان اور آل راؤنڈر شاداب خان کو نائب کپتان بنایا ہے۔ اس کے علاوہ تجربہ کار فخر زمان، حارث رؤف اور نسیم شاہ کو بھی ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان سپر لیگ سیزن کے دوران کارکردگی کی بنیاد پر ٹیم کا انتخاب کیا گیا ہے۔

پی کے ایل 2025: گجرات جائنٹس کے جیویر شرما نئے ہیڈ کوچ بن گئے

احمد آباد، 21 مئی (وس)۔ پرو کبڈی لیگ (پی کے ایل) 2025 کے کھلاڑیوں کی نیلامی 31 مئی سے یکم جون تک ہونے والی ہے۔ اس سے قبل، اڈانی اسپورٹس لائن کی ملکیت والی گجرات جائنٹس نے اپنے کوچنگ اسٹاف کو تبدیل کر کے نئے سیزن کے لیے اسٹریٹجک تبدیلی کی۔ جیویر شرما کو گجرات جائنٹس کا نیا ہیڈ کوچ مقرر کیا گیا ہے، جبکہ ورندر سنگھ سندھو اسسٹنٹ کوچ کا کردار ادا کریں گے۔ تین دہائیوں سے زیادہ کے تجربے کے ساتھ، جیویر ہندوستانی کبڈی کے سب سے معزز کوچوں میں سے ایک ہیں۔ وہ ایک شاندار ٹریک ریکارڈ اور گہری تکنیکی سمجھ کے ساتھ چیمپئن شپ جیتنے والے کوچ ہیں۔ 1992 سے اسپورٹس اتھارٹی آف انڈیا (ایس اے آئی) کے ساتھ کام کرتے ہوئے، جیویر نے کئی قومی اور بین الاقوامی کھلاڑیوں کے کیریئر کو تشکیل دیا ہے۔ ان کی کوچنگ میں ہندوستانی ٹیم ایشین گیمز، کبڈی ورلڈ کپ اور کئی بڑے ٹورنامنٹس میں گولڈ میڈل جیت چکی ہے۔ جیویر شرما نے فرنچائز کی طرف سے جاری ایک بیان میں کہا، میں گجرات جائنٹس کا حصہ بننے کے لیے بہت پرجوش ہوں۔ میں ٹیم میں ایک نڈر اور عاجزانہ ذہنیت پیدا کرنا چاہتا ہوں، تاکہ ہم پی کے ایل میں سب سے مضبوط دعویدار بن سکیں۔ مجھ پر اعتماد کرنے اور مجھے یہ موقع دینے کے لیے اڈانی اسپورٹس لائن کا شکریہ۔ میں نیلامی اور ٹیم کی تعمیر کا منتظر ہوں۔ گجرات جائنٹس، 2017 سے پی کے ایل میں کھیل رہے ہیں، نے روہت گلیا، سچن تنور، سنیل کمار، پرویش بھینسوال اور پون سہراوت جیسے کئی ستاروں کو پالا ہے، جو لیگ کے اہم کھلاڑی بن چکے ہیں۔ گجرات جائنٹس نوجوان کوچنگ ٹیلنٹ کو مواقع دینے میں بھی فخر محسوس کرتا ہے۔ اس کی ایک مثال منپریت سنگھ ہیں جو پی کے ایل کے اب تک کے کامیاب ترین کوچز میں سے ایک ہیں۔ اس روایت کو جاری رکھتے ہوئے ورندر سندھو کو ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔ ورندر کو ہندوستانی مسلح افواج میں خدمات انجام دینے کا 17 سال کا تجربہ ہے۔ وہ قیادت، نظم و ضبط اور جدید تکنیکی مہارتیں لاتا ہے۔ وہ ورندر جیویر کی رہنمائی میں پی کے ایل کی دنیا میں داخل ہوں گے۔ ورندر ہندوستانی خواتین کی کبڈی ٹیم کے ہیڈ کوچ رہے ہیں اور انہوں نے 19 ویں ایشین گیمز 2023 (ہانگژو، چین) اور 6 ویں ایشین کبڈی چیمپئن شپ 2025 (ایران) میں ٹیم کو کئی تاریخی گولڈ میڈل دلائے ہیں۔ وہ نیشنل گیمز 2023 اور 2025 میں پنجاب کی ریاستی ٹیم اور ہندوستانی فضائیہ کی کوچنگ بھی کر چکے ہیں۔ ورندر نے کہا، میں گجرات جائنٹس فیملی کا حصہ بن کر بہت خوش ہوں۔ دنیا کی سب سے بڑی کبڈی لیگ کا حصہ بننے کا یہ بہترین موقع ہے۔ میں پہلی بار کھلاڑیوں کی نیلامی کا تجربہ کرنے اور نئی ٹیم کی تعمیر میں مدد کرنے کا منتظر ہوں۔ میں ٹیم کی کامیابی میں اپنا حصہ ڈالنے کے لیے ہیڈ کوچ جیویر کے ساتھ مل کر کام کروں گا۔ نئے کوچنگ اسٹاف کا خیر مقدم کرتے ہوئے، اڈانی اسپورٹس لائن کے چیف بزنس آفیسر، سنجے اڈیسارا نے کہا، ہمیں جیویر شرما اور ورندر سنگھ سندھو کو گجرات جائنٹس فیملی میں شامل ہونے پر خوشی ہے۔ دونوں کے پاس کوچنگ کا بہترین تجربہ اور قابلیت ہے، جو ٹیم کو ٹائٹل تک پہنچانے میں مددگار ثابت ہوگی۔ انہوں نے مزید کہا، اڈانی اسپورٹس لائن کا فلسفہ نوجوان کھلاڑیوں اور کوچوں کو صحیح پلیٹ فارم مہیا کرنا ہے تاکہ ان کی نشوونما میں مدد مل سکے۔ ہیڈ کوچ جیویر کی قیادت میں ٹیم میں ورندر سندھو کا اضافہ، ہمارے لیے ایک مضبوط مستقبل کی طرف ایک قدم ہے۔

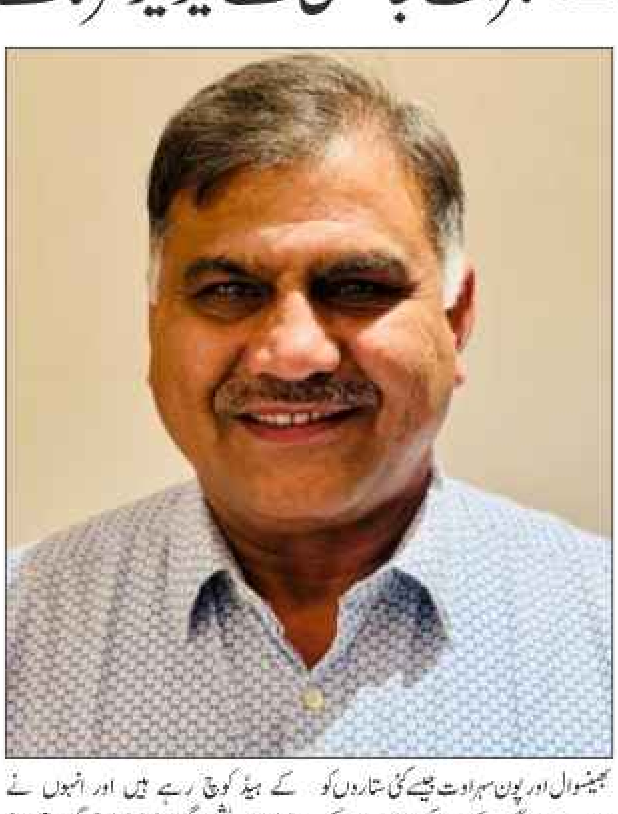

لاویشا ہندوستانی والی بال ٹیم کے تربیتی کیمپ کے لیے منتخب

ادے پور، 21 مئی (یو این آئی) راجستھان کے ادے پور کے سینٹ گریگوری سینئر سیکنڈری اسکول کی طالبہ لاویشا ڈانگی کو انڈر 16 لڑکیوں کے زمرے میں ہندوستانی والی بال ٹیم کے تربیتی کیمپ کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ ڈپٹی پرنسپل انیل گوسوامی نے کہا کہ لاویشا ادے پور سے اس کیمپ کے لیے منتخب ہونے والی واحد طالبہ ہے۔ پورے ملک سے صرف 20 کھلاڑیوں کے انتخاب میں لاویشا کا شامل ہونا نہ صرف لاویشا اور اسکول کے لیے بلکہ شہر کے لیے بھی فخر کی بات ہے۔ والی بال کورٹ پر سینٹر اٹیکر کی پوزیشن میں اپنے کھیل کو نئی بلندیوں تک پہنچانے والی لاویشا روزانہ آٹھ گھنٹے سخت محنت کرتی ہے۔

کونڈا گاؤں کی رنجیتا ازبکستان میں ہونے والے ایشیا کپ جوڈو مقابلے میں ہندوستان کی نمائندگی کریں گی

جگدل پور، 21 مئی (وس)۔ انٹرنیشنل جوڈو فیڈریشن کی جانب سے 22 سے 25 مئی تک ازبکستان کے شہر تسکین میں ازبکستان جوڈو ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ایشیا کپ جوڈو چیمپئن شپ کا انعقاد کیا جا رہا ہے، اس بین الاقوامی ایونٹ میں چھتیس گڑھ کے ضلع کونڈا گاؤں کی کماری رنجیتا کوریٹی 52 کلوگرام وزن کے زمرے میں بھارت کی نمائندگی کریں گی۔ ڈسٹرکٹ جوڈو ایسوسی ایشن بستر کے سکریٹری اور ریاستی جوڈو ایسوسی ایشن کے جوائنٹ سکریٹری عبدالمعین نے بدھ کو ریاستی ایسوسی ایشن کے صدر ارون دویدی کے حوالے سے بتایا کہ دہلی پبلک اسکول بھیلائی کے اسپورٹس آفیسر، نیشنل جوڈو چیمپئن، بلیک بیلٹ تھرڈ ڈان اور انٹرنیشنل جج کرن راؤ بھی مذکورہ مقابلے میں جج کا اہم کردار ادا کرنے کے لیے ازبکستان روانہ ہو گئی ہیں۔ رنجیتا کریٹی اور کرن راؤ دونوں آج بدھ کی رات ازبکستان پہنچیں گی۔ چھتیس گڑھ اسٹیٹ جوڈو ایسوسی ایشن کے صدر ارون دویدی، جنرل سکریٹری شمبھو سونی، جوائنٹ سکریٹری انیس میمن، بین الاقوامی جج شیخ شریف، سرجیت سنگھ بخشی، پرجیت سنگھ، راجکمار جیسوال اور تمام ضلع ایسوسی ایشن کے عہدیداروں نے ان دونوں کو ان کی کامیابی پر مبارکباد دی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں پٹنہ (بہار) میں منعقد کھیلو انڈیا یوتھ گیمز میں رنجیتا نے فائنل میں ہماچل، مہاراشٹر، دہلی اور مدھیہ پردیش کی ٹیمیں کو شکست دے کر گولڈ میڈل جیتا تھا۔ چھتیس گڑھ کے دور افتادہ بستر علاقے سے تعلق رکھنے والی کھلاڑی رنجیتا کو جنوری 2025 میں پونے نیشنل میں بہترین کھلاڑی کا خطاب جیتنے کے بعد اسپورٹس اتھارٹی آف انڈیا کے ذریعے بیرون ملک جوڈو ٹریننگ کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ بین الاقوامی جوڈو مقابلے میں رنجیتا کا بطور کھلاڑی انتخاب ریاست کی کھیلوں کی دنیا کے لیے ایک قابل فخر لمحہ ہے۔

ہریانہ اور دہلی نے منی پور کو ہرا کر سیپک ٹکرا ٹیم ایونٹ کا طلائی تمغہ جیت لیا

دیو، 21 مئی (یو این آئی) ہریانہ اور دہلی کی خواتین اور مردوں کی ٹریو ٹیم نے بدھ کے روز بارش سے متاثرہ فائنل مقابلوں میں روایتی سیپک ٹکرا کی مضبوط منی پور ٹیم کو ہرا کر طلائی تمغے اپنے نام کیے۔ آج یہاں گھوگھلا بیچ پر کھیلے گئے دونوں فائنلز میں بارش کی وجہ سے ایک گھنٹے کا وقفہ رہا۔ خواتین کے فائنل میں ہریانہ نے تجربہ کار منی پور ٹیم کے خلاف 2-1 سے کامیابی حاصل کی۔ منی پور کو ہندوستان میں سیپک ٹکرا کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ کپتان 20 سالہ مونیکا کی قیادت میں ہریانہ کی خواتین سیپک ٹکرا ٹیم نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اعلیٰ اعزاز حاصل کیا۔ میچ کے بعد مونیکا نے کہا، ''ٹیم کے لیے یہ جیت حاصل کرنا اور طلائی تمغہ جیتنا میرے لیے بہت خوشی کی بات ہے۔ ہمیں معلوم تھا کہ وہ مضبوط ہیں، لیکن ہم نے اپنا دبدبہ برقرار رکھا۔'' انہوں نے اپنی جیت کا سہرا چرکھی دادری، بھوانی، اور روہتک جیسے شہروں میں کی گئی سخت آؤٹ ڈور پریکٹس کو دیا۔ انہوں نے کہا، ''ہم آؤٹ ڈور گراؤنڈ پر ٹریننگ کرتے ہیں، جس سے ہمیں بیچ کی سطح کے مطابق ڈھلنے میں مدد ملی۔ اس پلیٹ فارم سے ہمیں کافی فروغ ملے گا۔''

Printer Publisher & Owner Mohammad Khan Printed at J.K Offset Printers, 315 Garaiya Street Bazar Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-110006 and Published from C-107 1st Floor Shaheen Bagh Abul Fazal Enclave-II, Okhla New Delhi-110025, Ph:-011-65445045,Whats App No:9871676801,7827196932, E-mail:hamariduniyaurdu@gmail.com, Editor: Mohammad Khan